بہ فیض خدائے جہان و فتوح خالق انس و جان نسخہ
حسب الارشاد کرامت بنیاد جناب عالی محسن الدولہ فریدون جاہ منتظم
سید منصور علی خان بہادر نصرت جنگ ناظم بنگالہ ناظم صوبہ بنگالہ دام اقبالہ بسعی شیخ فرزند علی ابن مشیر منتظم شدہ
بہ مطبع حسینی چھاپا گیا باہتمام سید عابد علی مہتمم مطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین کہ بتائید ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کتاب
قبقاب علیہ اللعنۃ والعذاب کا جواب باصواب دیتا ہون اور یہ براہین و دلایل
اوس ثوری کے ٹڈی لیتا ہون بپت ہوئی حق ہین سب شیعہ بوتراب ❊
کیون اہل باطل پہ ہون کامیاب فضل خدا سے آقا ہمنے وہ پایا ہی جسکی شان مین
یہ آیا ہے مصرعہ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار بظاہر ہے کہ شیعیان اسد اللہ
الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہمیشہ ان سنیون پر غالب رہے
ہین ایک ایک سوال کے دس دس جواب دیے ہین چونکہ اوس ملعون نے نام
اپنی کتاب کا قبقاب رکہا ہے لہذا ہمنے بہی اس رسالہ کا اسم موافق زمانہ
کفشاب رکھا وہ بمعنی نعلین چوبی یعنے کہڑاوٗن اور یہ بمعنی کفش اور موزہ
کے واسطے کہ یہ مردود ہمیشہ کی جوتی خورے ہین ایکبہ جوتا ازپای آلی کا برعمر لعنت

وفور الم نے کیا دل کو سست ‏— وہ جاتا رہا جو تھا قصد نخست
ہوا پست سب طبع کا حوصلہ ‏— کیا قطع تحریر کا سلسلہ
مگر بس سخن کا نگزار ہوں ‏— اب ارشاد سے اوسکے ناچار ہوں
خداوند نعمت ہیں وہ خوشخصال ‏— کروں عذر میں یہ بھلا کیا مجال
ہوا اونکا فرمان جو باکروفر ‏— کیا قصد تحریر بار دگر
مگر پہلے واجب ہے اونکی ثنا ‏— کہ ہیں وہ ہمارے مجازے خدا
سب اوصاف اونکی خدا داد ہیں ‏— وسیلے واسطے مرشدآباد ہیں
زہے شوکت ناظم ملک بنگ ‏— کہ مومن ہیں شاد اونسے کافر ہیں تنگ
جو عالی سے اول ہو لفظ جناب ‏— تو ظاہر ہو آقا کا میرے خطاب
ولائی سے علی ہی جو منظور اونہیں ‏— کیا لطف اعدا پہ منصور انہیں
دیا ہے خدا نے بلا اشتباہ ‏— سکندر کا رتبہ فریدون کا جاہ
امیر سخی سید باشرف ‏— ہر ایک سلسلہ میں ہے دُرّ نجف
دلیر و شجاع و سخی و غنی ‏— فصیح و بلیغ و ذہین و ذکی
شرافت کا اون پر ہوا خاتمہ ‏— خدا نے کیا ہے بنے فاطمہ
غریبوں پہ الطاف و اشفاق ہے ‏— بوجہ حسن حُسن اخلاق ہے
بھا تندہ توسن داد و دین ‏— بر آرندہ حاجت مومنین
زمانہ رئیسوں سے خالی ہے اب ‏— یہی ایک سرکار عالی ہے اب
زہے فیض والا جو پارس ہوا ‏— حقیقت میں وہ مثل پارس ہوا
بہت ہیں جو فرقے مشہور عام ‏— محسن ہیں سبکے بصد احتشام

چھ شش جہت خادم تو ستے غلام | ہمیشہ رہے سنکے درپہ ہوئے آکی رام
یہین تا جبین پاتے یہ اہل کرم | وہ ساغر نہ ہے غیرت جام جم
یہان آ کے سیراب سب ہو گئین | کہ ساقی کوثر کے یہ پوتے ہین
کرین جو کہ جامہ بہ زیب بدن | یہ ہمد حسن یوسف کا ہو پیرہن
بدن کی صفائی سے وہ لطف پائی | نہ ملبوس جامی مین پہولا سمای
عمامہ سے دستار لالہ خجل | قبا سے ہو گل کی قبا منفعل
رکھین پانسے انور جو بالائی خاک | کرے ارض تقبیل اقدام پاک
اگر دیکھ پائے فلک کفش زر | رکھے مثل خورشید بالاے سر
یہ غصے سے اولٹین اگر آستین | اولٹ جائین اطباق چرخ و زمین
یہ وارث ہین اوس شہ کی باکر و فر | اوکھاڑا ہے جسنے کہ خیبر کا در
وہ جرات ہے اوڑتے ہین اعدا کی ہوش | شجاعت مین رستم ہی حلقہ بگوش
یہ اوس شاہ والا کے ہین یادگار | کہ اوتری جسپے عرش سے ذوالفقار
رہے ہاتھ میدان جو کہین حسام | یداللہ ہے انکے دادا کا نام
کمر مین وہ شمشیر ہے برق دم | کہ تیغ علی سے بالا ہے جسکا حشم
چمک جائے رزمین جو وقت قتال | تو ماشنے ہو برق جہندہ کا حال
یہ جوہر نہین تیغ مین پر ضیا | لکھا ہے بخط جلی لافتا +
صفت ابر صمصام کی ہے محال | یہی ابر ہے رحمت ذوالجلال
ہے طائر روح اعدای آل | قضا نے بچھایا ہے جوہر کا جال
خم تیغ بران سے ہے انفعال | نکلتا ہے سر کو جھکا کے ہلال

عجایب سے ہے تیغ اور عجایب نیام | بصورت ہے وہ نوکا ایک احتشام

مگر فرق اتنا تو ہے لاکلام | حقیقے ہے تیغ اور مجازی نیام

یہ ڈونے کا باریک مضمون ملا | کہ فتح وظفر کا ہے یہ سلسلہ

سیاہی تمامی سپہ نور ہے | شب قدر پر دیکھیں مسطور ہے

نہیں ڈھال پر پھول ہیں جلوہ گر | ستارے جڑے ہیں یہ مہتاب پر

وہ عالم تے ہیں سب بھلے اور برے | کہ یہ ڈھال تلوار ہووے بھلے

کمان وہ ہے اور وہ ہے تیر خدنگ | شہاب و ہلال فلک جیسے دنگ

خم قوس ہر دلکو مرغوب ہے | کمان سے کہ ابروئی محبوب ہی

عجب قد ہے اور عجب شان ہے | کہ قوس قزح جسپہ قربان ہے

اگر بول اوٹھے یہ زاغ کمان | تو گوشے میں ہو جاے بلبل نہان

پر از روے ابجد بصد عز و شان | نشان دے رہا ہے ہیبہم کمان

چھٹے تیر چلے سے اسکے اگر | گرے جا کی چالیس فرسنگ پر

اوڑے مرغ پیکان جو با عز و جاہ | تو تھک تھک کی رہجاے تیر نگاہ

اگر ریس ہووے بوقت جدال | تو سرکش کو میدان میں لی دیکھ بھال

عجائب ہی تیر اور عجایب کمان | کہ قابل ہیں وہ نوکے پیر وجوان

سمند الیس جو بہالا یہ با کر و فر | کمربستہ حاضر ہوں فتح و ظفر

سچ جاے ولکو عدو کے گزند | ہر ایک بند سے دم ہو دشمن کا بند

وہ بند باندھے جو وقت دغا | تو کھولیں تبائید مشکل کشا ✦

لگاوین جو کاوے کے اوپر سمند | تو چکر میں آجاے چرخ بلند

الکافرین واصلی علی افضل رسلک محمد خیر البریۃ وآلہ الطہرۃ و وصحبہ البررۃ عداۃ الکفرۃ والمشرکین ۞ وبہ الہم ۞

یہی نظم میں ضرب کتاب کی

پس از حمد باری و نعت نبی — ثنائے جناب علی و ولی ۞
تبا مجھکو اوسینے بیجا ۞ — یہ کیا حمد مین تونی کی ہے دغا
تھی منظور شیعو سے تجھکو عزا — یہان ذکر کفار لانا تھا کیا ۞
ارے او لعین مجھکو ثابت ہوا — یہ در پردہ شیعو نکو کافر کہا
سنا اے ابوبکر کے مذہب کے — ولایت سے مشتق ہی دین نبی
یہ ایمان شیعہ علی رکھتے ہین — کہ سینو نمین حب علی رکھتی مین
یہی دین ہی اپنا ایمان ہے — جو منکر ہے اسکا وہ شیطان ہی
یقین جان اے سنی کینہ جو — اگر ہم ہین کافر تو مشرک ہی تو
جو ہو معترض کوئی اہل خطا — اگر کس وجہ سے ہمکو مشرک کہا
تو دون موذیو نکو مین ایسا جواب — کہ رد جائین کہا کھا کی وہ پیچ و تاب
یہ سب قایل دید اللہ ہین ۞ — اسی سے تو مشرک یہ گمراہ ہین
نہین آتا ہے ان لعینو نکو حول — کہ موسی سے تھا لن ترانی کا قول ۞
مین حیران ہون یہ کسی دیکھینگے — وہ مخلوق ہوگا جسی دیکھینگے
جو عبد خدا کو بتا می خدا ۞ — وہ مشرک نہین کون ہے پھر بھلا
صحابہ کی تعریف مین بیخطر ۞ — کہا لفظ بررہ بصد کرو فر ۞
سزاوار ہین وہ اسے لفظ کے — کہ بررہ کی ہوئی آل سے رہتی تھے

یہ سب ہے قول شاہ رسالت مآب	کہ اصحاب تاری ہین مین ماہتاب
ستارہ و نہین اکثر یہ سنتا ہون مین	کہ کچھ نحس ہین اور کچھ سعد ہین
سو نیکو پہ کب طعن کرتا ہون مین	بد و نپر سدا لعن کرتا ہون مین
مبرا تھے بد نیک اعمال سے	وہ رہتے تھے بری ہو کی آل سے
مگر اون سے بہونکا ہی افسر جو حر	عمر ہے عمر ہے عمر ہے عمر

یہ نثر پریشان ہے قبقاب کی

بیشتر ارباب فضل و ہنر پر مستتر نہین کہ مطابق دفعہ ۲۹۸ مندرجہ باب پانزدہم تعزیرات ہند حکام عالیمقام کو اہتمام تمام ہے کہ کوئی دین اور مذہب کی علت کسی اہل نجات یا اصحاب ملت سے نہ اوجھی کیونکہ محال ہے کہ سب نے تائید غیبی یہ مقدمہ سلجھی با وصف بدا یاور نیکا قال خلاف حال اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے بحکم شعر یہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد ❊ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ❊ انکا دیکھا دیکھی ملایان قبایہ منشیعین کعبہ متمتعین بلمعی مدعاکیت و ذیت مدعی ولائی اہلبیت نظام باحث بشرامام ثالث عشر جامع بین النظر والعصر جناب مجتہد الزمان والعصر اذاقہ اللہ حلاوۃ الانصاف واناقہ عن مرارۃ الاعتساف نے کچھ اوراق پریشان مبحث وطی ادبار نسوان مین بفرمائش بعض عمائد زمان مسامی والد خود شان چھپوائی کینہ سینہ کو کہ نسبت باہل سنت دیرینہ ہے بعنمن تعریضات شنیعہ اور تشنیعات قطیعہ ظہور مین لائے تا بحمد للہ شعر ذکر میرا مجھسے بہتر ہے کہ اوس محفل مین ہے ❊❊

رتبہ کمینہ کا میری دیکھو کہ اوسکی دلمین ہے ✤ پوادر کی جسارت پھر بھی بجا ہے کہ حاکم اُنکا آشنا ہے ع صد گنہ کردیم باین جرات کہ حاکم آشنا است ✤ پر حیرت ہے کہ ذات شریف کس طمانیت پر ✤ بیریان فرمار ہے ہین دال مین کچہ کالا نظر آتا ہے ع دل بجا نہ تراد شمن جانی دانست ✤ کہ تراد وست خلافی و غلافی دانست بہرحال بعد شیوع حکمت مموہہ بعض خواص کالعوام اور اکثر عوام کالانعام کو تردد پیش آیا کہ امر لایعنی بالعکس کیا معنے بتکلیف بعض احبہ عزیز بقدر فرصت دفع اوہام اور رفع اتہام ناگزیر او زنا کام ہوا

جب تلک اُس چل سکی ساغر چلی	ساقیا گو لگ رہا ہے چل چلاؤ

ہر چند عدول حکمی سرکار منصور اور متحیل ہی لیکن بادیکا نمبر اول ہی نہ انکام گیرد وار پہلے وہ خطادار ہے پھر آخر کار ع گوشت خاک ماہم برباد رفتہ باشد

یہ ہی نظم مین ضرب کتاب کی

یہ جس سے ملی انتہا کا مزا ✤	پلا ساقیا وہ سے ابتدا
جلا کر کرون دشمنوںکو کباب	لکھوں نشہ مین سنیوں کا جواب
مجھی ہی شراب طہور اسے کام	حلالی پہ لیکن ہے یہ مے حرام
یہ ساقی ما ساقی کوثر است	شرابم ازین بادہا بہتر است
تجھے خوف حاکم تہا لازم مگر ✤	پوادر جو چاہین کہین بےخطر
یہ حاکم ہین عادل سزا پائیگا ✤	ہمین کام کیا تو جو کو کھائیگا ✤
سلجہ جائیگی یہ بھی گتھی ضرور	امام زمانؑ جب کرینگے ظہور

بنا حشر برپا یہ تو نے کیا ✤
حدیث نبی سے ہوا آشکار
جو ہین عالم امت مصطفا
برا جو کہے انکو خود ہے برا
اگر تو کہے یہ ارے پر جفا ✤
ولایت کا منکر ہے جو ای لعین
سن ای سننے بد سخن بد چلین
یہ عالم کہان اور وہ عالم کہان
جنہین انبیا کا ہے رتبہ ملا
برا انکو کہتا ہے تو بے گناہ
تیرے عالمونکی حقیقت ہی کیا
ارے مسخری وہ بہی انکی حضور
من الشمس اظہر ہے لاریب فیہ
یہان تک جو جاہل تہا وہ بدنہاد
یہان ذکر تہا ئے جس کا تہا کیا
جو شیخین تیرے بڑی ہین نجست
پرستش بتونکے یہان تک تو کی
عرب مین یہا ہین ضالین و بتدوبری
ہر ایک جا ہین شہرہ وہ دو نجست

کہ بر عکس قول ہمیشہ کہا
کہ ہین عالمونکے بڑی اقتدا
ملا ہے او نہین رتبہ انبیا ✤
ہے لعنت کا تیرا اوسکی خاطر جہا
کہ معنی یہی ہے ہین امت مصطفا
وہ خر امت مصطفے ہین نہین ✤
جواب اسکا لکہتا ہون ندان شنو
کہ عاقل کہان اور ظالم کہان
یہی ہین یہی ہین سبہی با خدا
قیامت مین ہوگا تیرا منہ سیاہ
سدا جس عمر پر ہے تو کودتا
کہا جاتا ہے اجہل بے شعور
عمر سے سوا عورتین ہین فقیہ
تیمم کا بہی مسئلہ تھا نہ یاد
کوئی دم مین چین چین کر دیگی تجا
وہ بہی ایک لعین کہیت اور ایک دین
کہ خود سے نگئے بت وہ ای لعنتی
یہی دو نو ہین اپنے شہیر سے
عرب مین ہین ضالم جو ...

بتا مجھکو اے اہل جور و ستم ✤ تو ہے تابع کمیت و ذیت اب کم
تیرے پیر مشہور جو تین ہین ✤ شیاطین ہین وہ شیاطین ہین ✤
اگر اونپہ تبرا ہے دین کہہ ✤ تو مقبول ہووے نہ حج حرم ✤
وہان انپہ پڑتے ہین تبرا ہم ✤ یہان سنگ لعنت لگاتے ہین ہم ✤
ہمین مدعی ولایت کہا ✤ بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا
یہی دونون معنے مدعے ✤ ہمین دعوی ہی اور تجھی دشمنی
بفضل خدا زاہد عصر ہین ✤ بجا جامع الظہر والعصر ہین
ہوی ایک نماز ای لعین جب ادا ✤ تو بس وقت دوم وہین آگیا
نوشتے رسول خدا کے ہی مین ✤ بوقت فضیلت ادا کرتے ہین
سمجھ دیکھ اے دشمن مرتضے ✤ کہ تیری قضا ہے ہماری ادا
نبی آپ پڑہتے تھے بازیب و دین ✤ اسیطرح ظہر مین اور مغرب مین
خبث ہستی او بجہا تو او بو ہوس ✤ تو ایک گالی دیگا تو ہم دینگی دس
جو گالی کو سمجھیگا تو اوسکے لیے ✤ تو موسل ہی تیار ہے ای لکی
او بجہتا ہے بلبل سے زاغ سا ✤ یہ گو کہا نیکی باتین ہین خواہ نخواہ
یہ فقرہ ہے مردک جو تونی لکھا ✤ پوا اور کے حکام ہین آشنا ✤
مگر آپ نی کتابت جو کے ✤ بھروسی یہ کسکی جسارت یہ کی
جواب اسکا سن ہمسی او بیحیا ✤ حقیقی ہے حاکم ہمارا خدا ✤
دو عالم مین بعد اوسکی با احتشام ✤ وہ سرکار ہے جن مین بارہ امام ✤
تو اب ہنے دہاڑ ونکو رو ای لعین ✤ جو اسکا نہین اوسکا کوی نہین ✤

برابر کی ٹکر سے ای ناسعید ؛
وہ شاگرد ہے اور تو ہے مرید

وہمگ تہا اگر تو قصائی سے ہے تو
کہ شیطانکا پیر بہائی ہے تو ؛ ؛

سزاوار لفظ مموہ ہے تو ؛ ؛
تیری پاس زر ہے تو ہے زردرد

علی سے پڑا ہے عمر سے بہم
تو ہے جہوٹ سچ کو بناتا کہ ہم ؛

سے شان عمر کو جو ارفع کیا ؛
یہ تاب نہے پہ گویا طمع کیا ؛ ؛

کب ایسا وہ خطاب کا پالا ہے
زبان سے تیری یا کہ کلالب ہے

خواص ای لعین تیری سب ہین عوام
کالانعام سب ہین پہ ناصر اور علام

زبر ہمکو حق نے کیا تجھکو زیر ؛ ؛
کہ سنی ہین بہیڑ اور شیعہ ہین شیر

جو سے بات تیری وہ الاعین ہے
تیرا قول جو ہے وہ بی سنی ہی

اگر نگا تو کیا دفع اوہام کو ؛ ؛ ؛
کہ ہی جانتا سنت اغلام کو ؛ ؛

نہ تہا کیا یہ تیرے خلیفہ کا کام
تو ہی کہ یہ سچ سچ ہے یا اتہام

تیرے گہر مین بہی لگ رہا چل چلاؤ
یہ بیفائدہ ہے بگاڑ اور بناؤ

رہی یاد کی جان گر نونی بہول
کیا حکم سرکار والا عدول ؛ ؛

تو سمو جانسے ہے دشمن بوتراب
تیری مٹی ہووگی آخر خراب ؛

یہ نثر پریشان ہے قبقاب کی

اب کارپردازان کارگاہ اجتہاد اور تارتابان بارگاہ ذات العماد کی حضور میں گذارش ہے کہ اگرچہ داب آداب ملازمان عالیجناب سی معلوم ہے کہ یہ چک وچانہ کسی مصلحت کی یا سہام کا نشانہ ہے سو بہر رنگی کہ خواہی جامہ می نوش ؛ من انداز قدت را می شناسم ؛ یاد رہے تلافی آئندہ باعث

کمدر نہوتے عوض ہوسے کی ہمتی گالیان دین یا کہ صاحب لی تو ذرا غت
تو کیجیے نکالا نکسنے شر جلیے ❊ پہر حضرات مناشیعین کی خدمات مین التماس
ہے کہ اس عجالہ کو بغور مطالعہ مین لائین اور الانصاف خیر الاوصاف
کو کار فرمائین والا کہ جہان انصاف پر ظلم کی بارانگی کوذنی کی بلا بند
ہے ہمیں کی زمانہ اور ہے اور قانون سلطنت حاکم کیا خدائی ہی اب ہمیشہ اور
جو لکہتے ہے آج وہی کانپور ہے ❊ تماو اگر بجالیکا تو گنگ جاوگے یدین
نکلو نگا تو خانہ کعبہ حضور ہے ❊ ہجرت کرونگا وہان بہی مہاجر کہاونگا ❊ لعنت
ہے لکہنو کہ وہ دار الشرور ہے ❊ وہہنا قدتم العرض فالان اشرع فی المقصود
والغرض سمیا للرسالۃ بالقبقاب لال الکذاب متوکلا علی الرب الکریم ولا حول
ولا قوۃ الا بفضلہ العظیم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نثر پریشان ہے قبقاب کی

پلا ساقیا کوئی نامی شراب
خوارج کی نوجی ہے بنت العنب
اری سننے دشمن بوتراب ❊
علی کا تو دشمن ہے ایسا لیم ❊
مگر از رہ بغض او بیجیا ❊ ❊
ہمہمل جا ہوئے بد زبانی شروع
نہ اظہار تو نے کیا اپنا نام ❊
بتانا جو نام اپنا اب ہے ضرور

کہ لکہتا ہون اب وجہ اسم کتاب
کرونگا مین بیشک متاع اوسی آب
کہ ہوتا ہے ترکی کا تر کی جواب
کہ اشہر ہے لفظ علی العظیم ❊
علی کی جگہ ہے بفضلہ کہا ❊
سوئی اصل کرتی ہی ہر شئی رجوع
یقین ہو گیا تو ہے ابن حرام
تو ابن فلان جا ہیے تہا ضرور

خدا جانے کسکا جنا یا ہے تو | یقین ہے کہ شیطا نکا جایا ہے تو

حرامی نہوتا جو تو اے خراب | نہوتا کبھی دشمن بوتراب ؛

یہ بیساختہ ہے نہیں اسمین ساخت | عدوی علی کی یہی ہے شناخت

حدیث نبی سے ہی ظاہر ہوا | حرامی ہین اعدائے شیر خدا

مجھی تیری باتوں سے ثابت ہوا | کہ بیشک جُلاہا ہے تو قوم کا

جلاہا نہوتا جو اے روسیاہ | نلاتا کبھی فقرہ کارگاہ ؛

جو ہوتا ہے جیسا برت ہوا ؛ | وہ ویسا ہی ہے اور کو جانتا ؛

ہوا سلسلہ گفتگو کا خراب | بلاشبہہ وشک تو ہے تارتاب

عبث تو نے تانا تمہاری ہی کی | کہ اپنے لیئی آپ خواری یہ کے

ہنسی مجکو آتی ہے او بدگمان | ابی اپنے ہاں گنوائی یہان

کدورت رہی اور صفائی گئے | جلاہے کی خو تجھین پائی گئے

سوئی نار جب دم کریگا تو کوچ | تو کھل جائیگا جو بکا ہے یہ پوچ

کیا کرتا ہے جوڑ توڑ اے لشر ؛ | او دھیڑا دھین ہتی ہے بیشتر

جھلا بندی پر سب تیرا زور ہے | جلاہے کی جھری تو مشہور ہے

ڈھیالی ہے شاید کہ تانا تیرا ؛ | کہ باتا ہے بھڑوے ربانا تیرا ؛

کتا ڑیگا تجکو مقدر شیر ؛ | سمجھنا نہ اسکو جلاہے کا تیر ؛

نلکے کا تو مذکور کیا ہے بہلا ؛ | وہ ماروں کہ ٹل جائی ناف اے جلا

تلافی کریگا تو کیا اے لعین ؛ | تیری اصل ہی جانتی ہم نہین

تبری کی جب تیغ چل جائیگی | تلافی ولافی نکل جائیگی ؛

نہین اِنک تیری کوئی سچی ہی
اری بدیقین بدسیہ بدگہر
یہان جب تہا محمود خان کوتوال
نہ ہمسی نہ تجہسے رہا جاتا ہے +
تولاکہ ایک بہی یہ گوشت نکال
ثواب بدہم لیا کرتے تہے +
مگر تونے پہیرا ہمین کیا کیا ++
تبرا ہے تجہپر ہے شام و سحر
عجب تو نی اشعار موزون کیی
تبرا ہے یہ ہی قول ای اہل جور
یقین یہ نہین حاکمو نسے ہمین
عدو کوفہ و لکہنو کے ہین ایک
ہوا مثل جنت ہی یہانکی بہلے
پی شعیان سے ہے یہ بیت الشرور
مگر سچ ہے تو نہ کیون لکہنو پر یہ طعن
تو ای چیڑیہ والے پڑانا ہے گد
بُلاہا کبہی انکو تبرا ہے +
کہلے اپنے جنت کی ابواب ہین
یہان تک تو ہین ختم جہگڑا

زبانکیطرح بات بہی سچے سے ہے
نکالا ہے تونے سے ہے پہلی یہ شعر
کیا تہا یہ اشفتہ او بد خصال +
او سبکا یہ جہگڑا چلا جاتا ہے +
مگر پہلے حبشی مین کا ٹونکا گال
عمر پر تبرا کیا کرتے تہے ++
کہ مردنیہ خود بار لعنت لیا ++
بلا آئی ہونٹے کی بندر کی سر
زمانیکی لعنت ہے تیری لیے
زمانہ ہے بطور قانون اور
تجہے کعبہ اور ہمکو ذرکنگ دین
بدونکے لیی بد ہی نیکو نکو نیک
علی وہان تہی یہان سب غلام علی
خوارج کی خاطر ہے دار الشرور
عمر پر ہے ہر وقت یہان شور لعن
ہوا ہے عبث دشمن مجتہد +
کبہی آل کذاب ٹہرا آتا ہے +
وہ کذاب ہون یہ تو ثواب ہین
انکی حق مین اگر کچہ کہے

تو جو تا بہی ہے ڈہول ڈہپا بہی ہے
ہوا سلسلہ قطع اداب کا ✤
لغت مین ہے نعلین پوہین کا نام
ارادہ ہی ہین بہی پسوالاوٹہاون
مگر خارجی ہے تو اوید شعار ✤
دوم اوسکے معنی ہین لکہی درغ
سوم اسکے معنی ہین غرج فراخ
عبث آپکو تو نی ہنسوا یا ہے ✤
یہ مضمون ہے اشہر تہ کنہ کاخ
نپہوڑینگے ہم وہ بہی ناپاک کی
بہی نہ ڈہپالی اٹہا ئینگے ہم

مرا یہ تیری غول غپاڑ ہے ✤
جواب اب مین لکہتا ہون تیقا بچا
گیا ہے جلا ہی فی بڑے کا کام
رکہا فی یہ تیری کہتا مت لگاؤن
تجہی چاہیے بن جہلی خار دار
رسالی کو تیرے نہوگا فروغ
ہین اس نخل مین اب لگا تا ہو شاخ
عجب تحفہ شیعونکو بہجوایا ہے ✤
کہ بڑہیا کی ہوتی ہے فرج فراخ
دوا اوسکو سمجہین لی سوزاک کی
یہ جوتے ہزار ہاتہ بجا ئینگے ہم ✤

یہ شعر پر نشان ہے قبقاب کی

مسئلہ مذکورہ عبارت ہے وطی فی الادبار سے اور مراد فریقین سے دو فرقہ ہے ایک شیعہ نیکذات دوسرا اہل سنت صاحب نجات کہ باتفاق محققین چار مین منحصر ہے اسواسطے دوران حق انہین چار مذہبونکا مسلم اور مقرر ہے ولو بالتشکیک الموجب فی الخفیۃ الاولیۃ والاولویۃ بالنسبۃ الی الاخر کما تقرر فی موضعہ بناءً علی ما استمر پس ظاہر ہے کہ مسئلہ مذکورہ کی حرمت مین کسی اہل سنت کا اختلاف نہین بلکہ تحاشی اس فرقہ حقہ کی بدلایل قطعیہ قاطعہ ثابت ہی کما سیاتی فیما یاتی ہان شیعہ

کی نزدیک یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے وہ اختلاف وہی جو چکیدۂ خامۂ
علامان علامہ ہوا لیکن لفظ بعضی اور برخی کی فحوای سے واضح
ہوتا ہے کہ مذہب مند دعا اور با اتفق علیہ شیعہ سنی دونون سے فقط تابعی
اہلسنت ان بعض کو منظور پڑا مذہب اکثر او جمہور اسمقام مین اور
ہے کہ بلاحظہ صحکہ و محافظہ تقریب قلم انداز ہوا وہ یا جواز بکراہت ہی
بلا قید جیسا منہج الصادقین مین موجود ہے کہ اکثر علمای امامیہ بر انند
کہ این آیہ دلالت است بر جواز وطی در دبر اما بر سبیل کراہت فی نفسہ
انرا منع کردہ اند انتہے یا حلال مطلق جیسا مجمع البیان مین مشہور ہی
کہ ان النساء واتکن لنا حرثا فقد ابیح لنا وطیہن بلا خلاف فی غیر موضع
الحرث کالوطی فیما دون الفرج وما اشبہ انتہی یعنی عورات اگرچہ حرث
ہین پر غیر وضع حرث یعنی دبر و غیرہ مین اونکے ساتہ مباشرت درست
ہے بلا خلاف عہ و فی الارشاد الوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی
تعلق النسب یعنی جماع دبر اور قبل تمامی احکام حتی تعلق نسب مین
یکسان اور یکرنگ ہے اور تذکرہ مین اسکے جواز پر امامیہ کا اجماع
نقل کیا وکیف لا ان امامیہ کی مویدات مدعا احادیث ائمہ ہدی ہین
کہ مستبصر استبصار وغیرہ پر پوشیدہ نہین عن عبد اللہ ابن ابی یعفور
قال سألت ابا عبد اللہ عن الرجل یاتی المرأۃ فی دبرہا قال لا باس
اذا رضیت قلت فاین قول اللہ تعالی فاتوہن من حیث امرکم اللہ
قال ہذا فی طلب الولد فاطلبوا الولد من حیث امرکم اللہ ان اللہ

عہ ارشاد العلامہ الحلی

تعالی یقول نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنے ابن یعفور نی
حضرت امام جعفرؑ سے پوچھا کہ ایک مرد اپنی عورت کی دبر مین جماع
کرتا ہے فرمایا اگر عورت راضی ہے تو کیا مضایقہ راوی کہتا ہی
مینی عرض کیا کہان رہا ارشاد خدا کہ اوعورتون پاس جدہر سی
تمکو حکم ملا فرمایا یہ حکم طلب فرزند مین ہے پس طلب کرو فرزند کی جہان
سے تمکو حکم ملا حق تعالی فرماتا ہے تمہاری عورتین تمہاری کہیتی
ہین آو اپنے کہیتی مین جدہر سے چاہو وعن حفص ابن سوقہ عمن اخبرہ
قال سالت ابا عبد اللہ عن الرجل اتی اہلہ من خلفہا قال احدالماتین
فیہ الغسل یعنے ابن سوقہ نی اپنے مخبر دوستسے روایت کی کہ اونہون
نے امام صادقؑ سے پوچہا کہ فلانی نے اپنی عورت کی فلان کی
فرمایا وطی کے دو راہون سے ایک راہ ہی اسمین غسل چاہیے
وعن ابن یعفور قال سالت ابا عبد اللہ عن الرجل یاتی المرٔۃ فی
دبرہا قال لاباس بہ یعنے ابن یعفور کہتا ہے مینے امام صادقؑ سی
پوچہا کہ ایک مرد اپنے عورت کی دبر مین وطی کرتا ہے فرمایا کیا اندیشہ
ہے وعن ابن عبد اللہ الملک عن رجل قال سالت ابا الحسن الرضا
عن اتیان الرجل من خلفہا فقال احلتہا ایۃ من کتاب اللہ قول
لوط ہولاء بناتی ہن اطہر لکم وقد علم انہم لایریدون الفرج ابوالکلب
برادر ملا زمان نے اپنی تفسیر توضیح مجید مین اسکا ترجمہ باین عبارت
فرمایا کہ ایک شخص نے امام رضاؑ سے سوال کیا دبر زوجہ سی حضرت

وتخيلات عنه اصحابه پس اعتراف صریح ہے کہ معاذ اللہ یہ دونو
امام عالیمقام اس قول کے قائل اور اس فعل کی فاعل تھے انکار
ظاہری بنا بر تقیہ تھا اب انکار حلت اس فعل کا کہ کسی تدبیر اور تزویر
سے ممکن نہین محض سد باب مضحکہ اور ازالہ قریبی کی لیے منظور ہوا
مگر جانبیکا قائل نے نرالا ڈہب نکالا ہے ۞ دو رنگی اسکی باتون نی ؛
ہنسا کر مار ڈالا ہے ۞ و بالجملہ اس اطناب غیر ممل سے کئی قاہری باتہ
انی ایک یہ اواطہ صغری فضلا عن الکبری اہلسنت کی نزدیک حرام مطلق
ہے اور مالک کی حکایت بصیغہ تمریض ہے نہ بصیغہ تصحیح وتتمیم الکلام
فیہ انشاء اللہ علی سبیل التوضیح دوسری یہ کہ امامیہ کی طور پر گاہے
حرام کا اطلاق مکروہ پر بہے آتا ہے تیسری یہ کہ مجموع اقوال شیعہ جہ
ملازمین جہ متقدمین سے ہویدا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ مین چار قول ہین ایک
حرام وہو الاضعف بل الاسقط دوسرا مکروہ ومقید بشدت وغلظ وہو
الاقرب بالحرام تیسرا مکروہ فی الجملہ وہو الاشبہ بالحلال چوتہا حلال وہو
الاقوی بل الاحوط اب استفسار ہوتا ہے کہ ملازمان کی حرام سے کیا
مراد ہے مقابل حلال یا امت مطلقہ ثانی منافی تقریب ہے اسواسطی
کہ اشبہ بحلال ہے اور اول اگرچہ مناسب تقریب ہی لیکن یہ اول بلکہ
ثانی ہوا مبطل حصر ہی اسواسطیکہ بر تقدیر ثانی اختلاف حد تثلیث کو پہنچا
ہے اور بر تقدیر اول ترجیح کیجانب مودی ہوتا ہے اس ہنگام مین
حو دو بر تقدیر ثانی حرمت ملازمین اور طہارت طاہرین کی دہجیان اڑا

رہی ہین اگر اس برہان قاطع پر کوئی قاطع برہان بہم پہنچی قطع نظر حفظ حرمت وطہارت اہلبیت پر کمال منت ہوگی سے چو گرگان بہم جنگ دانند ویم * رود درمیان گوسفند بسلیم اور دونون تقدیر اول پر مخالفت جمہور اور مناقضت حدیث مشہور کہ باعتراف استبصار بلا تقیہ وزد رہی ناگزیر اور تقلید شیخ وسید اور دیگر نیک وبد کہ مجتہد میت ہین علاوہ حالانکہ جناب ہمعد وجلمکب اعنی برادر متوفی ملازمان عالی نسب کتاب وجنۃ الاحکام مین باین عبارت افادہ فرمارہی ہین کہ مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نمیرسد حیاکان او میتًا بلکہ موافقت اہل سنت کہ بشہادت کتب شیعہ اس فعل کی حرمت پر مصر ہین چار ناچار گریبان گیر ہوگی باوجودیکہ اوسی روضہ نا مرضیہ مین جزبا تور منقول ہے کہ خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقهم[له] ومنہذا اخبار یین کہ اصولین کی اخ اخیا فی ہین اونکی تلافی کیونکر ہوگی کہ وہ کہتی ہین کہ جو شیعہ کہ وطی دبر کا منکر ہے مدبر ہے اور سنی نزادیا امام کذاب کے اولاد فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا لشئے عجاب بلیت *

خوب موزون ہمسی اوسکا قد بالا ہوگیا | عالم بالا تک اپنا بول بالا ہوگیا *

یہ ہی نظم مین ضرب کتاب کی

پلا ساقیا بادہ شوخ رنگ *	کہ سنی نہو وی ذرا وقت جنگ
حسام زبانکا نیا رنگ ہو *	کہ جو چار یاری ہو چور نگ ہو *
کرون نشہ مین اسطرحکی دعا	کہ مرحب کا قاتل کہے مرحبا *
اگر لغزش پا سے ہو بیکلی * *	سنبھل جاون کہکر دہین یا علی

[له] یعنی اوس روایت پر عمل چاہیے جو مخالف اہلسنت ہو اور اوس روایت پر عمل نہ چاہیے جو موافق اہلسنت ہو ۱۲

نہ ہی زبان نہ کسی سی ڈرون
لکھون مدحت ساقی سلسبیل
ابو بکر لوگوں کو کہا کو نہین سینگ
دلاسینونکو نرا خبط ہے
نکر اورون سے باز رہتا ہوں نہین
دو فرقی بتاتا ہے او بد صفات
یہ باتین ہین مشہور او بے خرد
اگر مومنونکو کہا نیک ذات
تو منکر ہے او خال ادبار کا
سمجھ لی تعین اسکو او بد خصال
کوئی شیعہ حلت کا قائل نہین
نہ حالت سمجھ او سکو او بو لہوس
لکھا ہے یہ تو نی جو اپ سمجھا
تو جھوٹو نکا پیرو ہے اہل ستم
اگر او سمین بالفرض لکھا ہی کچھ
عبارت منہج کی ہے اپنی لعین
مکر بعض مکروہ بتلاتے ہین
سمجھنے کی ہین مرد و نکی مقال
عبارت سے ارشاد کی یہ کھلا

فصاحت بلاغت سی با تین ہین
کرون خارجیونکو خوار و ذلیل
نکل جائی سب دمبکیو نکی ٹیک
سخن مین نہین نام کو ربط ہے
یہ تبقاب والی سے کہتا ہون مین
یکی نیک ذات ایک صاحب نجات
کہ ہے نیک کا عکس دنیا مین بد
تو لاریب سنی ہوی بد صفات
یہی ہی نشان تیری ادبار کا
کہ سنی او سے لکہ گئی ہین حلال
مگر ہے کراہت کا لفظ ای لعین
کراہت مشبہ بحرمت ہی بس
کہ ہے منہج الصادقین مین لکھا
تیری سچ کو ہی جھوٹ سمجھی ہین ہم
تو لکھا ہے کچھ اور تو سمجھا ہے کچھ
کہ حلت کا قائل تو کوئی نہین
منافق مگر منع فرماتے ہین
کہ کہیے نہ مکروہ بل ہے حلال
عمل اور دبر کا ہی اک مسئلہ

بھلا کب یہ دعوی ترا ہوگا نیک ۔ نسب کی تعلق مین دونو ہین ایک

بھلا اے لعین ستمگر بھلا ✦ ۔ اوسی طرحکا یہی ہے مسئلہ

یقین ہے پڑے پیٹ مین محلی ۔ کہ ہی یہ تیری ابو حنیفہ کا قول ✦

کرے ماہن سی جو سنی نکاح ✦ ۔ تو اوسکی لیے ہی بلاشک مباح

سمجھے مگر اتنا وہ بدکلام ✦ ۔ مین اس فعل کو جانتا ہون حرام

اگرچہ یہ افعال اوسکے ہین بد ۔ مگر اوسپہ جاری کرینگے نہ حد

ولیکن یہان یہ سخن وافی ہے ۔ ثبوت نسب کی لیے کافی ہے

اری او لعین ازل غم زدہ باد ۔ اماموں سے تیری ہی ذالافساد

یہ ہو یہی ہو کہ خالہ ہو کہ مان ۔ یہ سب عورتین تیری ہین جورو ان

نہ چھوڑا اسنے ماں کو بے خبر کیطرح ۔ کہ نی پر عمر کی پدر کے طرح

اگر اوسسے ہوئیگا پیدا پسر ✦ ۔ تو ہوئیگا وہ ہمو قار عمر ✦

سزاوار رہتا ہے لعنت کا تو ۔ یہ حلت کی قابل ہین حرمت کا تو

حدیثون سے کیا کام تجکو شقی ۔ نکالی ہیں یہ قضیہ منطقی ✦

جو راضی ہو تو ای سگ بی ادب ۔ اگر اکر دون مین ہی کوئی قضیہ

ہو بھکی زبان ای عمر کے حبیب ۔ اگر اکر دون قضی کی بدلی قضیب

سن اے سنی نطفہ بے نکاح ۔ کہ اے غلام ہے تیری گہر مین مباح

یہ کروانا تہانا نے روسیاہ (عمر ابن خطاب) ۔ جو شک ہو تجھی تو پھر اللہ گواہ

بلی کا جہنم مین تو اسے جھول ۔ کہ ہے دشمن آل پاک رسول

تلیو نکمر کہوں تجھکو ابن حرام ۔ اماموں نے تو نے کیا انتخاب عمر ✦

نہین اولاً مجھکو اسکا یقین ٭ تو جھوٹوں کا جھوٹا ہی ای اہلین

اگر ثانیاً ہو ہے شائبہ صحیح ٭٭ تو انکار رجعت سے ہے پیدا صریح

جو صادق نے فرمایا سب راست ہے نہین اوسمین شک بی کم و کاست ہے

یہی نہ کہا ہے برب ہدا ٭٭ جو عورت ہی راضی تو اندیشہ کیا

اگر مومنہ ہے زن ذی وقار تو راضی نہووےگی وہ زنہار

اگر سنیہ ہے نہ باز آئنگے ٭٭ حلال اسکو جانینگی کرواینگے ٭

امام رضا نے بہی سچ ہے کہا جو پوچھا ایسا ہے تو قباحت ہے کیا

جو پوچھا کہ تم کرتے ہو شاہدین ٭ تو فرمایا استغفر اللہ نہین ٭

بتا مجکو کیا اسسے اظہار ہے ٭ یہ انکار ہے یا کہ اقرار ہے ٭٭

بتاکید پہر ہے یہ ارشاد شاہ کہ یہ فعل بد ہے گنہ ہے گناہ

خدا و پیمبر سے جو ڈرتے ہین ٭ نہین کرتے ہین نہین کرتی ہین

خدا سے نبی سے ائمہ سے ڈر ابی اپنے گہر کی ذرا لے خبر

جو ہے عہد بر مجتہد اک تیرا ٭ زبر کو پڑہین پیش تو ہے بجا

اوسیکا وہ بندہ ہے او کون خر پہڑا جاوے یہ لفظ با لضم اگر ٭

کہا ئنگا پہر یہ وہ فرطوطیا ٭ کہ ہے وزن جس لفظ کا گوتیا

کتاب اوسکی دیکہہ ای لعین ازل نکل جائے ولسی یہ تیری خلل

وہ لکہتا ہے اسطرح باکر و فر حلال اسکو کہتا ہے ابن عمر ٭

یہ رازی نے تفسیر مین ہے لکہا کہ مالک حلال اسکو ہے جانتا

خفا ہو نہ تو ہمسے اسے کینہ جو ٭ جو ناراض ہو اپنے رازی سی تو

نہین ایک کا اس جگہ تذکرہ ÷ سبھی کرتی آئی ہین یہ تذکرہ ÷
سبھی قول ہے جملہ کم ضرفونکا کہ آنو نیکا انوان ہے بگڑا ہوا
سے کذب ہر ایک کی ہی بڑہی یہ کبھی گہڑی گی ہے سبکو چہڑی
طحاوی نے لکہا ہے یہ ماجرا نہین مقتدا کوئی ایسا میرا ÷
لکہا ہو نہ جسنے کہ اسکو حلال ÷ جو سنی کرے شک تو ہی خصمان
جو ہے لایصح قول ابن کثیر جواب اسکا لکھتا ہے اب ابن مشیر
ذرا سوچ اس لفظ کا مدعا ÷ کہ کتنونکا لطفہ ہے وہ بیحیا
بھلا قول کا اوسکے کیا اعتبار کہ جسکی ہو ماں اک پدر ہوں ہزار
ہزار ونسے بہی ہے یہ گذرا ہوا کہوں گر جمع کی جمع ہے بجا ÷
یہ چیدہ ہین الفاظ ذہن مشیر ÷ کثیر اکثیر اکثیر اکثیر ÷
یہان جو ہین شیعہ سے علما کی غلام وہ اس فعل کو جانتے ہین حرام
جو مالک کا تہا قول اے بیحیا نکالا وہان صیغہ تمریض کا ÷
اماموں پہ سے تہمت از روئے زور پڑینگے تیری منہ مین کیڑی ضرور
جو کچھ اور بڑھ کر کرے گا ستم اوتر جائینگے پیٹ مین وہ کرم
یقین ہے کہ تو پھر نہ ہرگز تنے کوئی ارمل اور کوئی خربل ہی
کیے ہین ستم تو نے ظالم بڑی اوڑاتا ہوں مین اب تیری جیتہڑی
اوڑائیگا تو دہجیان کیا بھلا ÷ کہ خود اے لعین لیتہ ہی حیض کا
تیری ماں جو بی بان بے پتہ ہی اوسے قحبہ کی گدی کا لتہ ہی
سمجھ سینگے ہین اصطلاحات حال بجا ہے کہوں تجھکو گوذر کا لعل

منلمہ جواب اخ اخیاسفے +
نگبر اہلسنت کا ہے اور قول
ہلال اسکو شیعہ نہین تبلاتی ہین
ذرا اپنے گھر کی تو لیوین خبر
مقرر ہین تیری سب خواص اور عام
نہین جھوٹ پیچ مین تجھے کچھ تمیز
گیا اوس شقی نے یہ تحفہ مین کام
نہین کچھ ائمہ سے مطلب تجھی
حدیثین بلیٹتا ہے تو بیگمان +
جہان اپنے مطلب کی پاتا ہی بات
عجب تیرا مذہب سے اوزر درا
ہمیشہ سے سنی کا منہ کالا ہے
ملکر رسن او بد گھر بد سیر + +
خدا اسکا شاہد ہے او بیحیا +
عمر نے پیمبر کو تہا یہ کہا + +
سزا پائی اوس بد گمان نے بھی
نکرنا تو کچھ اسمین چون وچرا
وہ لکھتا ہی جیسی عمر تہا نہ ہال
نواسونکو اونکی تو کہتا ہے بد

تو کیا تیری پیرو نہین ہی نکلی فی
خدا جانی کیا بکتے ہین اور قول
وہ جھاگ مارتی اور گو کہاتی ہین
کہ افلح سے کرواتی تہے کیا عمر
نکالی کہان سے حدیث حرام
حرامی ہے تو مثل عبد العزیز
کہ آدہی حدیثین لکہین ہین تمام
تو سنت عمر کی سہے پکڑی ہوی ہے
یہانکی وہان اور وہان کی یہان
اوسی سمت جھکتا ہے او بدصفات
جو بیٹھہ ہے ہپ اور کڑا ہی تہو
سدا ابول ہم شیعونکا بالا ہے
ائمہ نبی کے ہین جان و جگر
جو اونکو کہا وہ نبی کو کہا +
کہ ہذیان بکتے ہین خیر الورا +
زبانکی بلا بے زبان پہ گرے +
سیوطی کی تالیف دیکہ ایک ذرا
دوا اوس مرض کی ہی ما ر الرجال
وہی حال تیرا بھی ہوگا یہ کہد +

ارے سنگدل ہی یہ دلمین تیرے — کہ تھہرے ہی کچلون مین سر کو تیری
تو ہے سوتی فتنہ کو کہتا کہ جاگ — زبانکو ڈسے کا تیری کالا ناگ
نہین کلب اونکو کھلے بے سبب — تو بالکسر ہے کلب او بے ادب
بڑا بیشمی ہے اور جبلاہے تو — کہ خارشتے کتیا کا پلا ہے تو
کدہر ہے تیرے عقل او بیحیا — بلاشک تو ہے باؤلا ہو گیا
جو کہتا ہے تو اونکو کتے کا باپ — نہین باپ تیری تو کتا ہے آپ
یقین ہے یہ مجھکو بصد ارتفاع — تیری ماں نے شاید کیا ہو متاع
ہمارا تو نقصان کچھ ہے نہین — تو موذی کا موذی رہا ای لعین
یقین ہے تیرموتی خانم ہو ہان — سگی باپ کا نام ہوکا لے خان
تو ہے ضیغم کہ بابا کا عدو — شکاری نہین بلکہ ہنڈی ہی تو
قسم ہے خدا کی بڑا گندہ ہی — کہ تو سانپ کے ننڈ کا بندہ ہی

یہ نثر پریشان ہی قبقاب کی

ترتیب عبارت کا حسن یون مقتضی تہا کہ بعد قول اکثر مذاہب جماعت
کا مذکور فرماتی تا ترتیب نتیجہ بلفظ پس طعن ایشان الخ اور توضیح مقال
اقرب واصوب ترتیب یا تی خیر ایسے کلام سبلے رابطہ پر کہان آتے ہیں ا
سبیجے خبط یہ ہے کہ مجرد اتمام تقریب کی سے لیے کل کے موضع مین اکثر
کا لفظ وضع ہوتا عوام اہلسنت دام مغالطہ مین آتین کہ بعض کی نزدیک
یہ فعل محرم مباح سنہہے ہے کما صرح بہ حالانکہ یہ تقریب ناتمام ہے
دو طور سے ایک یہ کہ بحکم اصل اصول کہ للاکثر حکم الکل مقصود بیان بعض

حاصل نہین بس موضع اس قضیہ کا سراسر لغو اور موضع شہر ادوسری
جو کہ بیا احت بنا بر مذہب اہلسنت اصلا ثابت نہین فقط ملا زمان فی بزود
فہم فاسد و وہم کاسد اثبات پہچایا کما پیا یے تر مع ان الاثبات فرع الثبوت
حالانکہ سائر اہلسنت قدیما وحدیثا اس کے حرمت کی قایل ہین کما
سنت ہین لسان المخالفین والان فاستمع من بیان الموالفین قال
عز من قائل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انے شئتم وقدموا لانفسکم واتقوا
اللہ واعلموا انکم ملاقوہ وبشر المومنین تمہاری عورتین کہتی ہین تمہاری
جیسی کہیت مین تخم ڈالے سی غلہ پیدا ہوتا ہے فرج مین نطفہ
ڈالی سے لڑکا پیدا ہوتا ہے سو اوپنی کہیتے یعنی فرجین جسطرح
چاہو کہڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے خواہ رونکے جانب سی خواہ پشت پہ
لیٹے فسے اور آگے کی تدبیر کرو یعنی اس آبی مین نیت چاہی اولاد
کے اور ڈرتے رہو اللہ سے اوسکی امر ونہی مین اور جان رکہو
کہ تمکو اوسے ملنا ہی جزای اعمال او سزای افعال کیواسطے اور
خوشخبری سنا ایمان والونکو جنت کی اس آیہ کی قید نسی صاف ہویدا
ہے کہ سوای وطی فی القبل وطی فی الدبر سے اصلا اجازت نہین
اور روافض دانے کی بہروسے وطی فی الدبر تجویز کرتے ہین حرث
کو بہولے ہین اسواسطے کہ دبر موضع فرث ہی موضع حرث نہین
شان نزول آیہ کی اپنے مدعا پر دلیل ہے فی الدر المنثور عن جابر
قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل من خلفہا فی قبلہا ثم حملت جاء

الولد احول فنزلت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ان شئتم مجبیۃ
وان شاء غیر مجبیۃ غیر ان ذلک فی صمام واحد یعنے جابر نے کہا کہ
یہود کہا کرتی تہے کہ جسنے مباشرت کی فرج مین پیچہے سے اور عورت
کو حمل رہا تو لڑکا احول پیدا ہوگا اسکی رد مین یہ آیہ نازل ہوا کہ تمہاری
عورتین تمہاری کہیتی ہین اپنے کہیتی مین آو جسطرح چاہو خواہ مجبیۃ
خواہ غیر مجبیۃ صمام واحد مین امام نووی نے مسلم کی شرح مین فرمایا کہ مجبیۃ
بضم میم وفتح جیم وکسر بای موحدہ مشددہ ویای تحتانیہ یعنے مکبوبۃ علی وجہہا
اور صمام بکسر صاد مہملہ بمعنے ثقب یعنی سوراخ واحد ہی اور مراد اوسی
قبل سے ہے وعنہ کانت الانصار تاتی نساءہا مضاجعۃ وکانت قریش تشرح
شرحا کثیرا فتزوج رجل من قریش امراۃ من الانصار فاراد ان یاتیہا
فقالت لا الا کما نفعل فاخبر بذلک النبی فانزل اللہ نساءکم حرث لکم
فاتوا حرثکم انی شئتم قائما وقاعدا ومضطجعا بعد ان یکون فی صمام واحد
یعنے اوسی جابر سے روایت ہی کہ انصار کا معمول تہا کہ جماع کروٹ
کرتے تہی اور قریش بشرح تیسیر الوصول مین ہے کہ شرح بجاے
مہملہ وطی المراۃ مستلقیۃ علی قفاہا یعنے چت ناگاہ کسی قریشی نے ایک
انصاریہ سے نکاح کیا چاہا کہ اپنی عادت بموجب پیش آوے انصاریہ
نے کہا یون نہین ہمارے طور پر پیش آیہ قصہ حضرت پاس پہنچا
نساءکم الآیہ نازل ہوا کہ تمہاری عورتین تمہاری کہیتی ہین آو اپنے
کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑے خواہ بیٹہے خواہ چت بشرطیکہ صمام واحد

ہودی وعن ابن عباس قال اتی الناس من بنے حمیر الی رسول اللہ
فسالوہ عن اشیاء فقال لہ صلعم رجل انی احب النساء واحب ان
اتی امراتے مجبیۃ فکیف تری نے ذلک فانزل اللہ فی سورۃ البقرۃ
بیان ماسئلوا عنہ وانزل مما سئل عنہ الرجل نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انے شئتم فقال رسول اللہ آتھا مدبرۃ ومقبلۃ اذا کان ذلک فی الفرج
یعنی ابن عباس فرماتے ہین کہ کچہ لوگ بنی حمیر کے حضرت کی حضور
مین حاضر ہوے بہت باتین پوچہین اونمین ایک شخص نے عرض
کیا یا رسول اللہ مین عورتونکو پیار کرتا ہون اور مجبیہ اپنے بی بی سے
جماع کرتا ہون اپ کیا فرماتے ہین پس حق تعالی نے سورۂ بقرہ مین
ان لوگونکے سوالونکا جواب نازل فرمایا اور اوس شخص کے حق مین
نساءکم الایہ نے نزول پایا پہر حضرت نے بتایا کہ اپنی عورت سی مجبیہ
یا مقبلہ او مدبرہ درست ہی بشرطیکہ فرج سے ہین ہووی اوا خرج
عبد اللہ ابن حمید عن الحسن قال قالت الیہود للمسلمین انکم تاتون نساءکم
کما تاتے البہائم بعضہا بعضا وتبرکوہن فانزل اللہ نساءکم الایۃ لا باس
ان یغشی الرجل المراۃ کیف شاء اذا اتاہا فی الفرج یعنے حسن فرماتے
ہین کہ یہودیون نے مسلمانونکو کہا کہ تم جماع کرتے ہو عورتونسی بہائم
کی طرح یا برابک سے یعنے اونکو زیر سینہ لیتے ہو پس حق تعالی نے نازل
کیا نساءکم الایہ یعنے مضایقہ نہین کہ جماع کرو جسطرح چاہو فرج مین
بیان نزول اس آیہ کی جنسی اتیان النساء فی الادبار کی حرمت

یقیناً ثابت ہوتی ہے بلکہ انہیں شان نزول کی مطابق احادیث صحیحہ
بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اونکی مسانید مین موجود ہین فی الدار المنثور
اخرج فی مسندہ ابو حنیفہ عن حفصہ ام المومنین ان امراۃ اتیتہا
فقالت ان زوجی یاتینی مجبیۃ ومستقبلۃ فکرہتہ فبلغ ذلک النبی فقال
لاباس اذا کان فی صمام واحد یعنے ابو حنیفہ نے اپنی مسند مین ام المومنین
حفصہ سے اخراج کیا کہ آپکی خدمت مین ایک عورت عرض کرنی لگی
کہ میرا شوہر مجہسی مجبیۃ اور مستقبلۃ جماع کرتا ہے مجکو ناگوار ہوتا ہے یہ
خبر حضرت کو پہنچی فرمایا کیا مضائقہ اگر صمام واحد ہے۔ اخرج الشافعی
فی الامام من طریق خزیمۃ ابن ثابت ان سائلا سال رسول اللہ عن
اتیان النساء فی ادبارہن فقال حلال اوقال لاباس فلما ولی دعی
فقال کیف قلت آمن دبرہا فے قبلہا فنعم ام من دبرہا فی دبرہا فلا ان
اللہ لایستحیی من الحق لاتاتوا النساء فی ادبارہن یعنی امام شافعی نے
کتاب الام مین حزیمہ ابن ثابت کی طور پر اخراج کیا کہ ایک سائل نی
آنحضرت سی پوچہا اتیان النساء فی ادبارہن کا مسئلہ فرمایا حلال ہی
فرمایا لاباس جب وہ یہ سنکر چلا آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ کیونکر کہا
تونے آیا اتیان جانب دبر سے قبل مین تو ٹہیک ہی یا دبر سی دبر مین
تو نہین اللہ شرم نہین کرتا بیان حق مین خبردار عورتونسی جماع دبر
مین نکرو۔ اخرج احمد عن طلق ابن یزید عن النبی قال ان اللہ لا
... احمد نے طلق ابن یزید

نے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا اللہ شرم نہیں کرتا بیان حق سے
نہ جماع کرو عورتوں کی سرین مین واخرج ابن عدی فی الکامل عن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لاتاتوا النساء فی اعجازھن ابن
عدی نے کامل مین ابن مسعود سے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا
عورتوں سے جماع نکرو اونکی جو مردنہین اور احادیث در آثار زاجرہ اس باب
مین بہت وارد ہین فی الدار المنثور اخرج ابن وہب ابن عدی عن عقبۃ ابن
عامر ان رسول اللہ قال ملعون من اتی النساء فی محاشھن عقبہ ابن عامر نے
کہا کہ حضرت نے فرمایا وسپر لعنت ہے جو عورتوں کی مقعد مین جماع کرتا ہے اخرج ابن ابی
شیبہ والترمذی حسنہ والنسائی وابن حبان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
لاینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی دبرھا ابن عباس کہتے ہین
کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحمت سے اوسکو نہین دیکھتا جو مرد یا ان
کی دبر مین جماع کرتا ہے واخرج ابو داؤد الطیالسی واحمد والبیہقی
فی سننہ عن عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی قال الذی
یاتی فی دبرھا ہے اللواطۃ الصغری عمر ابن شعیب اپنے باپ سے
و اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت کی
دبر مین جماع کرتا ہے یہی لواطہ صغری ہے واخرج ابن عدی
عن ابن ھریرۃ عن النبی قال من اتی شیئًا من الرجال والنساء
فی الادبار فقد کفر ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے جو مرد
یا عورت کی دبر مین جماع کیا بیشک کافر ہوا واخرج عبد الرزاق

والبیہقی فی الشعب عن عکرمہ ان عمر ابن خطاب ضرب رجلا فی مثل
ذلک عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو اس
مقدمے مین مارا تہا واخرج عبد ابن حمید عن قتادہ قال سئل طاؤس
عن اتیان النساء فی ادبارہن فقال ذلک کفر ما بدا قوم لوط الا ذلک
اتو النساء فی ادبارہن واتو الرجال الرجال یعنے کسینی طاؤس
سے ادبار کا مسئلہ پوچہا فرمایا کفر ہے قوم لوط کی ابتدا یہی تہی کہ عورتوں کے
دبر مین جماع کرتی رفتہ رفتہ مرد مرد سے مبتلا ہوے اور محدثین اور
فقہاے اہلسنت یکرو او ریک زبان ہین کہ یہ فعل سرتا پا حرام ہے
نووی نے شرح مسلم مین کہا لا یحل الوطی فی الدبر من شیء من الآدمیین
ہیین ولا غیرہم من الحیوان بحال من الحیوان یعنے وطی فی الدبر
حلال نہین کسی حال مین نہ انسانکی ساتہ نہ حیوان کے ساتہ مسنوی
شرح موطا مین لکہا کہ اما الاتیان فی الدبر فحرام فمن فعلہ جاہلا بتحریمہ
نہے عنہ فان عاد عزر یعنے وطی فی الدبر حرام ہے جو کوئی نادانستہ
مبتلا ہوگا اوسکو باز رکہینگی نمانیگا تو تعزیر دینگے اور ہدایہ مین ہے کہ
من اتے امراۃ فی الموضع المکرہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ
عند ابو حنیفہ ویعزر و قالا ہو کالزنا یحد و فی الجامع الصغیر یودع فی
السجن حتے یتوب یعنی جو عورتونکی موضع مکرہ یعنی دبر مین وطی کری
یا قوم لوط کا عمل بجالاوے امام ابو حنیفہ کی نزدیک اوسپر حد نہین
تعزیر پائیگا اور صاحبین کی نزدیک زنا کیطرح محدود ہوگا اور جامع صغیر

میں ہے کہ اوسکو یہانتک قید رکھنگی کہ توبہ کرے یہ ہیں آثار اور اقوال
صحیحہ صریحہ پیغمبر اور صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین کی کہ مادۂ
علت وطی سے فی الادبار کو استیصال کر رہے ہیں اور قضیہ اباحت
کو انفصال اب اہل انصاف حق بر زبان لائیں کہ ملازمان دارالکس
منہ سے فرماتے ہیں کہ قدما اور علمای اہلسنت اس فعل حرام کو
حلال اور مباح جانتے ہیں دروغ گویم بروے تو آپکا حال اور طعن
سنیونکا شیعوں پر مجال من بعد جو اپنے عیب پوشیکو اہلسنت کی جا
گرم جوشی کرے فرط عناد اور حسد اور لداد سے خالی نہیں ہے
ولد الزنا ست حاسد منم آنکہ طالعم ❊ ولد الزنا کش اسد چہ ستارہ یمانی

یہ ہی نظم ہیں ضرب کتاب کی

پلا ساقیا اب مے تیز و تند ❊ کہ ہونے بنائی مراد ہیں کند
ہرین ست ہو کر میں ایسی سخن ❊ خوارج نے کے ہو جائیں گنتی ہرن
یہ کیا بک رہا ہے تو او زشت خام ❊ کہ ہی رہا ہے مجتہد کا کلام ❊
اسے اونکا آ طفل مکتب نشین ❊ پڑھاتی تجھے مدتوں ہی یہ
کنسا ہے کہ ہی کذب ہی مثل کفر ❊ تیرا پیر ہوئیگا محشر میں زر د جعفر
مناسب نہیں تجھکو او روسیاہ ❊ ابی ہو تا منہ اور بڑی بات واہ
اماموں کو تو نے ٹھا جب برا ❊ تو پھر مجتہد کی حقیقت ہے کیا
سبب اب میں سمجھا تیری جلنے کا ❊ اگر یہاں نہیں زور کچھ چلنے کا
بہت سی ہیں ممتوعۂ مجتہد ❊ کچھ ایسی ہی جھگڑنی ہی تجھکو سند

کسی سے تیری کرلیا ہی متاع
سٹری کیون ہوا ہے میر اکہنا مان
نہین حاجت لفظ کل تہی یہان
تو اسی لعنتی واجب اللعن سا ہے
لیا تو نی جن جنکا نام ای شقی
حلال اسکو وہ لکہ گئے ہین تمام
ذرا دیکہ تو بو حنیفہ کا قول ✤ ✤
زبس لطف نشر خفے پایا تھا
نہین ایک دو لعنتی ایسی تہی
گروسب کی کہلاتے ہین جو عمر
مقلد پدر کا تہا ابن عمر ✤ ✤
سے نافع کا قصہ جو مشہور عام
تیری یہ سگ بی ادب جہوٹی ہین
یہ ایۃ کے معنی سکیے جو بیان
مگر تہا ہو ابن عمر بدنہاد ✤
یہ دعوا کیا ہے جو تو نی یہان
تیرا سب تکبر نکالونگا مین ✤ ✤
جو آتی کا منہ سے نکالا ہے نام
بنایا یہ کنایہ ہے اے بدگمان ✤

سوا اسکی ہوئی تجہکو اب اطلاع
خلافی کی عدلی ندی اپنی جان
سزاوار اکثری ہے بیگمان ✤
او لٹ کر تجہی پر تیری طعن ہی
وہ حلت کی قایل ہوی ہین جو
تو اب ونسی کروا رہا ہے حرام
یقین ہی پڑے پیٹ مین تیری حول
وہ کرتا ہی تہا اور کروانا تھا
کہ وہ ایسی تہی سبہی ایسی تہے
وہ واقع سبی لروانی تہے خطر
حلال اسکو ہے لگ گیا وہ لٹر
متاتا ہے جسکو تو ابن حرام
قدیماً حدیثاً یہ سب جہوٹی ہین
اسکی تو قایل ہین سب شیعیان
او سی فی اس ایہ مین ذالافسا
بہروسی پہ آتی کے ہین شیعیان
تیری کہیت ہین انس ذوالاثنیار
تو واسے ودا والا ہے لاکلام
یہ آتی کہان اور وہ آنا کہان ✤

لطیفونکے اوپر اگر آوگے ✤
بچا ہنسی بچکر کدہر جاؤگے

کہیں بات ہے جو اگر اس بہیدمین
اگر ڈنگامین انونگلی تیری چہیدمین

دبر تو نہین حرث کا ہے مقام
مگر یہ کہ ہان فرث کا ہے مقام

جواب اسکا دینا پڑا اب مجہے
تو کہیل سے ہے نہلاؤن گومین تجہی

کیا تقبہ کو ثقب تونے بیان ✤
اگر راجع کے سمت او بدگمان ✤

تیری ہے طبیعت نہین بہرتی ہے
جماعت یہ سب جمع پہ مرتی ہے

کیونکر ہو غبت سے تجہے ہرزبان
عمر جمع افلح یہ دیتے تہی جان ✤

نہین اے پدڑی تجہی کچہ شعور
کہ ہی حرث تو فرث کی جا ضرور

ہر ایک طرح سے تو ہو ہی فی الصول
اس ایہ کی لکہتا ہے شان نزول

کسیطرح آیہ یہ آیہ مگر ✤ ✤ ✤
ہمارا ہے مطلب عیان سر بسر

بکا کر تو اے مسخرے اول فول
مگر کوئی سچا نہین تیرا قول ✤

خبردار اے خارجے خبیث
زبا نے حفصہ جو لایا حدیث

پیمبر نے یہ سنکے جیسا کہا
نتیجہ یہی قول صادق کا تہا

کہان جائیگا بچکی تو اے شقی
بیان کر رہا ہے یہ قول نبی

خدا او سپہ کرتا ہے لعنت مدام
سرین نسا مین کری جو یہ کام

ہنسی مجکو آتی ہے ای مسخری
کہ کہوٹے جو ہین بنتی ہین وہ کہری

عمر نے یہ اکبار نبی سے کہا
کہ جورو کو کل مینے اوندہا کیا

کیا بیش کا پس کی جانب سے کام
یہان تک کہ شل ہو گیا یہ غلام

بناتا ہے گبڑی تو ای بوالہوس
عمر کو کچہ اسمین نہ تہا پیش و پیس

لکھا ہے فقط مجملا کچھ بیان ✤ | تصریح آگے کرونگا بیان ✤
عجائب یہ فقرہ کیا ہے بیان | عمر پاس آیا کوئی نوجوان ✤
ہوا تھا وہ فاعل اسی فعل کا | سوا اوسکو خلیفہ نے مروایا تھا
یہ ہو یا وہ ہو اسے عدوی خدا | خلیفہ کا مروانا ثابت ہوا ✤
گناہ اپنا اور نکو ہے بانٹتا ✤ | حدیثین یہ ناحق کو ہے چھانٹتا
لیا نام جن جن کا او بدخصال | یہی سب کی سب لکھ گئی ہین جلال
بڑے مدح جو انمین ہین ابن حرام | سوا اون سب کا بتلا دیا تجھکو نام
رہے جو کہ باقی یہ اعدای رب | او نہین خندونکی پلی ہین بی ادب
اری دشمن آل خیر الوریٰ ✤ ✤ | تو ابن زنا ہے تو ابن زنا ✤ ✤
محبت مین فاروق کی تو غرق | مقرر تیرے نطفے مین کچھ ہی فتق
جو نجم بیانے سے کی ہمسرے | اری کھل گئی تیری بد اختری
جو امادہ بدزبانے سے ہے تو ✤ ✤ | مین نجم بیانی ہون زانی سے ہے تو
تو ابن زنا اسے بد انجام ہے | اور ابن زنا کش میرا نام ہے
یہ بازے نہین بازنے والا ہون | مین ہر طرح سے مارنے والا ہون

یہ نثر مرتبان ہی مقابلی

حقیقت قول ابن عمر او شرکت نافع کے اگی معلوم ہوگی پر اسقدر بیان سابق سے پیدا ہے کہ بشہادت استبصار و دیگر کتب تفاسیر و اخبار اما مہ زادہ شیعہ اور اجلاء قطعہ بے پردہ تقیہ او حجاب تزویر اس فعل کی فاعل اور قائل تھے اب اپنی عیب پوشی کو یہ ہرزہ فروشی کرنا سوا

اسلیے کہ اس خست اور دنائت مین اونکو شریک کیجے تا بسبب اشتراک
اندیشہ طعن اور تشنیع سے بیخطر اور بیباک ہوجے اور کیا کہیے سے
ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ * * نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
سبحان اللہ اصطلاحات اہلسنت پر خوب وقوف ہی انکی کس کتاب
مین لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن عمر مجتہد مذہب اہلسنت ہین اہلسنت
مجتہد مذہب ائمہ اربعہ کو جانتے ہین نہ عبد اللہ کو اسیواسطے کسی
اہلسنت کو عبد اللہی نہین کہتے بلکہ حنفی او مالکی یا شافعی اور حنبلی
کہتے ہین کیونکہ بعد ان ائمہ اربعہ کے اجتہاد فی المذہب کی شرائط
کہ عمدہ انمین علم علوم قرآنیہ بعد حفظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ اور توسل
بروح پرفتوح جناب نبوت ہی الی یومنا ہذا مفقود کما ہوا مسموع ومشہود
لہذا اہل تحقیق ملا زمان مدعی اجتہاد کو سیے مجتہد تحقیقی نہین جانتے
حفظ قرآن در کنار مصحف فاطمہ بھی نہین یاد اور اخبار مختلفہ کی جگہ ہفوات
ہشامین اور شیطان الطاق فراموش اور بہ توسل روح نبوی
عوض ابن سبا اور جعفر کذاب کی روح سے توسل غیر حاصل اگر بدون
ان امور کے اجتہاد صحیح ہوتا الحق کہ جناب رشادت مآب خیر الفضلا
نحر العلما کہ ملازمونکی نسبت بدرجہا فضل اور کمالات مین سرآمد روزگار
ہین اور معتمد از دارا اور دنیدار اس منصب کی احق اور احری تھے
افسوس کہ زمانہ ناپرسان درپے آزار ہے اور جناب محمد مسیح خضر
وخاقی مین ایام گذلبوس ابلہان راہمہ شربت زگلاب وقند است

قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینم ✤ اسپ تازی شدہ مجروح
بزیر پالان ✤ طوق زرین ہمہ در گردن خری بینم ✤ بہر حال ملازمان
والا کو اس تقدیر پر مجتہد لقبی کہنا چاہیے جیسے اندہے کو بصیر اُنہین
کو محمد فاضل بہیک منگی کو سیداسی جہل کا مقتضا ہے کہ جیسی
عبد اللہ ابن عمر کو مجتہد بتاہین خطا ہے ولادی واقع ہوئی لیساہے
اونکو اور نافع کو اس فعل کے قول کی نسبت مین خطای اجتہادی پیش
آئی حالانکہ عبد اللہ ابن عمر کہ منجملہ عبادلہ ثلاثہ ہین نہ تنہا بلکہ عبد اللہ
ابن مسعود اور عبد اللہ ابن عباس رئیس المفسرین انیس جناب امیر
المومنین متفق اللفظ ہین کہ یہ فعل حرام ہے جیسا شمہ مذکور ہوا اگر
اوس مقدار پر اطمینان نہین ہوتا ان تینون بزرگونکی ارشادات اور
بیان واقعی نافع بے الترتیب گوش گذار ہوتے ہین فی الدر المنثور
اخرج سعید ابن منصور و عبد ابن حمید والدارمی والبیہقی عن ابی
القعقاع الحرمی قال جاء رجل الی عبد اللہ ابن مسعود فقال اتی
امرأتی کیف شئت قال نعم قال وحیث شئت قال نعم قال وانی
شئت قال نعم ففطن لہ رجل فقال انہ یرید ان یاتیہا فی مقعدتہا فقال
محاش النساء علیکم حرام یعنے ابو قعقاع حرمی نے کہا کہ ایک شخص
عبد اللہ ابن مسعود کے خدمت مین کہنے لگا کہ مین اپنی عورت سے
جماع کرتا ہون جسطرح سے چاہتا ہون فرمایا بہتر کہا جسجگہ سے
چاہتا ہون فرمایا اچھا کہا جس مکان مین چاہتا ہون فرمایا خوب اسمین

سیتی تھا کہ یہہ شخص وطے فی الدبر کا ارادہ کرتا ہے فرمایا عورتونکی
دبر حرام ہے واخرج ابن جریر وابن ابیحاتم عن سعید ابن ابی جبیرقال
بینا انا ومجاہد جالس عند ابن عباس اذا اتاہ رجل فقال الا تشفینی من
اٰیۃ المحیض قال بلے فاقرا ویسئلونک عن المحیض الی قولہ فاتوہن
من حیث امرکم اللہ قال ابن عباس من حیث جاء الدم من ثم امرت
ان تاتے فقالت کیف بالاٰیۃ نساءکم حرث لکم قال ای ویحک آ
فے الدبر من حرث لو کان ما تقول حقا کان المحیض منسوخا اذا شغلت
من ہہنا جیت فی ہہنا ولکن انی شئتم من اللیل والنہار یعنے سعید
ابن جبیر کہتے ہیں کہ میں اور مجاہد ابن عباس پاس بیٹھا تھا کہ ایک
شخص آنکر آپسے کہنے لگا کہ آیا آیہ محیض سے آپ مجکو شفا نہین
بخشتے فرمایا کیون نہین پہر پڑہوایا او سکو ویسئلونک عن محیض من
حیث امرکم اللہ تک اور فرمایا کہ مراد من حیث امرکم اللہ سے موضع
خون ہے کہ مجکو اسے موضع مین آنیکا حکم ہے اوس شخص نے
کہا اگر یہے بات ہے تو نساءکم حرث لکم کے کیا معنی فرمایا انی دان
کہین دبر مین بہی حرث ہوتا ہے اگر تیرا قول سچا ہو تو بیشک آیہ
محیض منسوخ ہوتا کیونکہ جب تو نے ادہر سے منہ پہیرا اودہر متوجہ
ہوا بلکہ انی شئتم کے تعمیم سے یہ مراد ہے کہ جہان چاہو خواہ دنکو
خواہ راتکو واخرج عبد ابن حمید عن عکرمہ قال جاء رجل الی ابن عباس
فقال کنت اتی اہلی فے دبرہا وسمعت قول اللہ نساءکم حرث لکم

نما مکروہ جانا اور انکو یہودیون سے یہ بات تعلیم تہی کہ اونکو پشت پر
لٹاتی تہے پیٹ پر نہ سلاتی تہے اسپر حقتعالی نے اس آیہ کو نازل
فرمایا یعنے تائید قریش اور تذلیل یہودیین و علی ہذا القیاس اس
قسم کی اور روایات تفسیر درالمنثور مین مذکور ہین پس بنابر ان
روایتون کے صاف واضح ہے کہ عبد اللہ ابن عمر اور اونکی مولی
نافع پر اس فعل شنیع کی نسبت ملازمان کا فریہ ملامر یہ ہے چاہتی ہین
کہ اس پردہ مین اپنی عار کو اونپر نثار کر کر اونکی تضحیک فرماتی ہین
بیخبر ہے خود ملازمان پر مضحکہ بلبہ اور صبیان متصور ہے سے
جو کہ اور ونپہ ہنسی گا وہ ہنسا جائیگا بعد مرنکی بہی بدنام ہی ضحکان

یہ بہی نظم مین ضرب الکتاب کی

پلا ساقیا بادۂ پاک صاف ۔ کہ دریش ناپاکون سی ہی مصاف
اشارہ کرون آنکھ سے جسطرف ۔ اولٹ دون مثال مژہ صف کی صف
حسام قلم ہو وی جسدم روان ۔ خوارج کہین الامان الامان
امام اپنے بارہ ہین عالی مقام ۔ سوا اونکے کوئی نہین ہی امام
جو ہین اور عالم وہ ہین مجتہد ۔ معاون وہ مذہب کی ہین اور مد
اشارہ ہے گرسوئی آل رسول ۔ جواب اسکا لکہتا ہون اب ایچہ
او نہین حقنی دی دین کی سر دری ۔ خطاؤ جرایم سے ہین وہ بری
نہ اس فعل کی تہی وہ فاعل کبہی ۔ نہ اس قول کی تہی وہ قایل کبہی
ابہی دیچکا ہون مین اسکا جواب ۔ وہی تجکو کافی ہے او بے غنا

مگر مجتہد کو جو کچھ ہے کھا
بچالا کہ ابن عمر کو ثواب
یہ ہے در منثور مین اب لکھا
جب اس آیہ تک آکی بچا لئے
بھلا حکم دیتے ہین کیا اسمین آپ
یہ سن سنکی گویا ہوا وہ زبون
اسی مین خود کہتا ہی ذوالجلال
روایت یہ نافع سے ہی لاکلام
عمر کرتے تہی خود یہ فعل حرام
حدیثین کیا کہ تو ای سگ تم
تو ان عالمون سی عبث جلتا ہے
ریاض جہا نمین عجب گل ہین یہ
جو ہون زمزمہ سنج مثل ہزار
من الشمس اظہر کلام انکی ہین
ہر ایک علم کا انپہ ہے خاتمہ
تو کرتا ہے فخر اسپہ او بیحیا
بھلا حفظ کیا اسے اعین ازل
بس اتنا ہی کافی ہی او بدشعار
تیری جتنی حافظ ہین او بدنہاد

مین دیتا ہون اب تجکو اوسکی جلز
مگر طوق لعنت سی بچتا ہی کب
کہ اکبر وزر قرآن تہا وہ پہر رہا
یہ کہنی لگا اوسی تب ایک بشر
حلال اوسکو سمجھی تہی حضرت آپ
مین قرآن کی ہوتی بہلا کیا کہون
مجہی کیا تمیز حرام و حلال
جو اشہر تہا ابن عمر کا غلام
گواہی کو حاضر ہے افلح غلام
نہین بل والی سی کچھ تو بہی کم
تہین نخل بغض و حسد پہلتا ہی
لئیورا ہے تو رشک بلبل ہین یہ
تو ہون خارجی بند سب ایکبار
مفسر محدث غلام اسکے ہین
یہ ہین وارث مصحف فاطمہ
تجہ حافظ نہین کوئی قرآن کا
مطالب یہ قرآن کی کرتی ہین حل
یہ قرآن ناطق کی ہین یادگار
وہ طوطی کی صورت سی کرتی ہین یاد

تو خود کہتا ہے از رہ اسبلے +
اگرچہ ہین پیرو اوسکے سبھی
خلیفہ کا بیٹا ہے وہ سے لعنتے +
خفا کیون ہوا اسقدر ای شقی
یہ اشہر ہین اربعہ جو تیری امام
او نہین کو بتاتا ہے او زشت خام
یہ نسبت ہی پہلی ہی تو دیکھا +
تیری مانکو یون یون کرون ای لئیم
مہم کذب کی روز سر کرتا ہے
نہین دیکھتا منہ اپنا لئر +
جواب ایک دم سن ذرا رکھ کے گوش
تیری دعوے مین ڈالتا ہون خلش
معاویہ تہا جو بڑا مسخرا + +
مگر مجتہد پاک تھا بادشاہ +
بھلا پوچھتا ہون نہین ای دبکی
لگائی جو احکام فتوا بھی ی
فدا اونپہ سب سی ابرت دو کون
نہین ہے جو عبد اللہی ای لعین
وہ اشہر جو ہین تیری اربعہ امام

نہین کوئی سنی ہے عبد اللہی
نہین پیرا بو بکر ے سنی کوئی
کہا مجتہد تو خطا کیا ہوئے
کوئی قبلہ و کعبہ نے گالی دی
کہ سو جانسی تو ہے اونکا غلام
جبھی مجتہد اور گاہے امام +
خطا کی خطا کے خطا کے خطا
گیا بھول وہ لفظ اثنا عشر ۱۲ +
خطائے ولا دے عمر کرتا ہے
سے ہے اور دنکی پہلی کے اوپر نظر
کہ ای چڑبا والے اوثر تین ہی خوش
صواعق کو دیکھ ای لعین ازل
زمان علی مین خلیفہ نہ تھا +
نہ کمتر تہا کچھ اوس سے یہ رو سیاہ
نہ کیا اوسکی دم تیل ورا سکی نہتی
بھلا اوسکو کیا ہے ای مسخری
نہین ہی جو وہ مجتہد پھری کون
معاویہ کو ے سنی نہین +
حلال اسکو سمجھی ہین یہ حرام

اماعظم زمان نی کیا ہے بحال
لکھا ہے کہ تائب وہ آخر ہوے
اری بدگہر بدسیر بدگمان ❊
جو یہان فخر ہین عالمونکی بنام
بہت اونسنی لمین جو ڈرتا ہی تو
اوشہا وینگے یعنے وہ حبسدم قلم
بلاکی سے یاد اور غضب کا ہی علم
جو اونکی اور انکے لکھی ہی مثال ❊
غرض دشمن رب باری ہی تو
تہان تو خردے مبکے بدشعار ❊
اری دین وایمان سنی غافل ہی تو
لکھین ہین یہ جتنی اصول و فروع
وہ دونو ہین شیر اور تو ہے گدہا
مگر طوق زرین کجا تو کجا ❊ ❊
تو ابلہ کا ابلہ ہے اوپر عذاب
شریفونکو دیتا ہے داغ جگر ❊
مصیبت مین ہر ایک دانہ ہی آج
خبردار او جبیا بد گہر ❊ ❊ ❊
جو ابن عمر کو لکہا مجتہد ❊ ❊

کہ اخوان یوسف سی دیکہی مثال
او سیطر سی یہ بہی ظاہر ہوی
تہ پہچا ہے جا کر کہا نسی کہان
وہ خود اونکے واصف ہین ہر صبح و شام
خوش آمد لشوری یہ کرتا ہے تو
اور اوس دینگے دہچیان یک قلم
یہ جتنی کہ مذہب ہین ہی سب کا علم
تجہی پر وہ پہنچتی ہی او بدخصال
جو جلتا ہے اونسی تو ناری ہی تو
تہان وہ دل شاہ دلدل سوار
جو فاضل ہی تو گہر سنی فاضل ہی تو
تیری ہی طرف ہی سبہونکی رجوع
تو ہے لایق طوق زرین ہوا
گلی مین تیری طوق لعنت پڑا
تجہی کو مہیا ہین قند و گلاب
اری ہے یہ تاثیر دور قمر ❊
ابی پاجیونکا زمانہ ہے اب ❊
کہ تیری ہی جوتی ہی تیرا ہے سر
خطا کیا کی اوپر سنگ گنہگار ❊

تو خود کہتا ہے از رہ اسکے بہی ✢
اگرچہ ہین پیرو اوسیکے سبہی
خلیفہ کا بیٹا ہے وہ لعنتی ✢
غضا کیون ہوا اسقدر ای شقی
یہ اشہر ہین اربعہ جو تیری امام
اونہین کو بتاتا ہے اوزشت کام
یہ نسبت ہی پہلی ہی تو ریچکا ✢
تیری مانکو یون یون کرون ای لٹر
مہم کذب کی روزسہ کرتا ہے
نہین دیکہتا ٹمینٹ اپنا لٹر ✢
جواب ودم سن ذرا رکہ کی گوش
تیری دعومین ڈالتا ہون خلل
معاویہ تہا جو بڑا مسخرا ✢ ✢
مگر مجتہد یا کہ تہا بادشاہ ✢
بہلا پوچہتا ہون مین امی دمبکی
لگا ئی جو احکام منوا بہی ی
ذرا پوچہ سب سی ہر ب دو کون
نہین ہے جو عبداللہی ہی لعین
وہ اشہر جو ہین تیری اربعہ امام

نہین کوئی سنی سے ہے عبد الٰہی
نہین پر ابو بکر سے سنی کوئی
تہا مجتہد تو خطا کیا ہوئے
کوئی قبلہ و کعبہ نے گالی دی
کہ سو جانسی تو ہے اونکا غلام
کبہی مجتہد اور گا ہے امام ✢
خطا کی خطا کے خطا کے خطا
گیا بہول وہ لفظ اثنا عشر[۱۲] ✢
خطا ئے ولا ئے عمر کرتا ہے
ہے اور دیکہ پہلی کے اوپر نظر
کہ ای چڑیا والے اوڑتی ہی ہوش
صوا عق کو دیکہ ای لعین ازل
زمان علی مین خلیفہ نہ تہا ✢
نہ کمتر تہا کچہ اوس سے یہ روباہ
کہ کیا اوسکی دم تہی اور اسکی تہی
بہلا اوسکو کیا تہے ای مسخری
نہین ہی جو وہ مجتہد پہری کون
معاویہ کو ئے سنی نہین ✢
حلال اسکو سمجہی ہین بن حرام

تیری جتنی باتین ہین بد ہوگئین | حدیثین جو لایا ہی رد ہوگئین
ذکی تجھکو جانین نہ کیونکر غبی | کھلی ای لعین تیری بد مذہبی
تو کہتا ہے از روی بد اختری | ہی اربعہ اما مونسی سنی گری
یقین ہے یہ ای حیز یادلی مجھی | کہ قبل ان اللہ ورونکی سنی نہ تہی
جو کچھ تہی یہی چار و ناچار تہے | جو ما قبل انکی تہے بیکار تہی
کھلا اب کہ خود تو نی ای بدگمان | فلانی نہ مارا عمر کو یہان +
ثلاثہ ہوے رد تیری دین مین | وہ تینون کے تینون ملی تین مین
عمر ہے گئی جب فلانی مین مل | تو ابن عمر کیون نہو مضمحل +
بناتا ہے باتین یہ کیون اب بہلا | تو بگڑا ہوا ہے تو بگڑا ہوا +
یہ کیا بک رہا ہے تو ای واہیات | کہ نافع کی باری مین اتنی ہی بات
گریزا تنے تجھکو مناسب نہین | کہ اتنی ہی تو بات ہی ای لعین
نہین سہے یہ ابن عمر نی کہا | کہون کیا مین پیش کتاب خدا
ہوا اسسے کیا ثابت ای اہل زور | اسمین تو خطر کی ہے جا ضرور
یہ دعوا کیا ہے جو مردک نی پیش | کہ یہ فعل کرتی نہین ہم قریش
بہلا تو نچہتا ہو نمین اسے بیحیا | قریشی کہان سی ہوئی یہ بچا
بتا یہ برائے خدائی دو کون | کہ دادا تہا کون انکی دادی تہے کون
جہا نمین خبر ہی یہ مشہور عام | وہ قحبہ تہی لونڈی یہ بہڑوا غلام
یہ مردمنین مردک تہا بد ظن تہی | اگر تہا یہ زنگی تو حبشن تہی وہ
اوڑا ای یہان خاک تو نی عبث | کیا ذکر ضحاک تو نے عبث

تھا ابن عمر بسکہ ابن حرام	ہوا او سے غت پٹ تفضیل علام
زن زانیہ سے تھے وہ مشہور عام	کہ ضحاکہ تھا اسکی دادی کا نام
یہ آغاز ہے اور یہ انجام ہے	کہ مرکب ہے ضحاکہ بدنام ہی

یہ شر پریشان ہی قبقاب کی

علامہ جلال الدین سیوطی کے عظمت اور جلالت قدر
اونکے کثرت تصانیف سے مسلم فریقین ہے اگرچہ اکثر
احادیث اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر ہذا محدثین کی شرط پر
نہین اسسے بہت سی ناقدین علم معلوم نے مولف کو حاطب
اللیل بہی لکہا ہے خصوصًا اس تفسیر کے نسبت اسیواسطی
اس تفسیر کا نام درمنثور مقرر ہوا نہ درمنظوم لیکن یہ تعمد مولف
کے جلالت کا قادح نہین اسواسطے کہ بنابر افادت علامہ دہلوی
معلوم ہوتا ہے کہ مقصود ان بزرگونکا یہ تہا کہ سردست تفسیر
اس التزام سے مجموعہ اور مولف ہو جائے پہر بوقت فرصت
صحیح سقیم سے امتیاز پاوے جیسا جامع صغیر منتخب جامع کبیر
کا حال ہے لیکن موت کی عجلت سی یہ آرزو دل کی دل
ہی مین رہے سلہ وما کل ما یتمنے المرء یدرکہ ؛ تجری الریاح
بما لا تشتہی السفن ؛ اور سنہد تمامی احادیث اور آثار اور روایات
اتیہ مدعاے اہلسنت کی مخالف نہین چنانچہ اپنے موقع مین
اس دعویکا نشان دیا جاویگا اور ملازمان کے غلط فہمی کا

تدارک کیا جائیگا بالفعل اگر اس مقدمہ مین علامہ سابق الذکر
کا مذہب دریافت کرنا منظور ہے تو تفسیر جلالین کا مطالعہ ضرور
کہ باتفاق علما اس کتاب مین سوائے اقوال مختارہ اور روایات
صحیحہ اور کی گنجایش نہین و بالجملہ دفع شبہات ملازمان کی لیے
یہ کلیہ محفوظ خاطر چاہیے کہ علامہ موصوف نے تفسیر درمنثور مین
کریمہ نسا ء کم حرث لکم الایہ کے تحت مین کئی قول فرمائے پہلے
قول مین وہ احادیث اور آثار لائے کہ اونکے الفاظ مین ابہام کا
نام نہین صریح اہلسنت کی مؤید مرام ہین اس قول کی روایات کو
ملازمان نے یکقلم قلم انداز کیا کہ اونکا ایراد منافی تقریب تہا اور
دوسرے قول مین اون احادیث اور آثار کو مذکور فرمایا کہ اونکی
الفاظ مین ظاہرا ابہام ہے ملازمان نے بنا بر اتمام تقریب اور
اہتمام تغلیط عوام اسی قول کی حدیثون پر اکتفا فرمایا اور آپکو مصداق
نومن ببعض ونکفر ببعض بتایا ظاہر مین مگس طبعونکی ہین شہد
سے باتین * باطن مین ہے ہر ایک کا زنبور کا عالم * لیکن الحمد
للہ کہ بعد معرفت محاورہ اور دریافت روزمرہ صاف معلوم ہوتا ہے
کہ قولین کے روایت متحد المال اور اہلسنت کی موید مقال ہین
تفصیل اجمال اور تحلیل اشکال سے یہ ہے کہ محدثین محققین محاورہ
شناس کے نزدیک الفاظ روایات قول ثانی مین بعض جا لفظ
حرمت اور بعض مقام مین لفظ من مقدر ہے اور اکثر مواضع مین

فی بمعنے من مستعمل ہے حیثما یجده العقل السلیم مناسبا للمقام اور
قطع نظر اسکے کہ یہ اصطلاح ولا مشاحۃ فی الاصطلاح مجرد اصطلاح
ہے نہین بلکہ ضمیمہ شواہد ہمراہ ہے مثلاً کہتے ہین کہ الآیۃ الفلانیۃ نزلت
فی الخمر والفلانیۃ فی المیسر اور مراد اسی نزلت فی حرمۃ الخمر ونزلت
فی حرمۃ المیسر ہے اور یہ مجاز ہر لسان اور ہر زمان مین شایع الورود
ہے مثلاً کہتے ہین کہ یہ نسخہ بخار کا ہے اور یہ تعویز نظر کا مراد اسے
تحصیل نہین بلکہ ازالہ ہے یعنی یہ نسخہ ازالہ بخار کی لیے ہی اور
یہ تعویز رفع نظر کیواسطے اسیطرح من بمعنی فی اور فی بمعنی من مطرد
ہے اول قرآنمین مستعمل ہے قال اللہ تعالے فاتوا ہن من حیث
امرکم اللہ اذا نودے للصلوۃ من یوم الجمعۃ اور اس معنی کا انکار
مفسرین شیعہ کو بھی نہین من تردد فلیطالع تفسیرہم ہمہ اور ثانی مستعمل
حدیث چنانچہ زیارت طبرانی سے مفہوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ ابن
عمر کے محاورہ مین خصوصاً اور دوسرونکی محاورہ مین عموماً بیشتر فی
نے معنی من مین استعمال پایا اسیواسطی نا لبدا لبد کو ابن عمر وغیرہ کی
کلام مین تردد پیدا ہوا کہ وطی فی الدبر کو حلال توہم کیا غرض اس
فائدہ کو بنزاکت تمام یاد رکھنا چاہیے کہ اسے پر جواب استدلالات
ملا زمان کا مبتنی ہے فالحمد للہ

یہ ہی نظم مین ضرب کذّاب کی	
پلا ساقیا اب وہ چوکھی شراب	کہ اوٹہ جاوی کتمان شرم وحجاب

یہ تہا مطلب خاص اوسی عامکا
صحیح و غلط کا فقط پردہ تہا

تہ سے لکہے یہ تفسیر اس ڈہب کی ساتہ
دلیل آئی کوئی نہ شیعونکی ہاتہ

سو یہ اسے لعین ازل ہی بخبر
کہلا ہی سبہو نپر خوارج کا بیر

من اپنی بد یقین بد صفات
کہ یہ بات اس بات سی آئی ہاتہ

جو باتین ہین حق وہ چہپاتی ہو تم
حدیثونکو یوہین بناتے ہو تم

ہوا مجہکو ثابت یہ ای پر عذاب
بنائی ہوئی ہے یہ ہر ایک کتاب

ظواہر یہ قرآن کے ہی عمل
توکیا جانی باطن کو اوپر دغل

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

بجز آل پاک شہ نیکخو
نہین جانتا کوئی قرآن کو

او تارا ہے خالقنی اونکے لیے
وہ جانینگی ایات ہے جنکی لیے

جسی جتنا تعلیم سے ہے کر دیا
وہ اتنا ہے جانیگا اوسکا

مثل سے ہے مری گہر سی لیجا کی آگ
بسندر رکہا نام اوکالی ناگ

وہ تہا بوحنیفہ جو تیرا امام
وہ شاگرد جعفر کا تہا لاکلام

جو کچہ اونسی حاصل ہوا وہ لکہا
اوسی پر تو ہے ای لعین کودتا

غلامان صادق جو جعفر کی ہین
مفسر وہ قرآن داور کے ہین

سنا ہوگا سے تہے حسنیہ جو کنیز
ہوئی بزم ہارون مین جاکر عزیز

ابا یوسف ایک عالم عہد تہا
تیری بوحنیفہ کا پیرو بڑا

سر بزم جب دم ہوئی قال و قیل
کیا اوسکو کیا حسنیہ نی ذلیل

سنا سے ہے کہ کان اسطرح مل دیا
تہ جو دم دبا کر کدہا چل دیا

غرض تم ہو سنی عجب فیلسوف
مفسر تمہارے ہین سب فیلسوف

خدا کا نہین خوف کچھ کرتی ہین
رسول خدا سے نہین ڈرتی ہین

زبان پر نہین حرف حق لاتی ہین
فقط اپنے مذہب کو جھکاتی ہین

تو اسمین اخبار پاتے اگر صحیح
تو یہ کہکی ہین مثال دیتے لٹر

کہ ہوش و حواس اونکی تہی کہو
وہ آخر مین تہی رافضی ہو گئی

تو ہے خود غلط اور ہے کہتا غلط
کہ انشا غلط اور املا غلط ✤

صریحا جو باتین وہان ہین حلال
حرام اونکو کہتا ہے او بد خصال

مگر کہ یہ باتین بناتا ہے تو ✤
عمر کے پسر کو بچاتا ہے تو ✤

روایت یہ نافع کی ہے ٹھیک ٹھیک
گواہ اسکا ہے وحدہ لاشریک

بچالا کہ نافع کو تو بار بار ✤ ✤
مگر نفع دیگا نہ او بد شعار ✤

وطی فی الادبار او بد خصال
تیری گھر کی لوگو مین ہوگا حلال

جو کچھ قبلہ و کعبہ نے ہے لکھا ✤
بجا ہی بجا ہے بجا ہے بجا ✤

جو کچھ تو نے لکھا ہی بہتان ہی
تو شیطان شیطان شیطان ہی

بلا شک نہین جھوٹ گو ہی ثبات
کبھی کچھ ہے بات اور کبھی کچھ ہے بات

چھپاتا ہے یون ہی یہ فعل حرام
کہ پوشیدہ جیسی کیا اپنا نام ✤

ادہر چار دن گر یہ کرتا مقال
تو ڈاڑہی مین رہتا بچا کچی بال

ہوا جبکہ معقول تو اے مسن ✤
نکالا یہان قضیئہ فی و من ✤

تیری مادر نکا جان اے پیر غردس
یقین ہے کہ اس فی مین فی ہی صفدر

اری او لعین اب مانونگا مین
تیری ذات مین فی نکالونگا مین

مقرر تھے ابن خلیفہ مین سے	جو من کی جگہ کہتا تھا فی شبقی
ہوا بای نعین سبھی ہمارے ہے	وہ تھی اوسکی عادت ہمارے ہی یہ
بدی کر نہ نیکو نسی او بے خرد	رہ حق سے بیشک ہی تو نابلد
ہمہ با ہوا و ہوس ساختے	دم با مصالح نہ پرداختے

یہ نثر پریشان ہے قبقاب کی

روایت اولی مین بعد نزلت فی سے لفظ حرمت کا مقدر ہے آے نزلت فی حرمتہ اتیان النسا رسے فی ادبارھن یایون کہے کہ اس روایت مین سے فی ادبارھن اوراسیطور روایت ثانیہ مین وانسا رفی ادبارھا سے معنی من ہے ای من ادبارھن وانشارمن دبرھا اور روایت ثالثہ مین رخصتہ سے فی الاتیان الدبر بمعنی سے فی الاتیان من الدبر ہے تقدیر من اس ہنگام مین مغالطہ بیجا صل اور بنای حلت طی سے فی الدبر سے تاصل ہوے اور روایات جمہور اور عبد اللہ ابن عمر کے روایت مسبوق الذکر مین اتفاق بہم پہنچا وکیف لاکہ اہلسنت کے نزدیک جیسی القرآن یفسر بعضہ بعضاً معلوم ہے ویسا ہے الحدیث یفسر بعضہ بعضاً مجزوم اگر ملازمان والا اس قاعدیکو پہچانئے جائینگے مطعون ہونگے سنی کیا شیعہ سے اسکو نماسینگے کیونکہ الزام مسلمات خصم پر ہوتا ہے نہ اپنی وہم او رسوئی فہم پر اہلسنت کی حدیث لیکن خاصیت مین شرف باریابی حاصل کرکر کچہ سیکھی ہوتے تو پھر میدان

[illegible]

یہ ہی نظم مین ضرب کذاب کی

کدہر ہے تو اے ساقی لاجواب | کہ ذرہ کو ہے خواہش آفتاب
پلادی وہ جام مے ارغوان | کہ ہون سرخرو مین میان جہان
وہ دے پھول کھل جائی دل کی کلی | کہون نشہ مین یا علی یا علی
نہ خاطر ہوئی اسپہ ہے مطمئن | نکالا ہے قصہ سے نے دمن
جہالت سے ہے کی مجتہد سبا ین | بھلا او سگ بی ادب بدگمان
ے ہاتہ سی تو کہان جائیگا | سر دست اپنی سزا پائیگا
ٹھکانا نہین کچھ تیرے بات کا | ارے او سو ڑا اسقدر گو نہ کہا
کہان تو کہان وہ ارے پر غرور | تو خار اور وہ گل تو ہی نار اور وہ نور
بلاشک یہ باتین ہین تیری عجیب | تو زاغ سیاہ اور وہ عندلیب
تناسب ہی کیا اونسی تجھکو لٹر | کہ تو ہے خر بادہ وہ شیر نر
وہ ہین سرخرو تیرا منہ کالا ہی | وہ کوثر مین تو کاندہو کا نالا ہے
وہین چشمہ مہر اے خنگ جو | گڈھیا ہے بلوچ پور سے لے تو
وہ ہین شہسوار اور تو سائیس ہے | وہ آدم ہاتین الحق تو ابلیس ہے
وہ دلدل کے وارث ہین اور تو الاغ | وہ ہین مشعل ماہ اور تو چراغ
وہ ہین نور چشم علی تو ہے نور | وہ ہین شاہ اور تو ہی بانگر کا چور
وہ حبل المتین ہین تو ہی کچا سوت | ولی خدا وہ تو مرگھٹ کا بھوت
وہ ہین رشک طوبی تو نخل توم | نسیم سحر وہ تو باد سموم
تو کہتا ہے کچہ [illegible] | پڑی زہر [illegible]

اری جا بسی علم ہے اونکا عام
جو خدمت ہین پہچانہ جاہل ہا
بہت سی ہین سنی بہی ونکی غلام
حقوق نکی مثانی یہ تو آندہی ہی
تکبر سے او مسخرے پر ہے تو
کریما سے تجھکو نہین یاد کیا
تکبر عزازیل را خوار کرد
شرف اونکو کیا ہوی سیت ہاب
یہ صاحب کا ہے قول او بی تمیز
خدا او محمد کا پیارا ہے یہ
بہلا جسکا یہ رتبہ ہو یہ شرف
کب اسے بیحیا تیرا ایمان رہا
مگر تو وہ کافر ہے اے بدنہاد
نہوتے اگر تم سب ایسی شقی
تم اس مرتبہ دشمن جان ہوے
الہی شتابی ہو اونکا ظہور
یہی چاہتا ہے دل بدگمان
یہ تخفیف کہتا ہون ای سینہ ریش
جو عادت تہی ابن عمر کی یہی

اجازت سی صدہا ہی پیش امام
مگر ایک تو گہر سے فاضل ہوا
پڑہا سے علوم حلال و حرام
کہ محسن کشی پر کمر باندہی ہے
بڑا بیحیا احمق و لئر ہے تو
یہ ہے قول سعدی شیراز کا
بزندان لعنت گرفتار کرد
پڑہا یاد اللہ نی ماہین خواب
کہ سید محمد ہے ہمکو عزیز
ہمارا ہمارا ہمارا ہے یہ
کوئی دیکہ سکتا ہے اونکی طرف
جو انکو کہا شاہ دین کو کہا
کیا ہے بدیسی اما مونکو یاد
تو صاحب کو غیبت نہوتی کبہی
کہ آخر وہ نظر و نسی پنہان ہوے
نکل جاے سب دشمنونکا غرور
کہ دیکہے ہزارون تجہی گالیان
کہ جہوٹی کی میا کاچی واہ پیش
کہا کرتا تہا من کی جاگہ دم نے

بخاری سے قول اوسکا انہ ابی ‏ ‏ نہین فی نہین ہی مگر من کی جا

اوسے یہ تو مین عالم علم دین ‏ ‏ عمر کو ذرا یاد کرنا نہین

غبی تہا عجب طرحکا بد نہاد ‏ ‏ نہ سورہ بقر کا ہوا اوسکو یاد

یہ علم و عمل اوسکو [illegible] ‏ ‏ جواب نسا بہی نہ وہ دی سکا

نہ کچہ ہو سکا اوس [illegible] ‏ ‏ اور رسوا ہوا لفظ قنطار سے

یہ شعر پریشان ہی قبقاب کی

کتاب درمنثور مین قالوا انفرہا کا لفظ نہین بلکہ قالوا انغرہ اللہ واقع ہے تفسیر مذکور کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ انغر بالنون قبل الغین المعجمہ بعدہا بالراء المہملۃ بمعنے دقرای اہلکہ اللہ معلوم نہین کہ ملا زمان لفظ انفرہا کے کیا معنی سمجھے اگر صیغہ متکلم قرار دیا ہے مشتق نفرت سے تو قالوا صیغہ جمع کے بعد ننفر بصیغہ جمع متکلم چاہیے نہ انفر بصیغہ واحد متکلم و علی کلا التقدیرین ہا ے ضمیر واحد مونث کا بہی ٹہکانا نہین لگتا اور معہذا یہ معنی انفرہا کے منافی مذہب اہلسنت ہین نہ مناسب مذہب شیعہ اگر کاش آیہ قرانیہ ہے انہ ازلی من امتکم اسیطرح کہ شیعہ ائمہ ازکی من امتکم روایت کرتے ہین یا کلام نہج البلاغہ مین للتہ بلاد ابی بکر کے جگہہ للتہ بلاد فلان وضع ہوا علی صرح بہ شارح نہج البلاغہ و منبیہ الشاہر اللہ تا اہلسنت بہ بشارت قطعیہ شیخین متمسک نہوتے دیدہ و دانستہ یہ تصرف بیکار بکار ہوتا تو بہی مفید غرض اور بعید از طلب عبث نہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ یہ تصرف نادانستہ یعنی بسبب عدم علم معنی انفرکی ضرور پڑا اسکی
باعث اس روایت کی ترجمہ مین نہ انفرہا کی معنی سے تعرض ہوا نہ
انفرہ اللہ کی ماحصل کا ذکر آیا سبحان اللہ اسی منہ پر دعوی جہاد
ہے اور ادعائے ارشاد ع کلاہ خسروی وتاج شاہے ٭ بہر گل
کے رسد حاشا وکلا ٭ بالجملہ روایات اولی اور ثالثہ سے اسیقدر
مفہوم ہے کہ عہد نبوت مہد مین ایک شخص مجہول الاسم والمسمی کو
یہ امر شنیع پیش آیا اوسپر آیہ نساءکم نے نزول پایا کہا نسی ثابت
ہوا کہ اس فعل ممنوع کے حلت مین اس ایہ نی نزول فرمایا ذرا ہوش کا
باتین کیجیے عقل کے ناخن لیجیے کہ مطلوب اور چیز ہوتا ہے اور نتیجہ
ور شے ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ٭ اور معہذا ابھی بدلائل
اور شواہد گذر چکا کہ من کا لفظ کبھی مقدر آتا ہے اور عبد اللہ ابن عمر
کے محاورے مین فی بمعنی من بہی استعمال پاتا ہے اس تقدیر پر
مطلع صاف ہی کہ روایت اولی کے ان رجلا اصاب امراتہ دبرہا
مین من مقدر ہے ای من دبرہا اور روایت ثانیہ مین لفظ تشکو زوجہا
مبہم واقع ہے کہ ملازمان کو بہی اوسپر تقین نہین اسیواسطی قبل ابن
روایت کی ارشاد ہوا کہ قریب باین است روایات دیگر الخ اب جم
یا جفر کے قاعدی سے کہ باعتراف امامیہ علم خاص ائمہ سامیہ ہی
دریافت ہوا کہ وطی سے فی الدبر مراد ہے جسکی حلت پر یہ دلیل ارشاد
ہے بس معلوم نہین تجکو منجم خبر غیب ٭ یہ بند دکان ہی کہلی ہی

پہیلیگی بلکہ بحکم مرویات اخر باتفاق ابن عمر اگر مومنون نعطونکو علی اتیان النساء فی القبل من الدبر پہ عمل کیجیے اور داد انصاف دیجیے کہ بسبب زعوم یہود اور مرسوم نابہود کہ جماع ہیئات کذائیہ کو کہ موجب احولیت پسر اور باعث بہیمیت مادر و پدر گمان کرتی ہے وہ تینو مرد مورد انغار اور شکایت اور مصدر ندامت اور زحمت ہوئی اونکی تسلی کی لیے آیہ نے نزول فرمایا کہ تمہاری عورتین تمہاری کہیتیان ہین اپنی کہیتی مین آو جسطرح چاہو یعنے کہیتی ہے مین آو اوس ہی تجاوز نفرماو یہود نا بہبود کے مخترعات پر نجاؤ اور انصاریہ کی شکایت بیجا ہے اوسکی زوج کو اسطرحکا فعل روا ہے تو کیا خوب بات ہی فبطل الاستدلال علی حلة وطے الحلائل فی الادبار وثبت ما ادعیناہ کالشمس علی رابعة النہار

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✢

یہ ہی نظم مین ضرب کنتاب کی

پلا ساقیا بادۂ جام نور ✢ ✢ ✢ کہ چمکی سخن صورت برق طور
جگر جو مین میدا مین مانند رعد ✢ دہل جائین سب سنی قبل و بعد
نہ دون دشمنان علی کو امان ✢ کہ مارونمین قبقاب الی کی جان
اوسی ایک فقرے سے ہی ممتحن ✢ وہیا فی و من ہی ہیا فی و من
سمجھی ای بعیث ہی شقی خبط ہی ✢ اور ابن عمر کا وہی ربط ہے ✢
نہ حاصل تہا انصر سی کچہ بہی اگر ✢ تو انصر سے بدلا اوسی کیون لٹر
اگرچہ بینا ہون کہ جکا اسی لعین ✢ کہ شاعر ہون ملا سے کامل ہین

مگر اسپہ بہی مین نہین تجہسی سند
جسی تجہسا توُ بہی ہو جاتا
کسی کو یقین ہو گا او کہنہ گد
وا گہہ نہین واحد و جمع سے +
جو قرآن او ٹہاے تو ای کینہ جو
فقط بک کی تونے بڑہا ئی کتاب
طبیعت یہان کہا رہی پیچ و تاب
عبث ذکر نہج البلاغہ کیا +
مگر یہ جو لکہا ہے او کینہ جو +
تیری بات کا کیا بہلا اعتبار
کچہ چاہیے اوسمین چون و چرا
جو ہے ای لعین رتبہ بو تراب
جلی ہین شرف اونکی ای مسخری
نہ باز آئیگا تو کبہی کین سے
تیری عضو ہین اوسمین جگر بنی
یہ کسطرح نکلا تیری منہ سی حرف
نہین مجہکو اس بات کا اب گلا
کہ رو تیری کرتے ہین سب آشکار
جب آتا تہا قرانکا آیہ کو تے

کہ ذن یا کرونگا تیرا بند بند +
سمجہا نہ کچہ وہ مین نہین سانتا +
کہ رضینہ نہین جانتے مجتہد +
ذکر مونث نہین جانتے +
کسی صورت اچہونکو باور نہو +
وگرنہ ہین سب تیری باتین خراب
سپر لعنت اسکا بین کیا دون جواب
تصرف نہین اوسمین کچہ مطلقا
خدا نے یہی بدلا ابو بکر کو +
سو بافضل سے ہے یہی تو او بد شعار
اسی کا سزاوار تہا مسخرا +
وہ روشن ہاین سب صورت آفتاب
نہ سوجہی تجہی تو کوئی کیا کرے
تمسک نچہوڑیکا شیخین سے
تو سنت عمر کی سہے پکڑی ہوی
نہین جانتے مجتہد نحو صرف +
یہ مضمون کتابو نمین تیری ملا +
کہ آمی تہی محبوب پروردگار
تو لاتی تہی لکہکر حضور نبی +

آیا نافع کو شک ہی لیا ابن عمر سے متعجبانہ استفسار کیا من دبرہا فی
قبلہا اے اصاب الرجل من الدبرہا فی قبلہا یعنی آیا وہ افضا
دبر کے راہ مین قبل مین آیا فرمایا لا الا فی دبرہا یعنی قبل مین نہین
دبر ہے مین آپس اس بیان شانسی تجویز اس فعل کی نسبت باین
عمر اور نزول آیہ کا اوسپر باوجودیکہ اکابر مفسرین اس شان نزول
کو ضعیف بتا رہے ہین اور حافظ ابن کثیر اسکو لا یصح فرما رہی ہین
کہان ثابت ہی بلکہ موافق مرویات جمہور کہ حد شہرت کو پہنچی ہین یہ
آیہ اس فعل کے منع پر نازل ہو سکتا ہے ملازمان نے ظاہرا جو
اس بیان سے حلت اور تجویز ابن عمر استنباط کی یون سمجھی کہ نافع
نے جو ابن عمر سے سوال کیا کہ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا یہ استفتا
ہے اور ابن عمر نے جو نافع کو جواب دیا کہ لا الا فی دبرہا فتوی ہی
اور نہ سمجھے کہ اصابہ الضار سے سوال جواب واقع ہوا یعنی تقدیر عبارت
سائل کی یہ ہے کہ اصاب من دبرہا فی قبلہا اور تقدیر عبارت مسئول
کے یہ ہے کہ لا الا اصاب فی دبرہا یہ ہی حال آپکی فہم و فراست اور
عقل و کیاست گاہ تو و طوبیٰ و ما و قامت یار ۴ فکر ہر کس بقدر
ہمت اوست ۴ محل ان دو نو روایتو نکا نہایت واضح اور آشکار
بلکہ کالشمس فی نصف النہار ہے اسواسطیکہ پہلی روایت مین جب
راوی نے ابن ذیب سی پوچھا کہ ابن عمر نے تو بموافقت دبر کی
حرمت مین اس آیہ کے نزول کو فرمایا اسواطیکہ فی اونکی محاوری

یعنی بعض من سے ہے تو اس مقدمے مین تو کیا کہتا ہے ایا یہ فعل تیرے
نزدیک حلال ہے یا حرام کہا ما اقول فیہ بعد ہذا یعنی مین اب
تصریح اور نزول صریح کے ہوتی ہوی کیا کہون اجتہاد تو نص
کے مقابل مین حرام ہے ملازمان کی استدلال مین جب یہ روایت
ثانیہ کام اتے کہ ان دونو روایتون نے بعنی من نہوتا بلکہ بر تقدیر
عدم ارادہ اس افادی کی ہے تقریب ملازمان ناتمام ہے اسواسطے
کہ یہ دونو روایت مرویات جمہور اور ابن عمر اور نافع کے مخالف اور
بدستور بعض روایات سابقہ مبہم اور محتمل ہے بحکم یک پیری و صد
عیب قضیہ مسلمہ متداولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال شائد
فراموش خاطر اجتہاد ماثر ہزہا سہو و نسیان و فراموشی و کندذہنی ہوئی ہس
ایک گھٹنی سے جوانی کی بڑھا کیا کیا کچھ

یہ ہے نظم مین ضرب کذاب کی

پلا ساقیا جام دو ہری مجھے — کہ منظور ہین اپنی شہرے مجھی
وہ ہو نشہ سے بفضل خدا + — کہ قبقاب والی کا لون میٹوا +
لکھے ہین جو دو قول یہ ایک جا — خدا جانے کیا مسخرا ہے بکا
اوسے فی و من کا ہے جھگڑا تمام — غلط ہے غلط ہے غلط ہی کلام
بہت سی ہین قول اوسکی الٹی ہی — مگر من کے جانی کیجا ہی نہین
نکالی جو کچھ منہ سی بات اوی شقی — ہمارے حسابون وقعی ہو گئی
اگھوری ہر ایک جا تو بن جاتا ہی — جو روح ہے اوسی شکل کی کہتا ہی

۸ وان بعض فی عرصہ
والک مین بطریق
ابی سر و دلائی
ابن ابی ایوبی
ابو الہیثم اوری
سعید فی اور ابن
ابن ابی اوزاعی
عبد العزیز ابن محمد
دراوردی فی عن
عبید اللہ ابن عمر ابن
حفص صحیح فی اور
ابن ذئب اور مالک
ابن انس فی نافع
سی کہ ابن عمر فی عزلہا
و ان لا ابن لا ایا ۱۴

جواب اے لعین جسکا پاتا ہے تو
ہوا فاش پر داتیرا الکلام
یہ بیہودہ فقرہ جو تو ہے بکا
ہوا اس سے ثابت یہ اے مسخری
ضعیفی پہ افسوس کرتا ہے تو
جوانی پہ اوسکے نکر بدگمان
اگر حوض خالی ہو بھروالی تو

وہی باتین ہر ہر کی لاتا ہی تو
لگا جھانکنے بغلین اے زشت خام
جوانی کی گٹھنی سی کیا کیا بڑہا
تری دلمین ارمان ہین کچہ بھرے
جوانونکی باتو نہ مرتا ہے تو
بہت سی ہین خادم جوان نکیہا
جو کروا تی ہو ہمسی کروالی تو

یہ تیر پریشان ہی قبقاب کی

درحقیقت یہ لطیفہ ضارہ ہے بلکہ لطیفہ سے نہین نہ نافعہ نہ ضارہ ہوا مسطیکہ ملا عصمت اللہ شرح خلاصۃ الحساب مین افادہ فرماتے ہین کہ اللطیفۃ فے اللغۃ مایوجب النشاۃ یعنے متکلم سے ایسا کلام ظہور پاوے کہ مخاطب سنکر سرور مین آوے جیسا کسور تعہ کی مخرج مشترک پیدا کرنیمین سے کہتے ہین کہ عین والی کسرونکو باہم ضرب دیکر تا ۲۵۲۰ مطلوب ہاتہ آئی یا جیسی جناب مرتضوی نی فرمایا کہ عدد ایام اسبوع یعنے ۷ کو عدد ایام سال یعنی ۳۶۰ مین ضرب دیجیے وہی مطلوب حاصل ہوگا یا جیسی معالم مین منقول ہے کہ ایک یہودنا بہبود نے جناب ممدوح سے پوچہا کہ تمہارا قرآن کیونکر صحیح ہے کہ اصحاب کہف کی قصہ مین ثلثماتہ سنین وازدادوا تسعا واقع ہے اور توریت مین صرف ثلثماتہ کا لفظ ہی اہنی فرمایا کہ

تمہارا حساب یونانی شمسی ہے اور ہمارا حساب عربی قمری یعنی
اندونون حساب دونومین تفاوت نہین سہو وتعجب مین آیا نی الحال
ایمان لایا فالحمد للہ اور اسے قبل سی چند لطیفہ اور ہین ایک یہ کہ
جب صحرا مین لشکر سلیمان کا آیا مورچہ سلیمان نے اپنے گروہ کو فرمایا
یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لایحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لایشعرون
ای چیونٹیو اپنے سوراخ مین پیٹھو مبادا نادانستہ لشکر سلیمان تمکو پامال
کرے امام رازی نی تفسیر کبیر مین اسپر لطیفہ فرماتے ہین کہ اوس
مورچی نے فہمید پر کہ سمجھا ہر چند فرقہ سپاہ ظلم وتعدی مین مشہور
اور متعدی ہوتا ہے پر حضرت سلیمان کی صحبت سے یہ مین اسقدر
مہذب ہوا کہ دیدہ ودانستہ مور ناتوان پر بھی زور اور پامال روا
نہین رکھتا برخلاف روافض کہ ہرگز نہ سمجھی کہ صحابہ کبار کہ مصاحب
اور ملازم اور یار غار اور رفیق غمگسار تھے اونمین افضل الانبیا محمد
مصطفی کی صحبت نی ذرا اثر نکیا کہ آپکی بیٹی داماد نواسون پر دانستہ
ظلم کرتے رہے گھر پھونک دی مدد معاش ضبط کیے زمین باغات
قبضے مین لیے بس روافض بارشاد عقل اور اعتقاد مین مورچہ
سلیمان سے کمتر اور بدتر ٹھہرے دوسری یہ کہ ایک رافضی تبرائی
بغض ودشنام کا سودائے حمام کشمیر مین آیا حمامی نے پوچھا آغا
اسم شریف کہا کلب علی حمامی نے کہا غلام علی کیون نہ نام کیا
کہا اس نیت سی کہ شاید مجکو سگ علی جانکر بہشت مین جانے دین

ہمارے نے کہا اغا ہوش کی بات کرو سگ خدا تو بہشت مین راہ نپائیگا سگ علی کیونکر بہشت مین جائیگا تیسری یہ کہ نواب شجاع الدولہ نے اثنائے راہ مین دیکھا کہ ایک کتا کسی قبر پر پیشاب کر رہا ہے فرمایا کہ این شاید قبر سنی است ایک مصاحب گستاخ سنی المذہب نے عرض کیا کہ بلی نوابصاحب این سگ شیعہ است چوتھے یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی سے کسی ایرانی نے پوچھا کہ ہمارے مذہب کی کچھ باتین آپ کی یہان بھی ہین فرمایا سب ہین سب نہین وعلیٰ ہذا القیاس اور لطائف ہین کہ اونکی مفہوم مین ایجاب نشاط سامع معتبر ہے پس جبین شئی کو ملازمان لطیفہ قرار دیتے ہین اوسمین نشاط کہان سراسر فرط عناد اور خرط قباحت ہے اس قسم کی ہفوات اور کبواۃ بی ثبات کو عقلا ہجریہ اور استہزا کہتے ہین ایسی ہے مستہزئین کے حق ارشاد احکم الحاکمین ہے واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون اسحالت مین کہ نہ مونہ مین دانت ہین نہ پیٹ مین آنت ظرافت ور تمسخر زیبا نہین سہ تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار ٭ بازی و ظرافت بندیمان بگذار ٭ اس استہزا کا لطیفہ اولٹا نام ویسا ہی ہے جیسے مقتدای رفضہ زنا کو متعہ نفاق کو تقیہ تبرا کو تولا حضرت شہر بانو کے رنڈاپا گانیکو مرثیہ اور نوحہ کہ گئے لطافت اور رنڈی سی ہنسی

سمجھا دیا اگر نہین سنتے یہ لطیفہ تجربہ کینیفہ ہے گا کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون بلطافت چو بر نیاید کار * سر بہ بیحرمتی کشد ناچار

یہ ہی نظم مین ضرب کتاب کی

پلا ساقیا وہ شراب لطیف ‏— عرق سین جسی سفیان کثیف

زبان نشے مین ہو جو گوہر فشان ‏— بڑہائی خدا ابرو کی بیان

دم جنگ میدان رہی میری ہاتھ ‏— کرون بات جو وہ لطافت کی ساتھ

بحز خیر ہو کچھ نہ شرابت مین ‏— بنا ایک لطیفہ ہو ہر بات مین

سن ای سنی مردک بی شعور ‏— تو احمق ہی نادی یہ باتین ہین نور

کوئی تجھسا دنیا مین جیفہ نہین ‏— کہ تجھکو تمیز لطیفہ نہین *

لطیفہ وہ سمجھیگا جو ہے لطیف ‏— نہ ای بیحیا تجھسا مرد کثیف

بلاشک لطیفہ تہا جو نافعہ * ‏— کہا ہے تکلف ایسی ضارہ

ضرر جب بتایا کوئی ای لعین ‏— تو منکر ہوا یہ لطیفہ نہین *

خدا جانے کیا تو نی لکھا ہے ‏— لطیفہ نہین ہی تو پہر کیا ہی تہ

نہین ہے تجھی اتنا بھی مادہ ‏— کہ یہ نافعہ ہے دیا ضارہ *

کہا قول جو عصمت اللہ کا ‏— وہی اسمین موجود ہی سب مزا

جدا کر تو اسے سنی واہیات ‏— بہڑک جائیگی گر سنیگی ثقات

ترے واسطی ہی ضرر مسخری ‏— وگرنہ ہین سب اسمین نفعی بہرے

سمجھتا اگر تو وسی ای سلے ‏— نہ لاتا مثال کلام سلے *

دیا ہے جو شہنی جواب بیہود ‏— لطیفہ نہین ای عدوی ودود

کلام امام معلی ہے یہ ؎ لطیفہ نہین ہے معما ہے یہ
مگر جو لکھے نقل عبد العزیز وہ بیشک لطیفہ ہی ای بی تمیز
مگر سن سے اوسکا جواب ای لعین اگر سب نہین ہے تو اوہا ہی دین
جو ہے نشہ حب حیدر سی چور کریگا وہ سب ثلاثہ ضرور
یہ پہلی ہین بت لکہ چکا ای غبی کہ ایمان ہے مشتق بنام علی
زبر نام اقدس کی کرلی شمار کہ ہوتا ہے ایمان ای بدشعار
علی سے پہرا جو کہ شیطان ہی بدایمان ہے وہ بدایمان ہے
جو ہو منکر دشمنے سے علی تو ہو جو دسے یہ مثال جلی
طرف کرکے عثمان کی منسجری علی کو ہین کیا لیا نہ کلی سے کہے
ابو الکلب کا جو دیا ہے جواب وہی اسکا بہی ہی جواب ای کلاب
پہرا دین سے ہی قلب اصحاب کہف کہان جائیگا کلب اصحاب کہف
شرف اونکا کونین پر ہے جلی پر افضل ہین اونسی علی ولی
بہر طور گہر اونسی افضل ہی تو پائیگا کتا بہی افضل جگہ
لطیفہ جو ہے ای لعین تیرا اونہی تونی واللہ اولٹا لکہا
لتاڑونگا تجکو مین شاعر ہون رند نہین ہے یہ مذکور نواب ہند
جو ہوتے یہ نواب عالی صفات تو ہندمین مشہور ہوتی یہ بات
ارہی صورت سگ تو دیوانہ ہے یہ عالی و سلطان کا افسانہ ہے
نعمت خانہ ہے
تصانیف عالی ہین سب فارسی لطیفہ ہے اشہر ہے اب فارسی
یہان تک تو ای کلب جو ہی سکو دروغ دوم اسمین یہ بہی ہی

کہا شاہ نی مرقد رافضی است
نہوگا تجہی دین سی کچہہ انتفاع
ہے زندہ جب تک سول نام
عمر کا ہے یہ قول مشہور عام
تقیہ کو لکہا ہے تو نے نفاق
بجا لاتے ہین ہم تو حکم امام
تیری امہین سب کے سب جوریہ
نہ جل سوز سے مرثیہ کی لٹر
جواب اسکا پہلی ہی ہی ہو چکا
سو ہے اسلبی مرثیہ کے بنا
یزید لعین دشمن کبریا
تیرا باپ تھا لنتو ہے اوسکا پسر
نہین شہربانو کو بیوہ کیا
اگرچہ ہے کسرائی وہ نیک خو
وہ ہے زوجہ ابن شبر خدا
یہ رازی جو اشہر ہے تیرا امام
سکو ہی شیعہ گر گفش کاری کری
سخ نحس اشکو بنی دہو نیلگے
حکایت جو ہے مورچی کی لکہی

کہا ہنسکے عالی نے گ خارجی است
کہ دشمن ہی شال حسد امام تمام
نہ تہا اسکی حلت مین اصلا کلام
حرامی نی اسکو کیا ہی حرام
مٹاتا ہون ب سب جی طمطراق
جو ہین جان رسول نام
تقیہ سکے بدلی کیا طور یہ
کہ جائیگا بیشک میان سقر
کہ کیا کیا ہو مکرے تم اہل جفا
نہ مکرو کہین قصہ کربلا
کہ جسمنی ہی بانو کو بیوہ کیا
چہپائی نہ کسطرح عیب پدر
یہ زہرا کی خو شخو کو بیوہ کیا
مگر فاطمہ کی ہے اشہر ہو
جو اسکو کہا فاطمہ کو کہا
کہ جسپر تجہی فخر ہی صبح شام
تو رازی خاطر تو بزار کری
مین مارون تو بہون ہوا ن
بنایا یہ لطیفہ ہے سن ای شقی

جو زندہ ہو تیری بہن یا کہ مان | جو انکا کروائے تو امتحان

یقین ہے اوسیوقت ہو بارور | ملی نو مہینے کی بعد از ثمر

یہ لکہا ہے جو تو نے ای کینہ جو | یہ باتین سپرد ندیمان کرو

کسیکو یہ خاطر مین لاتے نہین | اگر تہامنے کو ملاتے نہین

جو آجائے تیری بہن چہوڑ کر | بڑہاپے مین ہی مین تو اتو ڑ کر

اس ایہ گا جو کچہ کہ ہی ماحصل | تیری واسطے ہی وہ ایک نغل

یہ نثر پریشان ہی مقابلی

روایت نافع کی جو صحیح بخاری مین مذکور ہے اوسکا جواب دندان
شکن بلکہ گردن زدن آتا ہے خاطر شریف مطمئن رہے اور جہانتک
عثمان غنی کی تعریض سے جو تعرض ہو اکمال بساخت اور بیتی
سے جناب عثمان داماد سعید ابن وحبان ذو رحم تلف شیر
یزدان سے تو سوائے شرم وآزرم احتراز وقوع مین نہین آیا
نہ اونکے گلی مین رسے بندہی نہ اونکے بی بی کا سینہ
عمل استقاط نہ اونکے بیٹی کو کوئی چہین لیگیا ہان بحکم نقل کفر کفر
نباشد باعتراف صاحب حق الیقین وغیرہ یہ سارے امور معاذ اللہ
نسبت بجناب اسد اللہ الغالب یقینی ثبوت ہین کہ [illegible]
[illegible] آپکو [illegible] کیوا سطے [illegible] نے [illegible]
[illegible] یا کہ [illegible] قطعا [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] آمین [illegible]

غضب بنا علی ما فی الاستغاثۃ وذلک فرج غصبنا علی ما فی
الکلینی اوس مطہرہ کے حق مین زرارہ نے امام صادق سے روایت
کی ہے باوجود اس ہتک اور بےحرمتی جناب اشجع الاشجعین امیر المومنین
عرق حمیت اور رگ غیرت کا جنبش مین نہ آنا اور غاصبین کا
عطیہ اور ادرار مقررہ اور تقسیم غنائم اور فے مین شریک رہنا
اور نماز پنجگانہ مین ہر وقت اور ہر روز اور جمعہ اور عیادین ہر ہفتہ
اور ہر سال انکے اقتدا کرنا اور باوصف ان ارض اللہ واسعۃ
فتہاجروا فیہا ہجرت نکرنا و علے ہذا القیاس کس چیز پر محمول اور
مقبول ہوگا تقیہ نامعقول ان وقائع مین سراسر بے موقع اور فضول
ہے آفرین شہید کربلا ابن شیر خدا قرۃ العین زہرا سبط مصطفے کو
کہ باوجود تلف مال وجان اور ذلت ورسوائی خاندان کہ درصورت
تقیہ اسکا خلاف متیقن تھا تقیہ کی اوٹ مین نہ آئے ابرو کے پیچھے
اعدا کے چوٹ کہائے حیا وعزت کی یہ معنی ہین نہ وہ امور لایعنی
اگر بالفرض یہ امور واقعی ماثور ہوئی خصوصا ماجرائے غصب ام
کلثوم تو بمقتضائے محبت ناموس یہ تہا کہ سہوا اسکا ذکر زبان
پر نہ آتا چہ جائے عمدا علامہ دہلوی تحفہ مین افادہ فرماتی ہین کہ مینے
بچشم خود دیکہا کہ ہنگام اغاغنہ عند ملقب بدترانیان اکثر بازاریونکی
بہوین بیٹیان بے ناموس اور مورد حسرت وافسوس ہوئیان
مین بعد بمقتضائی غیرت وناموس کبہی انکی زبان پر حرف نی ...

کا ہمین آیا بیان اس فعل خبیث کی نسبت بضعہ طاہرہ جناب
رسالت کیطرف نہ تھا بلکہ بانضمام عضو مستور الاسم والمسمی بار
بار علے المرۃ الدہور وکر الاعصار زبان زد اخیار اور اشرار بہی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ والنعم ما قیل مصرع دوستی بیخرد خود
دشمنی است ٭ بہر حال کف اللسان چاہیے خدا کیواسطے
ایسی بات منہ پر نہ لائے خوارج نواصب سن پائینگی تمامی
شیعہ اور متشیعین کے نسبت عموما وخصوصا سنت عمر بے
بجا لاانگے اس قسم کی غضب کی جبرات بہم پہنچا سکلے اور مضمون
اس شعر کا بے اندیشہ بالمشافہ گا سکیے بیت کوڈا کوئی یون
گہر مین تیرے دہم سے نہوگا ٭ جو کام ہوا ہمسی وہ رستم سی
نہوگا ٭ بالجملہ اس تقریر استیجائی سے واضح ہوا کہ تعریض
عثمانے کمال سفاہت اور نادانے ہی باعتراف شیعہ جسکی
جانب مودی ہوتی ہے اوسیکو مبارک رہی اور یہ بھی امر ثابت
ہوا کہ نہ حضرت عمر غاصب تہی نہ جناب ام کلثوم مغضوب
اول اسواطیکہ کتاب تنزیہ الانبیا مین شریف مرتضی بہانگ
بلند کہ رہا ہے کہ ان عمر کان مظہر الاسلام والتمسک لشرایعہ
کاملا یعنے حضرت عمر مظہر اسلام تہے اور متمسک تہی تمامی شرایع
اسلام سے پس ایسی شخص کی نسبت غصب کہنا کیونکر ممکن تہا اور
متوہم ہو سکی یا ممتنع

کانہات الاعوال اور ثانی اسو اسطیکہ تحفہ مین معتبرات شیعہ
سے منقول ہے کہ سئل امام محمد ابن علی الباقر عن تزوجہا
فقال لولا انہ راہ اہلا لہا ما کان تزوجہا اباہ وکانت اشرف النسا
العالمین جدہا رسول اللہ واخوا الحسن والحسین سید شباب
اہل الجنۃ وابوہا علے ذوالشرف والمنقبۃ فی اسلام وامہا
فاطمۃ بنت محمد وجدتہا خدیجہ بنت خویلد یعنی محمد ابن علی باقر
نے جواب سائل مین فرمایا کہ اگر عمر کو حضرت علیؑ لائق نہ سمجھتے
ہرگز جناب کلثوم کو اونکی عقد مین نہ دیتے حالانکہ جناب ممدوحہ
بہترین زنان زمان تہین کہ رسولخدا جد اور حسین سردار
جوانان اہل جنہ بہائی اور والد شریف صاحب شرف ومنقبت
علی مرتضی اور والدہ شریفہ دختر پیغمبر فاطمۃ الزہرا اور جدہ مکرمہ
بنت خویلد خدیجہ کبری پس یہ شہادت امام متوفی معصومیت جناب
کلثوم ہے والسلام اور یہ جو بعض روافض بپاس عداوت
فاروقی صغیہ لفیف مفروقی بتاتے ہین کہ عند الملاقات مابین
حضرت عمر اور جناب کلثوم جنیہ حائل ہوتی تہی مکذب اور افترائ
بے سروپا کا کتاب نہایۃ الاداب فی معرفۃ النسب وغیرہ سے
کہ اوسمین بالقطع والتواتر ثابت ہی کہ زید ابن عمر اور رقیہ اطہر
دو نواسے معصومہ کی بطن سے متولد ہوئے زید کا سن بلوغ
کو پہچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کی اصلاح کو اوٹہی شہاد

پائی اور اوسی شب مین اونکی والدۂ ماجدہ جناب کلثوم نے
انتقال پایا چنانچہ دونو جنازیکہ ایک ساتھ لائی حضرت امام حسن
اور عبد اللہ ابن عمر وغیرہ نے نماز جنازیکی پڑہی اب بعد
اس تحقیق انیق کے اس دروغ بیفروغ کو گنجائش تصدیق
نہی ہے یہی مذہب اہل حیا اور ارباب غیرت کا اگر اسکی خلاف
کسی بیغیرت کی کہنے پر کوئی کان دہریگا منہ کی بہل گریگا
ملازمان کے بدنامی کا اور بدلگامی اور حیای خودکامی خصوصاً
لطیفہ نافع نے اس گت کو پہچایا آگے دیکہیے کیا اتفاق ہو
بیت شیشۂ می کیطرح ای ساقی ✦ چیز تا ست کہ بہری ہیٹہی ہین
خدا وند از بان قلم نے جو ملازمان نکے بدولت اوگلا مین اسکا
راضی تہین وبال برگردن راضی قاضی

یہہ ہی نظم مین ضرب کنٹا بلی

پلا ساقیا بادۂ تند و تیز ✦
اب آئی ہے باری میری قم الی
نہ کم نعرۂ شیر سی ہو سخن
شگفتہ ہو دل اس عشق کا دیکے ال
لکہون مدحت سرور ذو الفقار
علم کرتا ہون ذو الفقار زبان
کوئی ہو حیہ مرزا بیہ شیخ اور پٹہان

نجوبی کردن مرتد و نسی ستیز
بہی موج مین دہار تلوار کے
نشی کردون ان وحشیونکی بدن
غم دین و دنیا کو جا ومین بہول
جہون دلومنین خوارج کی خار
عدوئی علی کو کہان اب امان
چلاونگا ہر سہ کی میخ گران ✦

ہمیشہ سے پائی ہے تعلیم نظم
تعشق مگر مدح حیدر سے ہے
مضامین عالی کی رکھتا ہون نوج
مگر ہوگا تر کے کاتر کی جواب
علیؑ ولی کو کہا ہے برا +
کدھر ہے تیری عقل اب او کثیف
اری اوزن جلب عثمان کہان
سر مو نہین فرق اسمین ذرا
جو ہر سلئے شبہ کا بہتان ہو
اگر ہو نہین تسو دختران سے بنے
بجز حضرت ضیغم ایزدی +
جو تہین عقد عثمان مین او بدگمان
دو نورونکا صاحب تہا جورہ برین
اوسیکی عوض ای عدوی حیدرا
خبر لی ذرا اپنے عثمان کی
وہ بہورا سور تہا جو کہتیل پڑا
بنا ہے تماشا بنا ہے یہ سانگ
علی اختلاف الروایات ہاین
اگر لو فرضنا وہ داماد تھا +

مین ہون بادشاہ اقالیم نظم
کلند دیر سخنور سے ہے +
نہین جانتا ہو نمین گالی گلوج
اٹھا پردۂ شرم او بے حجاب
لگاونگا لعنت کا تیری چہرا
عبث لایا ہی یہان تو ذکر شریف
جناب شہنشاہ مردان کہان
وہ ہمزلف سرور کا کیا ہوینگا
طبیعت نکیونکر پریشان ہو
تو زہراؑ کی ثانی نہوتے کوئی
نہ داماد تہا مصطفےٰ کا کوئے
وحضرت کی سالی کی تہی بہنیان
کہ نور او نورن کا نہا نور عین +
تو ہی معترض مرتضیٰؑ پر ہوا
کہ کیا گت بنائی ہے شیطانکی
رقیہ تہین دن مرلی پر پڑا +
کہ گیندرنی کی نوش جان ایک ٹانگ
کہ کتی نی کی ٹانگ ایک نوشجان
تو یہ ہی بتادی شرف کیا ہوا

چنانچہ یہ فرماتے ہین مصطفیٰ
جو ہم مین سی کسی کو بی بہرگیا

قیامت مین جب حشر ہو جائیگی
حسب اور نسب قطع ہو جائیگی

جرائم بہت ابن عثمان کی ہین
گنہ تین ثالث کی لکھتا ہون مین

سبب نے نکالا جو مروانکو +
اسی کینہ جو سے چھپایا سو

بقول خوارج جو شہزادیان
ہوین منعقد اوسی باعز و شان

اونہین متہم یہ لعین نے کیا
کہ تمنے پیمبر کو تہلا دیا + +

نبی کی ایک ذرا دہشت کبریا
اسی جرم پہ قتل انکو کیا +

سوم جرم عثمان کا ہے کہلا
کہ ناری نے پہونکی کتاب خدا

کیے جرم ایسی تو ایمان کجا
یہ ہے قول سعدی شیراز کا

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

غرض یہ تو قصہ ہی سب کہلا
جواب اوسکا سن جو کہ تونے لکہا

سخن مین تیری مطلقا ضو نہین
پرانا ہے قصہ نو نہین +

غلامان سلطان عالی جناب
کئی مرتبہ دیچکی ہین جواب

بلیغ زمانہ جناب فصیح +
بہت دیچکی ہین جواب صحیح

اری او سور دشمن کردگار
اوسی گو کو کہاتا ہے تو بار بار

تیری مرشدون نے کیا ہی رقم
عمر سے یہ سرزد ہوا ہی ستم

سماتے ہین آل بحر مین جنکی نام
اونہین کو مین لکھتا ہون اوسکا کلام

ملل اور نحل مین ہی لکھتا نظام
کہ بیشک عمر نے کیا ہی کام

ابو بکر کہوٹا جو ہے جوہری
عداوت علی کی ہی سینہ مین بہری

وہ بی آبرو بھی ہے کرتا رقم — عمر نی کیے یہ علیؑ پر ستم +

اور ابن قتیبہ جو ہے دنبکی — کتابو نمین لکھتا ہی وہ بھی یہی

ہے ابن محمد جو گمرہ نشد + — یہی وہ بھی لکھتا ہی ای بدگہر

کہ باندہے گئی گردن مرتضیٰ — جلایا درِ دخترِ مصطفا + +

عمر نے بنا در کا صدمہ دیا — کہ گردنپہ ہے خونِ محسن لیا

مثل ہے جو ہوتا ہی دلمین نہان — زبانپر وہ آجاتا ہے بیگمان +

سنا ای لعین اپنے باپونکا نام — جو قائل ہین ظلم عمر کے تمام

غضب ہی یہ ای دشمن ذوالمنن — کہ صبر علیؑ پر ہوا طعنہ زن +

کہ باندہے گئی گردن مرتضیٰ — نہ عثمان کا باندہا کسینے گلا +

نہ زوجہ کو اوسکی دیا رنج در — نہ بیٹی کو اوسکی لیا چہین کر

جواب اوسکا لکھتا ہون دندان شکن — کرین تجبیہ لعنت سبھی مرد و زن

جنہون نی کہ صدمہ علیؑ کو دیا — اونہین اشقیا مین تہا یہ بیحیا

وصی بلا فصل تہے مرتضیٰ — وہ تہا غاصبو نمین ازلسی لکہا

دو عالم یہ ہے ماجرا یہ کہلا — کہان وہ کہان شاہ مشکلکشا

وصیت نہوتی نبیؐ کے اگر — نہ پہر ضبط کرتی شہ بحر و بر

نہ دنیائی دون کی تہی طالب علیؑ — کہلا ہے کہ کل پر تہی غالب علیؑ

کیا اختیار اوس علیؑ نی جو جبر — نہین کیا کل اشیا مین شامل ہی صبر

وصیت کی تابع تہی خیبر شکن — نہ خون حمیت ہوا جوش زن

اگر صبر مین ہوتی کچہ بہی کمی — تو استادہ ہوتی رگ ہاشمی +

جواب اسکی گو ہو چکی ہین ہزار
مگر پھر مین لکھتا ہون او بد شعار

کہ کعبی مین جب تک پیمبر رہی
نہ کیا آگیا ستم کافرونکی سہی

جو کچھ تہا جناب نبی نے کہا
وہی بعد احمد وصی نی کہا

محمد نے تو کی خدا کی خوشی
علی نے کی اوس پیشوا کی ہے ہوئی

وہان بو لہب ور ابو جہل تہی
یہان دو نو شیخین نا اہل تہی

جو ہے باب کلثوم مین تو بکا
غلط ہے غلط ہے برتب ہوا

یہ ثانی سے ہے او دشمن کبریا
زمان عمر مین تہا سن اونکا کیا

کسیتی تو لکہی ہین کل چار سال
کوئی پانچ کہتا ہے ای خصال

صحیح بخاری کا شارح ہے جو
اسیکا ہے قائل وہ ای کمینہ جو

صواعق ہین ہے اور یہ مضمون رقم
صغیرہ تہین اسدرجہ وہ محترم

لیے بوسی ثانی نی یون بار بار
کہ جسطرح بچونکو کرتی ہین پیار

صغیرہ نہوتین اگر وہ جناب
تو پہر بہیجتی انکو کیون بوتراب

کتاب المودۃ مین بہی ہی لکہا
کہ سن ام کلثوم کا اتنا تہا

سمجہتا نہین تو یہ ای بد خصال
کہان پنج سال اور کہان شصت سال

تو او تو پیرانا ہے ای بی ادب
بہلا قابل وصل یہ سن تہا عجب

عیان نام اولاد سی بہی ہی
نہ بیٹی رقیہ نہ بیٹا تہا زید

اری او لعین یہ جو تو نی لکہا
جنازہ تہا مان بیٹونکا ساتہ اوتہا

معاذ اللہ او کافر پر دغل
تیری دین و ایمان نے ہے سنا ہی خلل

[illegible] ہی جو عبد العزیز
وہ لکہتا ہی یون سن [illegible]

گئی کربلا مین جو سلطان دین
بہت سی کتابون مین ہی کلام
کہ جبکا ہوا تہا عمر خواستگار
ارے اس روایت مین کچہ شک نہین
لکہا ہے ابوبکر جب مرگیا
وہ زوجہ جو تہی اوسکی بنت عمیس
عمر سے جو آخر کو بیاہی گئین
سنا اے لٹوری سنا اے خبیث
سمجہے نہ ایسا جو اوسکو علے
عجب کیا وہ نہین کا [illegible] کور ہو
عرب کا ہے دستور اے مسخرہ
سوا اوسکی اسمین ہی کیا ہی فساد
حوالہ نہ تونی کتب کا کیا
بتا یہ تو اے مرد کوتاہ عقل
نہ یہان ہی لکہا اور نہ وہان لکہا
ارے بہتنی اشقی ہی تن ہم
کسی جا کتب مین ہی دیکہا لکہا
اولٹ کر تجہی پر یہ الزام ہی
بکا ہی جو یہ اے لعین واہیات

تو ہمراہ بہا ہکی کلثوم تہین
رقم حاشیہ پر کیے اونکی نام
نہ راضی ہوی سرور ذوالفقار
ربیبہ وہ بیٹی ید اللہ کی تہین
کہ دنیا سے سوی سقر خر گیا
ہوین وصل شیر خدا پر وہ لیس
وہ مادر جلو اونکے ساتہ آئی تہین
یہ باقر سے جو لکہی تو نی حدیث
تو بیٹی نہ دیتا خدا کا ولے
عمر سے جو بیاہی تہین ای کمینہ جو
ربیبہ کو بہی بنت ہین بولتے
کہ اے مسخری یہ خبر ہے احاد
نہ راوی کا بہی نام تونی لیا
کہ باقر سے کسنی کیا ہی نقل
یہ ہی افترا افترا افترا
کیا جنبہ کا جو قصہ رقم
دیا عالمو نشی ہمارے سنا
کری جو یقین عام کا عام ہی
کہ شیعونکا لونہ منہ سے یہ بات

خوارج جو یہ ذکر سن پائینگے ۔ تو سنت عمر کی بجالائینگے +
جواب اسکا سن کان دہر کر ذرا ۔ جو قائم ہے سنت او بیجا +
تو پہلی بجالاوہ ای زشت خام ۔ جو اقلیم سی کرواتی تھی وہ مدام
ادا ہوئی اول یہ سنت بڑی ۔ بجالائیو بعد ازان دوسری
سو ہے سنت دومی تو غلط ۔ تیری ہاتہ آئیگی سنت فقط +
اری او ستمگار خانہ خراب ۔ نماز ید اللہ کا سن جواب +
کہ کونین کی تھی سے علے مقتدا ۔ وہ سب کی امام اور تھی پیشوا
بھلا کسکی پیچھی وہ پڑھتے نماز ۔ کہ ہین انکی پیچھی سبھی سرفراز
وہ روہی دہاڑو نکو اپنے ذرا ۔ کہ جو مقتدا اکا بنا مقتدا ++
علی کا تو نقصان کچھ بھی نہین ۔ اوسیکی ہے باطل نماز ای لعین
یہ لکھتا ہے عبد العزیز اب صریح ۔ کہ مسلم مین ہے یہ حدیث صحیح
اباذر سے ایکدن نبی نی کہا ۔ کہ اسوقت تو کیا کریگا بھلا +
یہ جسوقت ہوگا نشیب و فراز ۔ کہ حکام ضایع کرینگے نماز
نہ بروقت ہرگز کرینگے ادا ۔ کہا نبی نے اسپر ہے وہ پیشوا
اباذر نی کی عرض ای شاہ دین ۔ یہ ارشاد ہو کیا کرو مومنین مین
کہا شہنی کار خدا کیجیو + ۔ نماز اپنے بروقت پڑہ لیجیو +
جماعت مین پھر ہو اگر داخلہ ۔ تو تیری لیے ہوگی وہ نافلہ
سنا اسے لشوری سنا ای للی ۔ عجب کیا یہی کرتی ہوین علی
مگر بادشاہ عراق و حجاز ۔ نہ پڑھتے تھی پیچھی کسی کی نماز

[illegible]

اخرج مسلم عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ

خلفا مین ہوے تینو مگر ٹہیک
تہے غاصب جو الحفا لیتی تہی
جو ہجرت کو کہتا ہے تو ای للی
کہین وہانسی ہجرت کرتی حضور
عمر تو ہمیشہ خطا کرتا تہا +
جو خاطی نہوتا عمر اے للی
حدیثونسی ثابت ہی ہی نکار
خدا کی ہے لعنت عبد العزیز
سنا ہے کہڑی ہوگی وہ دعا
جو ہین شاہ وہ اوسکو کہتی ہنر
جو لکہتا ہے بانی جور و جفا
کہو سب کہ جہوٹے پہ لعن خدا
کر انصاف ای تابع سنت و
مگر اب مین لکہتا ہون اسکا جواب
جب ای تہی دہلی مین ڈر اپنا
انہین گہیر حسدم لیا ہوینگا
بہت شرم ہوینگی بد ذات کو
مگر ہم لعینونکو دہر لیتے ہین
جو ہاتہ ائین ہرگز نہ دمبین ترتیب

وصی نبی تہی وہی ٹہیک ٹہیک
حق اپنا شیدا فتی سب اپنے تہی
چلی جاتی وہانسی علیؑ ولی
تو پڑجاتا دین سبتی مین فتور
کہ بر عکس حکم خدا کرتا تہا +
تو کا ہیکو کہتا وہ لولا علیؑ +
عمر نے کہا ہے یہ ہفتا دبار
سگ بی ادب تو ہی وہ بی تمیز
وہان خلیفہ مین تہا موتا +
سب اہل بصارت تہاتی ہین کور
یہ قصہ ہے انکو نکا دیکہا ہوا
جو اندہا ہی کیا دیکہیگا وہ بہلا
کہان اغنیا اور کہان اہلبیت
خوارج بہت کہائینگی پیچ و تاب
تو تہین بیٹیان جو ہین اسکی کہان
یقین ہے کہ یون یون کیا ہوگا
چہپائی وہ کیونکہ یہ اس بانکو
بہر شکل اثبات کرلیتی ہین
اوسیط جیسی ہم بہی یون کرینا

ندا اسکی ای ظالم کینہ جو
تو کیا ہوئیگا رستم ای کینہ جو
سمجھنے کی ہی اصطلاح اسکی ذرا
عبث لایا ذکر حسین شہید
کیا صبر حضرت نی مثل پدر
علی کو تو باندھا ہے تہا آہ آہ
نہ باپ انکو اپنے بچاتا ہے تو
نہ خود بیٹے کا نوشی اپنی سنا
یہ کسکو ہی معلوم بازیب و زین
خدا جانے کیسی تھی جھگڑی بہم
ادھر بول سکتی ہین ہم نہ اودہر
یہی تو ہی سمجھا ہی او بدخصال
خدا کا پڑے سنیو پر غضب
یہ سب تو احادیث کی جھگڑی ہین
ری مجتہد کو ہین دین گالیان
خبردار اب مین مچاتا ہون اندہ
ہین کو دونگا دیوار حب مثل دیو
سحر تک بچا شام سے جاگونگا
نہ یہ کی مہلت اوسی وقت دونگا

خدا کی غضب سی نہین ڈرتا تو
چہپا رستم البتہ ہوبگا تو
کہ کونیکو کہتی ہین رستم چہپا
اوسی مرتضی کی تہی ابن سعید
نہ پانی ملا تین دن الحذر
کیا قتل شبیر کو بیگناہ
بہر شکل اسکو چہپاتا ہے تو
کہا ایک سنی نی یون برملا
یزید لعین حقیقہ تھا با حسین
کہ ایسمین دو شاہزادی لڑی
جسی چاہا حقنی اوسی دی ظفر
جو اسطرح حلق کر رہا ہی مقال
کہ دشمن ہوی آل کی بی سبب
مری تیری تو اور ہی بگڑی ہین
نچھوڑونگا مین اب تیری لیان
کہ کرتا ہون گہر مین تیری ڈہہا
تو جاتی کی ساتھی جہاڑونگا ہو
تیری پانی پوسی کو لی بہاگونگا
جو راضی ہو گی آ کر لونگا مین

بقول حسن یہ کرونگا پکار + | درحسن کی کھول دونگا اوار
پھر یزجب ہونگی چھوٹی مشیر | پسر کی بنا ہوگی تباہی شہریر
غرض بعد نہ ماہ ای روسیاہ | بدر ہوگا برج حمل سی وہ ماہ
چھپاکر جہٹی ساس لی آئیگی | مرگ ہمسی وہ قحبہ مروا سکیگے
وہ لڑکا جو کہا پکی ہوگا بڑا + | اوٹھا کر کرونگا یہ فتنہ کھڑا +
اوسی ہیچ کشتی کے سکھلاؤنگا | تو اسیکو نانا سے لڑواؤنگا +
خدایا تو رؤف والافضال ہے | کہلا تجہپہ بندیکا سب حال ہی
تیری ہاتہ ہی ہر عذاب ثواب | کہ لکھتا ہی ترکی کا ترکی جواب
کمیت قلم پھر مین جمکاتا ہون | کہ قبقاب الی کو دہمکاتا ہون
تبسم اوسکی دیتا ہون او بدضیا | جو ہی خالق دوجہانکا حبیب
سوا تیری او دشمن کبریا + | کسینے اماموںکو ہے بد کہا +
بلاشک سقر کا مسافر ہے تو | یہ کافر ہے کافر ہے کافر ہی تو
تیری شامت او خارجی اسی ہے | یہ گت جہوٹ نی تیری بچائی ہی
پھر ابشہ تو لاکہ مثل آیا غ + | یہ ہم تجکو کہتی ہین خالی دماغ
بلاشک یہ سب سنی بخرد + | چہ تجہہم چہ پورب ہر اکسو ہین بد

یہ شتر پریشان ہی قبقابکی

دعوی تحریف قرانی بتمثیل تعریض حیای عثمانی کمال وقاحت اور نادانی سے ہے کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبہ اور بتحقیق محققین شیعہ اہل نحلت ثابت اور متحقق ہے کہ قران موجود مین اصلا تحریف اور

تغیر نہین نہ بزیادت نہ بنقصان نہ تبدیل کلمہ بکلمہ چنانچہ کتاب منہج
البلاغہ مین کہ اصح الکتب اور متواتر عند الشیعہ ہے خطبانی جناب
مرتضوی بضمن خطبہ طویلہ موجود ہے ثم انزل علیہ الکتاب نورا
لا یطفا مصابیحہ وسراجا لا یخبو توقدہ وبحرا لا یدرک قعرہ ومنہاجا
لا یضل نہجہ وشعاعا لا یظلم ضوءہ وفرقانا لا یخمد برہانہ وبنیانا
لا یہدم ارکانہ الی ان قال فہو بحر لا یسترقہ المسترقون وعیون
لا ینضبہا الماتحون یعنے اللہ نے اوتارا اپنے نبی پر قرآن نور
کہ نہین کل ہوتا اوسکا چراغ اور چراغ کہ نہین کم ہوتی اوسکی
روشنی اور دریا کہ نہین پایان اوسکی گہرای کا اور راہ کشادہ کہ
نہین بہٹکتا اوسکا راہ گیر اور شعاع کہ نہین تاریک ہوتی اوسکی
چمک اور فارق میان حق و باطل کہ نہین جم رہتے اوسکی برہان
اور خانہ کہ نہین گرتے اوسکی ارکان یہان تک کہ فرمایا پس یہ
قرآن دریا ہے عظیم الشان کہ نہین سرقہ کرتے اوسکو سرقہ
کرنیوالے اور ایک چشمہ ہے روان کہ نہین مٹا سکتی اوسکو
مٹانے والے اور حدیقہ سلطانے مین امام صادق سے
منقول ہے کہ ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی ومصابیح الدجی
یعنے اس قرآن مین نور ہین ہدایت کی اور چراغ تاریکی کے
اور اسے کتاب مین ہے کہ امام علی نقی نے اپنے شیعونکو لکہا
کہ قد اجتمعت الامۃ قاطبۃ علی ان ہذا القرآن حق لا ریب فیہ یعنی

کافہ امت کا اتفاق ہے کہ یہ قران حق ہے اسمین شبہہ کو
دخل نہین اور یہ بھی فرمایا القران حق لا اختلاف بینہم فی تنزیلہ
وتصدیقہ واذا شہد القران بتصدیق خبر وتحقیقہ فانکر الخبر طائفۃ
من الامۃ لزمہم الاقرار بہ ضرورۃ حیث اجمعوا فی الاصل علی تصدیق
الکتاب فی تنزیلہ فہی ان جحدت وانکرت لزمہا الخروج عن الملۃ
یعنی قران حق ہے فی مابین امت نہ اوسکی تنزیل مین اختلاف
ہے نہ اوسکی تصدیق مین پس ہرگاہ یہ قران کسی راستی اور
درستی پر گواہ ہے دیوے اور اوسکو ایکجماعت امت انکار
کرے اوسکا اقرار اونپر ضرور لازم ہے اسواسطے اوس حدیث
کی اصل مین جسمین کہ قران ہے اوسپر یقین ہے پس اگر اقرار
اوس حدیث کا نکیجی تو ملت اسلام سی خروج لازم آئیگا اور ملا
صادق شارح کلینی نے لکہا کہ ویظہر القران بہذا الترتیب عند الظہور
امام ثانے عشر و بہ یشتہر یعنے اس ترتیب کی ساتہ امام اخر الزمان
کے زمانمین قران ظہور فرمائیگا اور اوسی پر اشتہار پائیگا خلاصۃ
المنہج مین تحت قولہ تعالے لا مبدل الکلمۃ وہو السمیع العلیم مذکور
ہے ہیچ کس نیست کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار واحکام انچنانکہ
تبدیل دانند توریت را زیراکہ حق تعالی محافظت قران فرمودہ
است اور مجمع البیان مین سید مرتضی سے منقول ہے کہ ان
القران کان علے عہد رسول اللہ مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الان

استدل على ذلك بان القران كان يدرس ويحفظ جميعه فى تلك الزمان حتى عين على جماعة من الصحابة فى حفظهم وانه كان يعرض على النبى ويتلى عليه وان جماعة من الصحابة كعبد الله ابن مسعود وابى كعب وغيرهما ختموا القران على النبى عدة ختمات وكل ذلك بادنے تامل يدل على انه كان مجموعا مرتبا غير منثور ولا مبثوث وذكر ان من خالف من الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فان الخلاف مضاف الى قوم من اصحاب الحديث نقلوا اخبارا ضعيفة ظنوا صحتها لا يرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع بصحته یعنے تحقیق قران حضرت کی عہد مین ایسا ہے مجموع اور مرتب تہا جیسا اب ہی اور دلیل لایا اس دعوی کے اس طور پر کہ قران حضرت کی زمانیمین درس مین اتہا تمام وکمال یاد کیا جاتا تہا ایکجماعت صحابہ کی اوسکی حفظ پر متعین تھی حضرت تکی حضور مین عرض کیا جاتا تہا پڑہا جاتا تہا اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابی کعب وغیرہ صحابی نے حضرت کی سامنے کئی ختم کئے پس ادنی تامل دلیل ہین اسپر کہ قران مجموعہ مرتب تہا نہ پریشان اور ابتر پس جس امامیہ یا حشویہ نے مخالفت کی اوسکا اعتبار نہین کیونکہ انکا خلاف مضاف ہی حدیث کیجانب کہ اخبار ضعیفہ نقل کرتے ہین اور اوسکی صحت کا گمان رکہتے ہین پس مقطوع معلوم الصحۃ کی ہوتی ایسی اخبار ضعیفہ کی طرف رجوع صحیح نہین اور ان اوسکے کتاب بین ہے کہ اما الزيادة فيه فمجمع على بطلانها واما النقصان

فقد روی قوم من اصحابنا و قوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن تغیر
او نقصانا والصحیح من مذہبنا خلافہ وہو الذی نصرہ المرتضی یعنی زیادتی
قرآن کے بالاتفاق باطل ہے ہاں نقصان اور تغیر کو بعض شیعہ
او رحشویہ نے نقل کیا پر مذہب صحیح اسکی خلاف ہی اور اسی بابت
کو باری دی مرتضی اور مصائب النواصب مین ہے وما نسبہ الی
الشیعہ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ
وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنے شیعونکی طرف
نسبت تغیر قرآن کی جمہور کا قول نہین ایک جماعۃ قلیلہ اس کی قائل
ہے کہ اونکا اعتبار نہین کذوب شیعہ ابن بابویہ ہر چند اول حال میں
حذف او نقصان کا قائل تہا حیث روی انہ وجد بخط ابی محمد الحسن
العسکری صورتہ اعوذ باللہ من قوم حذفوا محکمات الکتاب و نسوا رب
الارباب والنبی وساقی الکوثر یوم الحساب علی ما فی تتمۃ آخر جب جز
با قرار صحت قرآن چارہ نہ تہا روایت صحیحہ مذکورہ کی مطابق کتاب الاعتقادات
مین اپنے اعتقاد کو ٹہیک کیا اس معنی کر صدوق کہی تو بجا ہے وعبارت
ہکذا اعتقادنا ان القرآن الذی انزلہ اللہ علی النبی محمد صلی اللہ والہ
سوا ما بین الدفتین وہو ما فی اید الناس لیس باکثر من ذلک و مبلغ
سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی والم نشرح
سورۃ واحدہ ولایلاف والم ترکیف سورہ واحدہ وانفال وتوبۃ واحدہ
ومن ینسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فہو کاذب یعنی صدوق ؛

کہتا ہے کہ اعتقاد ہم شیعونکا یہ ہے کہ جس قرآنکو حقتعالی نے اپنے نبی
پر نازل کیا وہ یہی ہے جو دو دفتیون مین متداول اور لوگونکی ہاتہون
متداول ہے اس مقدار سے زیادہ نہین اور ہمکی سورہ قرآنکی ؛
اہلسنت کی نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہماری نزدیک الم نشرح
والضحی ایکسورہ ہے اور الم ترکیف اور لایلاف ایک اور انفال
اور توبہ ایک اور جو ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم قائل ہین کہ
قرآن اس مقدار سے زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے ہم اسکی قائل نہین
پہر دے ہے صدوق اس دعوی پر یون دلیل لاتا ہے کہ ماروی
ان ثواب قراءة کل سورة من القرآن وثواب من ختم القرآن کله
وجواز قراءة سورتین فی رکعة نافلة والنهی عن القران بین السورتین
فی رکعة فریضة تصدیق لما قلنا فی امر القران وان مبلغه فی ایدی
الناس ومن نهی عن قراءة القران کله فی لیلة واحدة وانه لایجوزان
یختم القران فی اقل من ثلثة ایام تصدیق لما قلنا ایضا یعنی وہ جو مروی
ہے کہ ثواب تلاوہ ہر سورہ قرآنیہ کا اور ثواب اوس شخص کا جسنی
ختم قرآن کیا تمام قرآنونکو اور جواز قراءة دو سورتونکا ایکرکعت نفلی مین
اور منع قرات مبلغ موجود کا تمام وکمال ایکشب مین اور عدم جواز ختم
قرآن تین دن سے کمتر مین یہ تصدیق ثانی ہے ہماری قول کی
وعلی ہذا القیاس احادیث اور اخبار اور فتوای اہل اعتبار معتبرات
شیعہ مین مذکور ہین ایراد بالاستقصا مطول کلام ہے یہی قدر نمونہ دا

محصل مرام یعنی ان روایات صحیحہ اور معتبرات فصیحہ کی منطوقات صریحہ سے صریح تکذیب و تفسیق ملازمان قائل تحریف قران لازم اتے ہے کاش ابن بابویہ کیطرح کہ بحکم ان الکذوب قد یصدق صحت صحت اور کمال قرائن کیطرف رجوع فرماتے ہین سہام کذب ور فسق کی نشانہ ہوتے سی بچ جاتی کذوب ہی صدوق بنجاتی اکو اپنے ہاتو نسی درجے کو نہ پہچانے ؎ بیت مجتہد را زبان نصیحت کرد ÷ ہنوز ہی غررا یکباری ÷ نی نی انخانہ تمام افتاب است ملازمان درکنار اب کی ہلے باپ بہی اس جرم مین گرفتار ہین کہ کمال او نقصان مین ایک واسطہ ٹہراتے ہین تغیر بسر در اعراب وتبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات و ایات و مخالفت ترتیب و زجمع و تالیف پس از روایات متعددہ فریقین لائح گردد و انکاران بالمرہ لسبب تکثر اخبار از طرفین و تواتر معنی ان مشکل است علی ما فی الحدیقۃ السلطانیہ و بالجملہ چون احادیث بسیار از طریق ائمہ اطہار و صحابہ کبار در باب تحریف بسیر و نقصان قران وارد شدہ و کذب تمام انہا در کمال استبعاد پس لااقل کہ نقصان متحمل باشد و مجرد ا[illegible] کافی است علی ما فی صوارم جوپیہ پس یہی روایات متحققہ ثابت بعضہا اونکو مبتلای جہل مرکب او کافرازلی بتاتے ہین بلکہ کلینی کو بہی کہ روایت کرتا ہے ان القران الذی جاء جبریل الی محمد صلعم سبعۃ عشر الف ایہ اسی دام مین گرفتار کراتی ہین اسواسطیکہ جمہور کی روایات کلینی کی مکذب ہین کہ قرانکو زیادہ باقی

ایدی الناس سے کہ بقدر چھ ہزار اور چند سو آیہ ہین بتاتا ہے اور
اور اصل قرآن انکو ستر ہزار آیہ ٹھہراتا ہے اور روایت کلینی ملا زمان
کے بہائی باپ کی مکذب ہی اسواطیکہ یہ دونو کذاب غیر از تحریف
پیسیر کے قائل ہین حالانکہ کلینی کی روایت سی معلوم ہوتا کہ قرآن
ستر ہزار آیہ ہے اس حساب سی قرآن مین نقصان دو ثلث کے
قریب پہنچا ہے کیونکہ قرآن موجود مین سردست چھ ہزار چند صد آیہ
ہین پس دو ثلث نقصان کو تغیر یا تحریف کہنا کمال سفاہت بلکہ
مشابہ ہرزہ مجون اور اہل بلاہت ہی اور معہذا اس تفسیر سر کا کوئی
امامیہ قائل نہین مجرد ابداع اور افتراء ہے اسکی سند درکار ہی
الاثار و پود اسکا تار تار ہو جائیگا بیت اتی ہنر نہین مضمون لعلی
کی تلاش ❊ منطقی بحث نہین مبحث قرآنی ہے ❊ و بالجملہ ان بدیہیہ
الانتاجات سی کئی نتیجہ ہاتہ ای ایک یہ کہ جو روافض دعوی کرتی
ہین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر نے جمع کیا تہا وہ امام آخر الزمان
کے پاس ہے علی ما فی حق الیقین بعض تہر اخصوصا بروایت سیار
کلینی کہ اوسنے اس قرآن کو رواج اور شہرتکو امام رضا نیکی مانعت
فرمایا خلاف عقل ہے کہ جناب امیر اپنے خلافت مین قرآن صحیح کو
رواج ندین اور اوسکی نفع سے اہل اسلام کو محروم رکھین تا بحدیکہ
اپنے اولاد اور غیر سے بھی عزیز کرین با وجود یوفائی اصحاب
علی ما اعتراف بہ الشیعہ الکذاب خلافت مشہورہ کو اختیار کرین سبحان

ہذا بہتانا عظیم بیت گر مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ٭
کون رہبر ہو سکی جب خضر بہکانے لگی ٭ دوسری یہ کہ بعض
شیعہ جو فریب دیتی ہین کہ جناب عثمان جامع القران فی قرانکو جلایا
تھا یہ بہتان ملایان بہتان شیطان کو بموجب روایات صحیحہ اور قول
صادق غیر کذوب عند الشیعہ گنجایش تصدیق نہین کیونکہ اگر یہ امر
واقعی ہوتا قرآن کہان رہتا اور شیعہ متردد ہین کو ہنوز احتمال ہے
کہ بعض آیات کو جلایا علے ما فی منہج الفاضلین یا تمام قرانکو جلا دیا
یا دریک مین جوش دیا علے ما فی حق الیقین اس تقدیر پر مشتبہ رہتا
ہے کہ حرق یا حرق علے اختلاف الروایات جو روافض اہل سنت
سے نقل کرتے ہین علی تقدیر الصحۃ نسبت بقران صحیح نہ تہا بلکہ
نسبت بقران غلط الایہ اور قران منسوخ التلاوہ اسی احتیاط
سے کہ آیندہ توریت کی طرح وانجیل کے اختلاف اور فتنہ بہی
آیندہ نہوے اور یہ دونوا مر ظاہرا جائے طعن نہین چنانچہ جناب حکیم
برادر ملا زمان نے حدیقہ سلطانے مین اس معنی کی تصریح کی این
عبارت کہ در اواخر کتاب اصول کافی بسند خود از معلی بن خنیس
روایت کردہ کہ ما بخدمت حضرت امام صادق حاضر بودیم در بیعہ
از علماے اہلسنت ہمراہ بود پس ذکر قرآن بمیان آوردیم پس
انحضرت فرمود کہ اگر ابن مسعود بروفق قرات ما نمیخواند پس او گمراہ
بود ربیعہ گفت گمراہ بود حضرت فرمود آری گمراہ بود اسی اور قران

منسوخ التلاوت خود قرآن نہین جیسا اسلام قلی کی بیٹی نے
استفسار الافحام مین اسکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوت حقیقتاً
قرآن سے خارج ہے پس بالفرض قرآن غلط الایہ یا منسوخ
التلاوت کی ساتہ اگر یہ معاملہ پیش آیا اہل سنت محل تشنیع نہین ہان
تو شیعہ یہ معاملہ حرق یا خرق کا بضرورت جائز رکہتے ہین چنانچہ
مجلسی نے اپنی رسالہ اعتقادات مین نقل کیا کہ انکار القرآن
والاستخفاف بہ کفر وکذا فعل یستلزم الاستخفاف بہ کحرقہ من غیر
ضرورۃ والقائہ فے القاذورات واما ما یستلزم ذلک کمد الرجل
ونحوہ الیہ کان قصدہ الاستخفاف کفر والا فلا یعنی انکار اور استخفاف
قرآنکا کفر ہے اور ایسا ہے وہ فعل بہی کفر ہے جو مستلزم استخفاف
ہے جیسے بے ضرورت جلانا نجاسات مین ڈالنا اور وہ جو مستلزم
اس استخفاف کو ہے جیسے قرآنکیطرف پاون پہلانا اگر بقصد استخفاف
ہے تو کفر ہے واگر بقصد استخفاف نہین تو کفر نہین فثبت المدعی
وبطل ما قصدہ مدعی الولایت انکنت تدرکہ فذاک مصیبتہ و ان
کنت لا فالمصیبتہ الاعظم غرض یہ من برہان عدم تحریف قران
برروایت شیعہ اور مزاق اہل سنت پر اس امر کی برہان مستغنی
عن البیان ہے خود صاحب مجمع البیان وغیرہ انکی جانب سی
مجیب اور عذر خواہ ہین انکو بحشم استدلال کیا ضروریت جو کار
بفضول من برآید مرا در دی سخن گفتن نشاید اور تحقیق تمام

یہ ہے کہ اہل سنت کی یہان روایت نقصان یا تحریف قرآن مروی ہے نہین اور جن روایتون مین رفضہ حفضہ نے نقصان یا تحریف سمجھا انکی خطائے فہم ہے معتبرات اہل سنت خصوصاً کتاب انقاب تنبیہ السفیہ مین کہ صاحب صوارم چوبین کی تار و پود اُدھیڑ رہے ہی اسکی افہام اور تفہیم علی وجہ التنبیہ والتعلیم قرار واقعی موجود ہے من شاء فلیرجع الیہ اسجا بطریق مستثنی نمونہ از خروار و اندک دلیل بر بسیار ایک مثال مذکور ہوتی ہے باقی کو اوسی پر قیاس کر لینا مثلاً بعض کتب مین عبد اللہ ابن عمر سے ماثور ہے کہ لایقولن احدکم قد اخذت ما ظہر منہ یعنی نہ کہے کوئی کہ مین نے تمام قران کو لیا کیا جانتا ہے کہ تمام قران کیا ہے قد ذہب منہ قران کثیر یون چاہیے کہنا کہ جسقدر قران سے ظاہر رہا ہے اسکو لیا پس اہل سنت کی نزدیک اس قول و امثال کی یہ معنی ہین کہ منسوخ التلاوۃ قرآن مین نہین ما ظہر منہ کا لفظ اسپر دلیل ہے نہ یہ کہ منسوخ منسوخ التلاوۃ الا یہ قرآن مین نہین کیونکہ نقصان تحریفی محل نزاع ہے نہ نقصان نقصی یا غیر نسخی روافض ایسی جواب با صواب سنکر بہت دست و پاچہ ہوئی ہر گز راہ اغوا کی نہ پائی بہزار تگاپوئی لنگانہ اور جستجوئی مجنونانہ اسلام اسلام قلی کی پورساکن کنتور نے اپنی دہینگا مشتی سے اس عذر کو نہ مانا با استفادہ ملا زمان مجتہد زمانہ استقصاء الافہام مین پیش خود اسکا جواب بایں عبارت ٹہانا کہ

لہ صحائف پیش نسبت زیرا کہ ہر قدر کہ منسوخ التلاوۃ شد از حقیقت قرآن و ماہیت آن خارج گردید از قرآن دانستن معنی ندارد انتہی لقدر الحاجۃ اقول اہل انصاف پر روشن ہے کہ یہ جرح لا یعنی کسقدر پوچ و بےمعنی ہے اسواسطیکہ مابین الدفتین حقیقت عثمانی ہے نہ حقیقت مصحف ابن مسعود وغیرہ کہ اونمین منسوخ التلاوۃ اور دعا قنوت مندرج تہا اور بشہادت امام صادق اونکا تالی اور قاری قراۃ بالیقین او نپر اطلاق قرآنکا تہا والا طعن روافض بابت احراق قرآن ابن مسعود وغیرہ بیجا ٹہریگا پس جائز ہے کہ ابن عمر نے اس قرآن کی نسبت فرمایا ہو کہ لا یقولن احدکم الی قولہ قد ذہب منہ قرآن کثیر والا ساری روایات سابقہ عدم ذہاب قرآن کی کیا معنی ہونگے والعجب کل العجب کہ مصحف فاطمہ اور صحیفہ کاملہ کہ باعتراف حق الیقین انجیل اہلبیت اور زبور آل محمد ہے مصحف مین داخل رہے اور کلام الہی کو منسوخ التلاوۃ ہوا وسپر مجازا بہی اطلاق صحیح یا قرآنکا نہ اوی وبینہما بون بعید کما لا یخفی علی من القی السمع وہو شہید فانصف ولا تکن من الشاغبین الحاصل ما فی الدفتین قرآن حقیقی کی ماہیت ہی کہ وہ مصحف عثمان سے ہے نہ قرآن حکمی کے کہ صحف ابن مسعود وغیرہ سے ہے اور عبداللہ ابن عمر کا ارشاد اسکی نسبت ہی نہ اوسکی نسبت والا ہنا بر روایات متقدمہ انقلاب عظیم پیش آئیگا اور کوئی رافضی نجات نہ پائیگا ثم اقول مخفی نرہے کہ

کتاب استقصاء الافحام نے اسیطرح کی خرافات سی املا اور
التیام پایا ہے مصرعہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ❊ جامع سیف
النسب کریم الحجر شئے نے اس کتاب مین رد منتہی الکلام فاضل
فیض آبادی کا دعوی کیا سو یہ بخبر ہے کجا منتہی کی ایراد واقعیہ
اور کجا استقصا کی خذعبیلات واہیتہ این الثریا من الثری واین
الحدث من السہی این ظلام من النور واین انظلال من الحرور
این الحق من الباطل واین الثمین من العاطل شاید اسی رکاکت
جواب کی سبب ملازمان نے اس کتاب کو اپن قلم کیطرف نسبت
کیا جیسی بعض خرافات کو جناب سیدصاحب کیجانب اضافت
دیا ہے آج اس فرقہ مین قدیم اسی شریف مرتضی نے خرافات
چند جمع کر کے حسینہ کنیز کے سر تہوپا تا اعوام اعتقاد جازم بہم پہچاے
کہ اس مذہب مین جواری اور موالی سے ایسی مہمات سرانجام
پاتی ہین چہ جای حرایر و احرار افسوس کہ یہ سادہ لوح خانہ برانداز
از ننگ و ناموس باوصف ادعای ہمہ دانی اور دعوی ما اعظم شانی
ملازمان سیفتی ابن مجتہد فانی کی ہٹ کہنڈی پاستانی کو نہ سمجھے پا کے
علو نسبی مستور کی درپی اظہار ہوئی اور بزور شرافت پر شرافت
کی خرید ار شاید میر انیس کی ٹیپ کی ٹاب انکی گوش خرد ہین نہی کہ
بیت تار و نکا خزانہ ہو تو عزت نہین ملتی ❊ دولت سی کمینی کو ❊
شہرافت نہین ملتی ❊ کالائی بد بریش خاوند ہمکو اس بحث سی کیا

ہو ابر بقر کے یہ سورہ ہی تہا مگر اب ہی اوتنا ہی جتنا لکہا تہا

روایت ہے یہ درمنثور سے کہ عہد پیمبر مین اسے ناسبہی

اس آیہ کو با صد فصاحت سدا اری ابن مسعود یون پڑہتا تہا

مگر ثالث بیجا نے کمدہ یہ تحریف اوسمین کی ای بیخرد

پڑہا تہا اللہ اور پڑہا تہا سلے نکالا ہے اوسمین سے نام علی

یہ پہرتے ہین خطبہ جناب امیر کہ قرآن سے ہے وہ نور رب قدیر

نہ گل ہوگا اسکا جہا مین چراغ یہ وہ روشنی ہی نہین جسمین داغ

یہ دریا وہ مواج و ذخار ہے کہ پایان نہین جسکا زنہار ہی

عجب یہ شعاع اور عجب نور ہی کہ تاریکی اسسی بہت دور ہے

یہ راہ کشادہ ہی وہ بی نظیر نہین ہے بہٹکتا جہان راہ گیر

فدا جسپہ دل ہی وہ معشوق ہے یہی حق و باطل کا فاروق ہی

یہ وہ گہر ہی آباد ہے جو مدام کہ گرتی نہین جسکی رکن مقام

یہ وہ سب ہے جسکی پاس سچی تکتی ہین یہ سارق نہین سرقہ کر سکتی ہین

چمکتا ہے یہ صورت برق طور بہری ہین سب اسمین ہدایت کی نور

یہ جیلی بہانے سی مٹتا نہین کسیکی مٹانے سی مٹتا نہین

کہو لعنت اوسپر پی کبریا کہ جس چونی اسمین سرقہ کیا

جلایا ہے جسنی اسی برملا جہنم مین اوسکو جلائے خدا

کیا جسنی ایسا وہ شیطان ہے وہ عثمان عثمان ہی

کلام جناب سے علی نے جو پہر سند لایا ہے ای شقی

مراد امام زمان اور ہے ٭ اری یہان پہ راز نہان اور ہے
وہ تعریف مطلق ہین فرما رہی ٭ مبرا ہین معصوم تخصیص سے
الہ ہے تیری عقل و دین کی ٭ خدا مشخص ہے تو واے
سدا تجھسی ہی در خلق کی عون ٭ بتا تو اری سگ یہ کہتا ہی کہ
کہ عثمان نے ہی مٹایا اسے ٭ جو قرآن اب ہی بنا زیا اسے
حرق اور خرق کا جلایا ہی کر ٭ جواب اسکا لکھتا ہون مین یہ
انس ابن مالک نے ہی یہ لکھا ٭ کہ وہ تہا سب فتح باری خود تہا
وہ ہر چند مہمل تھا خود بیچا ٭ مگر مہملہ حاسے اوسکو پڑہا
ثبت کر رہا ہی یہ بک بک لٹر ٭ نہین گہر کی لوگونکی سے
یہ تحفہ مین لکھتا ہی عبد العزیز ٭ کہ عثمان تھا اسطرح کا پلید
خبر اوسنے تھوڑی بہی پائی جہان ٭ کہ اجزا ہین قرآن کی کچھ وہان
زبردستی وہانسے منگایا عزیز ٭ منگایا اونہین اور جلایا اونہین
اسے کی لیے تو کیا یہ گناہ ٭ کہ گر ونپہ اپنے لیا یہ گناہ
لکھا ہی یہ بعضون نے اور برجوا ٭ لکھا اجزائی قرآن تھی الکو کی پا
ونہین عاریت اسنے منگوالیا ٭ نہ پہر اوسکو مردک نے واپس کیا
نظر آیا حمزہ کو جب مردم یہ رنگ ٭ تو عثمان کو نعثل ایا ہوا
یہ خود لکہ رہا ہے تو او مسخری ٭ غلط تہا جو قرآن جلایا اوسی
غلط تہا وہ قرآن یا تہا صحیح ٭ جلایا تو اوس مسخری نے صریح
زہی عجب مکر کی یہ بساط ٭ کہ عثمان کو اسکی تھے احتیاط

نہ توریت وانجیل کی طرح سی　　کوئی اختلاف اسمین باقی رہے

مگر خوب قرآن کیا پاک وصاف　　کہ خود پہر دئی سبکو دن اختلاف

جو تحریف ہوتی تہی وہ ہو چکی　　اب اسمین بہلا کیا کریگا کوئی

شرارت تو ظاہر ہے عثمان کی　　کہ ہین عابدین اوسمین شیطان کے

کہ وہ جو ابن ابوبکر تہا ✦　　اوسی نامہ مصر تہا لکہہ دیا ✦

تہا نامی مین اقتل کا فقرہ جو　　پہ نقطہ نہتا کوئی اوسمین ہم

طبیعت مین تہا بیچیا کی فساد　　کہ اقبل سی اقتل تہی اوسکی مراد

اسی اوتعین ازل بد نہاد　　اسیطرح قرآنمین ڈالا فساد

عبث عدا ... انصاف با زینت و　　بیاں ہین سب اقوال سید حسین

تملط ہو پہنچا کلام الہ ✦　　وہ بیشک ہین گمراہ اور روسیاہ

تہا ان سی امان چاہی وخراب　　کہ لایا یہان ذکر غفران باب

تغیر مین لکہا جو لفظ ... ✦　　سوا اوسکو توسمجہا ہمین ہی یہ

سخن ذکر اول کا وہ لاتی ہین　　جو باقی ہی اوسمین یہ فرماتی ہین

خبردار پہر شروع ہوئی ہی شروع　　سوئی اصل خود تونی پہر کی رجوع

اوسی طعنی کی رہ پہر آنی لگا　　جلا ہین اپنا جتانی لگا ✦

کرہی ذو الجلال اب تیرا منہ کبود　　لگا جوڑنی پہر وہی پہر تا وہ بود

تلیون جو سن خون ہو میان عرق　　کذب اونکو کہتا ہے جو تہی صدق

سنا ہی سنی مرد کسکا جواب　　اوسیطرح کا یہ بہی ہی انقلاب

کہ کاذب ابوبکر تہا اہی عدو ✦　　مگر اوسکو صدیق لکہتا ہے تو

یہ ہے کہ اس کنایہ مین ابن عمر کی عیب پوشی نہین منظور بلکہ
رعایت بلاغت ملحوظ ہے جیسا واضح ہوگا ہان رفضہ نی اپنے
تصانیف مزخرفہ مین اس قسم کی چشم پوشی بضمن کنایہ خیال
کی ہے نہج البلاغہ مین بزبان جناب مرتضوی نقل کرتا ہے
لہ للہ فلاد فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنتہ وخلف
البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا
ادی الی طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طریق متشعبتہ لایہتدی
فیہا الضال ویستیقن المہتدی یعنی قسم ہے اللہ کی بلاد فلان
کے ہین کہ راست کی اوسنے کجی اور درست کیں فساد خلافت
سے ادا کی طاعت الہی کو پرہیز گاری کی موافق حق کی کوچ
کر گیا اور چھوڑ دیا لوگونکو مختلف راہو نمین کہ اونمین گمراہ راہ
پاتا ہے نہ راہیات یقین پر آتا ہے شراح نہج البلاغہ نی لکھا کہ
فلان کنایہ ہے ابوبکر سے پس حضرت امیر نے ابوبکر کو اتنے
صفتون سے موصوف فرمایا اور قسم اوسپر زیادہ بڑھایا پس
ہر گاہ یہ اوصاف منافی اعتقاد اہل نفاق اور عناد ہے صاحب
نہج البلاغہ نی دست و پاچہ ہوکر لفظ ابوبکر کو حذف کرکے اوسکی
جگہ کنایہ بلفظ فلان دیا تا اہل سنت کو تمسک ممکن نہو لیکن کرامت
جناب امیر کی کہ اوصاف مذکورہ کنایہ مبہمہ کو بطور صریحہ معنیہ
فرما رہے ہین مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی

یہ ہی نظم مین ضرب کنٹابکی

پلا سا دیا وہ سے پیہم ذم ؛ کہ آگی بڑہین معرکی مین قدم
نشی مین ثلاثہ پہ لعنت کرون ؛ خوارج جو بولین تو لت بیت کرون
سن ای سنی ہمسر خوک و سگ ؛ پہر کتے ہی تیری شرارتکی رگ
روان ہے میرا نشتر کلک تیز ؛ چبہونگا تیرے بوقت ستیز
نخستین جو کچہ تو نے گو کہا یا تہا ؛ اوسی بات کا پہر اعادہ کیا ؛
نہ سمہو گی عقبا کے ہرگز مہم ؛ اماموں کو کرتا ہے پہر متہم ؛
انہین بار بار ای لعین کہتا ہی ؛ جو کرتی ہین انکو نہین کہتا ہی
معاذ اللہ کرتا ہے سوی امام ؛ وطی فی الادبار کا اتہام
یہ کس نہ سی کہتا ہی تو ای لعین ؛ ہماری اماموں مین ایسی نہین
ثلاثہ کی جانب اگر ہے خطاب ؛ تو کیسی ہین کافر وہ خانہ خراب
پیا بادہ اور بت پرستی بہی کی ؛ مسلمان ہوی بعد اوسکی شقی
نمازین جو پڑہتے تہی وہ مسخری ؛ تو بت آستینوں مین رکہہ لیتی تہی
عمر کا تو ہے حال سب پہ کہلا ؛ دہاد ہم وہ افلح سی کروا تا تہا
رہے اور باقی جو اربعہ امام ؛ وہ سب ایسی ہی تہی برب انام
میرا دل اسی فکر مین رہتا ہی ؛ امام اونکو کس وجہ سی کہتا ہے
تو ہے کہ پیمبر کے وہ کون تہی ؛ جو تہی بہی تو سسری تہی وہ مسخری
ہمارے امامان اثنا عشر ؛ رسول خدا کی تہی جان جگر
خدا نی کیا ہے جن او نکو پاک ؛ تو کہتا ہی ایسا تیری منہ مین خاک

سنی گا جو کوئی کریگا کلام ٭ کرو مینڈکی کو ہوا ہے زکام

نہین کوئی بہی تو نہین باصواب ٭ سراسر ہین ہٹ دہرمیونکی جواب

بہلا اسی کیا حاصل اے بکار ٭ کہی گا جو تو ایک سنی کا ہزار

عمر کی لیی ست پٹاتا ہے تو ٭ عبث دین سی ہاتہ اوٹہاتا ہی تو

فلان کا اشارہ جو بکر ہے ٭ تو اوسی بہی ثابت تیرا مکر ہے

کتاب فریقین سی ای لعین ٭ بلا د ابوبکر ثابت نہین

یہ ہے قول بوبکر اے نابکار ٭ کہ شیطان ہوتا ہے مجہپر سوار

چلون راہ کج پر کبہی مین اگر ٭ تو کردیوین سیدہا مجہی سب بشر

غضب ہی کہ جس پہ شیطان چہڑے ٭ صفت اوسکی شیر الہی پڑہے

زبانی شاہنشہ لافتا ٭ ابوبکر کے وصف ہی کر رہا

زبانپر اگر آئی ہوگی یہ بات ٭ تعجب سی فرمائی ہوگی یہ بات

علی خوب سمجہی تہے جیسا تہا وہ ٭ کہ ایسا تو کیا ایسا جیسا تہا وہ

ابو الکلب کا دیکہا ہون جواب ٭ وہی بہونکتا ہی تو پہرا ی کلاب

بجا ہی لکہا چاہیے غور کچہہ ٭ سوا اسکی مطلب نہ تہا اور کچہہ

عمر اور ابن عمر جہوٹا ہے ٭ وہ خر جہوٹا ہے وہ سور جہوٹا ہی

یہ نثر پریشان ہی قبقابکی

بیت الخلا اور دبر بلکہ ما فیہما ملازمان عالی مقدار کو شاید بہت مرغوب ہے کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ ذکر تنکبرار بلا مرار زبان گوہربار پر اسکا ذکر بار بار ہے معلوم نہین کہ ملازمان زید عمرہ پر اغماش کار دور ہے

یا پردہ تعصب سی دیدہ حق بین کور کہ مصداق وعلی ابصارہم
غشاوہ ہو رہے ہین امر اول ظاہر ہے اسواسطیکہ عالم فرتونی عنکب
نقصان شبکی اور عنکبوتے ہی اور امر ثانی ظاہر تر اسواسطیکہ
باوجود ادعاے مطالعہ قسطلانی مجرور نے تیوجہا اور اس مجرور
کی ترک کی وجہ نہ متوجہی حالانکہ کتاب مذکو مین وجہ ترک مجرور
دو طرح پر مذکور ہے ایک باین عبارت کہ واسقط المولف ذلک
لاستنکارہ یعنی بخاری نے اس مجرور کو مذکور نکیا اسواسطیکہ ذکر
دبر کا مذموم سمجہا نفی الحقیقت بلغا خصوصاً جبکہ اتقیا بہی ہون
حتی المقدور ایسی لفظ کو زبان پہ نہین لاتے اگر بیان کی ضرورت
پڑتے ہی کسی اور کنایہ اور پیرایہ مین کہجاتے اسواسطے قرآن
مجید مین کہ افصح الکلام ہے اور ابلغ النظام ہے ارشاد ہوا فاتو
حرثکم انی شئتم مدارک مین ہے اگر عربی کی استعداد نہین
تو سر دست گلستان سعدی ملاحظہ فرمایئے دیکہیے تو ملازمان
کے ہمجیب درہم داماں اور ہم سن اور ہم وطن کی مدح وثنا کس
کنایہ لطیف سے بیان ہو رہے ہی حکایت شنیدہ ام کہ در ایام سن
روزہا کہن پیرے ؛ خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت ؛ بخواست
دخترکے خوبرو بہ بسملہ نام ؛ کہ قفل تسمباش ز چشم مردمان بنہفت ؛
چنانکہ رسم عروسی بود تماشا کرد ؛ ولی بحملہ اول عصای شیخ بخفت
کمان کشید و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت ؛ مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت

بد وشان کلہ اغاز کرد حجت ساخت * کہ خانمان من اشوخ دیدہ پاک بخت
بیان شوہر وزن بجنگ فتنہ خواست چنان * کہ سر بشعبہ قاضی کشید و سعدی
گفت * پس از خلافت وشنعت گناہ بسملہ نیست * ترکہ دست ملرزد
گرچہ دل نے سفت * والحمد اس توضیح سے بخاری کی کذا وکذا کی
وجہ سے نقل آئے بنائر علی ما وعدنا لک سابقا دوسری یہ کہ اوسی
قسطلانی مین کرمانے شرح بخاری سے منقول ہے کہ مجرور *
اسو اسطی حذف کیا کہ اس مقام مین رعایت صنعت بدیع منظور
ہے کیونکہ اس قسم کی حذف مجرور اور ذکر جار کو علم بدیع مین صنعت
اکتفا کہتے ہین ومنہ قول ابن الفارض مصرع ان غاب عن الانسان
عینی فہو اسفی ای فی قلبی لیکن ایسی صنایع کو کسی نکتہ کی
لیے اختیار کرتے ہین وہ اس مقام مین کہ فی الدبر کو معنی من الدبر
سے ہے بظاہرہ وہم مین ڈالتا ہے کہ دخول فی الدبر مراد ہے یا دخول
من الدبر اسو اسطے اوسکو حذف کیا اور من الدبر یا فی الموضع الحرث
کو نہ لایا تا نقل حدیث کی وقت تصرف لفظی سے احتراز حاصل ہوے
بیت کسکو دکہائین اپنے طبیعت کی تیز یان * افسوس اس زمانی
مین قدر ہنر نہین اب ارشاد ہو کہ حذف مجرور یعنی الدبر مین عیب
پوستے ابن عمر کے کہان ہے وہ تو اس عیب سی ہمہ تن بری ان
ہے یہ عیب وسمین جب تہا کہ فی الدبر معنی من الدبر اوسکے
محاورہ مین نہوتا یا اگر شراح اس مجرور کو موضع الحرث بناتے

ہان عیب پوشے امام اور امام زادونکی البتہ مقصود ہے کہ اعتراف استبصار اور اقرار علماے اصول و اخبار وہ سب ہی فضول ہو کے متمسک ہوتے آئی اور جواب سائل مین انا لا نفعل بطور تقیہ کہتی آئی اسمین ابو جعفر بدبخت روسفیدے آئمہ کی معاذ اللہ روسیاہی کی ساتھ مبدل کر کر اپنے روسیاہ کیطرح دفتر سیاہ کر رہا ہے یا قسطلانے روسفیدی بخاریکی نعوذ باللہ روسیاہی سے مبدل کر کیا این ہذا من ذاک و این السمک من السماک یہ کیا ہو لا ہیکا تیر ہے جو چلجائیگا حاشا و کلا غرض بخاریکی امام کی سعی جمیل مشکور ہوے اور زرارے کی امام کا جہد بلیغ ہبا منثور ہوا انصاف شرط ہے اتنے بیشرمی اور ہٹ دہرمے خوب نہین خدا کو جان دینی ہے اور موت کی نوید لینی ہے بیت منما درین دو دری سہرا سہ ی سکون نہ ہوائے بقا ❊ نبود مجال چون و چرا زدر تی ازدر تی

یہہ ہی نظم مین ضرب کنشا کی

پلا ساقیا پہول سے وہ شراب	بخاری ہوون خار مین بحساب
کہون نشہ مین جسکہ بابو تراب	کرون خار جیونکی مٹی خراب
بخاری نے چہوڑی جو کاغذ مین جا	نچہوڑی بجا نی بجا کر ہوا ❊ ❊
جہان دہرکا نام منظور تہا ❊	و ہان کا غذ سادہ اوسنے چہپا
لکہی اگر اوسکو بیت الخلا ❊	پہر اوسکا ہے کیا نام تو ہی بتا
ہی بیت الخلا یا تنخانہ کا نام ❊	سو ہے دہر کی کہلنی کا وہ مقام

بہت تونی گو کہا یا ہے جا بجا
اری اوشقی شیخونکا گو نہ کہا
تہا کون مابون تہا پر غرور
غلیظ اسقدر تہا حرامی بجا
لکہا ہے یہ ایک ذکار اوسی حال
سر بزم پادا وہ اس زور سے
مرید و منین ہل چل غضب پیر گئی
پدوڑا جو دلمین پشیمان ہوا
کہ ہے لائق شکر وہ بادشاہ
خدلکی ہوا ایسی پدوڑتی مار
تہا خالی دماغ اوسکو کہتا تہا آگ
اخ اخیا فی اوسکا وہ گو کا پیر
تہا گویا کہ منہ اوسکا بیت الخلا
نہ اوسکی ہے کی ایک کی تیر
کہ رم گو کی کہا کہا کی اکرم ہوا
تیری منہ مین کیا گو دیا ای لعیر
بنجاری فی گو چہوڑا اکا غند سفید
ہمانے سنی ہمتی ہی کب اسی لیئر
کہا ئی ہلیون روسیاہ خواہ مخواہ

دہن کو تیری کہی بیت الخلا
عمر کو نہ اس گندگی سی بچا
تہا منہ کسکا سنداس کی جا خطر
کہ منبر پہ تہا بیٹہ کر پادتا
بیان کرتا تہا وعظ وہ بدخصال
کہ بہرام ذکر اوٹہا گور سے
کہ گندونکی محفل وہ سب سڑگی
تو ایک پادا یونی سا خطبہ پڑہا
ہمین حکم جسنی دیا ریح کا
جو منبر پہ پادی سمجہ کر وقار
پدوڑیکا خطبہ تہا گوزشتہ
جسی کہتا ہے اپنا تو دستگیر
کہ نادر کی لشکر نے اوسمین ہگا
فلان گیر کو سمجہی ہو دستگیر
مدد گر تیرا غوث اعظم ہوا
یہ بیت الخلا ٹہیک ہی یا نہیں
رہا روسفیدی سی پہرا امید
جو ہے روسیا ہے ابن عمر
کہ جبشن کا پوتا تہا وہ روسیاہ

جو بندہ ہے شکور تھا وہ للہ
کہیں کیون نہ شیعہ تجھی کو بجز
بخاری نی پوشیدہ اوسکو کیا
مقدر ہوئی دبر کب ای سفیہ
سے آیا جو مصراعِ شاعر یہان
تو کیا جانے صنعت کو ای زشت نام
کراہت جو سمجھا ہے تو ای لعیز
تبا اسی کیا استفادہ ہوا ✤
ذرا دیکھہ قرآن کو کرکی ہرج
عیان کفر مخفی بخاری کا ہے
جو تجنیس نام بخاری کی دیکھہ
ہوا جبکہ قائل تو اور و سیاہ
کہ ہے ین سی کی ہی جو سعدیکی نقل
جواب اسکا سن اِی خرِ بی ادب
یہ معلوم ہمکو ہوا ظاہرا ✤
ادری البسملہ آپ مجرد جہے
یہ کوری کو تیری نہین چھوڑتی
جو ہے مردی انکی وہ ہی اسکا
سدا تیر غم کا نشانہ ہے تو ✤

فقط رکہی الکدم ہے کسر
کہ تہا اسکی من بعد لفظ دبر
چھپائی ہی کون اپنے اوبچہا
کہا اسی کیا حذف مجرور فیہ
سند اسکی او سنی ہوئی کب عیان
کہ شاعر ہین ہم یہ ہمارا ہی کام
تو قرآنین فرج ہے یا ہنیز
خدا اسی بخاری زیادہ ہوا
کہ ہی ذکر مریم کی جا لفظ فرج
کہ بہائی وہ لالہ بخاریکا ہے
تو پہر شکل تو اوسکی خوار ہی دیکھہ
تو دینے لگا گالیان خواہ مخواہ
مین سمجھا کہ آخر گئی تیری عقل
زمانی مین سعدی کی سنتی ہو سب
کسی سنی کا ہوئیگا تذکرہ ✤
کسیکا تہا ہتیار وہ کہا ہے چلے ✤
جو بگڑے کی سعی مین وہ توڑتی
شہنشاہ مردانگی ہین یادگار
زنانہ تہا پیر و زنانہ ہے تو ✤

تیرے پیر جنتی ہین مثل یزید
ہین لون نام کس کسکا او شریر
یہ کام اونکو سوجا تنے بہا ہا ہی
کہاں جس سی جنکو خالقِ پاک
خدا کا بہی کچہہ ڈر نہین تجکو ہی
بخاری کہاں اور کہاں آل پاک
بخاری کے بدلی تو انی شتقام
یہ سب آلِ طٰہٰ و یسین ہین
تو کیا مال ہے اور تیری پیشوا
آئمہ تیرے کون ہین ای شقی
فلانی فلانی سے ہی تجہکو کام
نہین کچہہ اماموں کا تیرے شمار

وہ وہ ہین خوبیونکی دلسی محب
نسبت ہین نہین اکبہ بدمسخری
تو کوئی کرتا ہے کوئی کرو آیا ہی
تو کہتا ہے اونکو تیری شتی ہین خلاف
اما ہو نہ اسکا یقین تجکو ہے
کہاں نور خالق کہاں مشت خاک
کہی آل احمد کو ایسی کلام
سدا قابلِ مدح و تحسین ہین
خدا انکی فرما رہا ہے ثنا
ہے تو ہنیا کو ہی اور جلا ہا کوئی
کہڑا ہو جو آگی وہے ہی امام
خدا جانی تو دیا ہین ہزار

یہ تیر پریشان ہی تقابلی

روایت نافع عن ابن عمر کی پردیمین ملازمان زمین و آسمانکو ایک کر رہے تہی جب سنتی آئے کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ ہین فی بمعنی من ہے یعنی طرف نہ فی بمعنی ظرف کہیا کر بابت تکذیب نافع ضلع اور حجت بلکہ استہزا اور سخریت پر آئے ہے بحکم المرء یقیس علی نفسہ امام عالیمقام کے نسبت لفظ کا واز اور بچہ بازی فرمانیکلی اور اوسکی کلام ہدایت انجام کو تجکم اور

وریضعف تام مورد ملام بتائی گئی کئی وجہ سی حاصل وجہ اول
کا یہ ہے کہ قطع نظر ابن عمر کی تکذیب نافع سے تکذیب بخاری
اور مسلم نے ہی صحاح اہلسنت اکاذیب پر شامل ہوی جاتی
ہے کیونکہ صحاح میں اکثر حدیث براویت نافع موجود ہے پس
جواب اس ہذیان بے تکان کا یہ ہے کہ سابق باخراج نسائی
اور طبرانی عن ابی النضر گذر چکا جسکا ملخص یہ ہی کہ لوگوں نے
نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہے کہ ابن عمر سے اتیان النساء
فی ادبارہن روایت کرتا ہے کہا یہ مجھپر افترا ہے میں تو ہنین
کہتا بات اتنی ہی کہ اکدن جناب ابن عمر نے فرمایا کہ قریش
کی تائید پر کریمہ نساؤکم الآیہ نازل ہوا پس موجب اقرار نافع نکلا
ہے کہ نافع تکذیب ناس کی کر رہا ہے نہ ناس تکذیب نافع کی
ارشاد فرمائے بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض اور تسلیم
ہے یعنی ملا زمان ایسی کسی کج فہم نے نہ ہنک کیا ہوگا کہ یقیناً
نافع ابن عمر سے اتیان النساء نے ادبارہن کا راوی ہے
اور سکے جواب میں فرمایا کہ سلمنا ذلک ولکن سائر الناس
کذبوا نافعاً سے ہے کج بحثی ملا زمان کہ اس صورتمین تکذیب
نافع سے صحاح کا اعتماد جاتا ہے پس جواب دسکا یہ ہے کہ
مراد کذب سی اس مقام میں خطا ہے اسواسطیکہ اس تقدیر
فرض ورتسلیم پر اس کذب کی تفسیر بواو عطف تفسیری سالم کی

روایت سی لکھا کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے یعنی عبد اللہ ابن حسن کو
سالم ابن عبد اللہ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہا ابو عمر نے کیا بات
ہے کہ نافع ابن عمر سے روایت کرتا ہی کہ وہ دخول فی الدبر کو
جائز کہتے تھی فرمایا سالم نی کہ یہ غلام کاذب ہی یعنی خاطی کہ
روایت مین اوسکو خطا واقع ہوئی عبد اللہ ابن عمر ری پدر نی
اتنا ہی فرمایا ہے کہ عورتونکی قبل مین من جانب الدبر انا درست
ہے اب بحکم اہل البیت ابصر بما فی البیت کہ ملا زمان کی تصانیف
مین بہیم زبان زد قلم ہے کہ سالم کی قول صحیح و سالم پر نظر کرنا
چاہیے یا غلام کی تو ا کی قول پر وہی اعتماد کرتی جو مجتہد خاطے
اور مستند قوم لو ا تہ ہو تی طرفہ تر یہ ہے کہ مذہب بمعنی خطا پر ہے
یہان اسقدر نہتک مد نظر ہے ملا زمان کی صحاح اربعہ کلینی کتاب
من لا یحضر فقیہ اور تہذیب اور استبصار جو باعتراف شیعہ باجمہم
کاذبین بیدین اور ائمہ طاہرین کی روایتو لسنی مملو اور مشحون
ہین اونپر مدار عمل اور اعتقاد ہے کیون صحاح شیعہ کاذیب
پر شامل اور درجہ اعتبار سے ساقط اور نازل نہین ہوتی اور
ہشتدمین اور صاحب لطاق کی حال اپنی کتب حال مین ملاحظہ
ملاحظہ ہوی کہ قطع نظر ارشاد ائمہ ہدی و دعای بد صحیح و مسا کہ
کہ یروی عنا الا کاذیب یفتری علینا اہل البیت قاتلہم اللہ جزاہم
اللہ بامہم امین لکاذب جاری ہے ابن مسکان کہ دعوی روا

حضرت صادق سے کرتا ہی یا یان صادق کہتی ہین جہوٹا ہے
ہرگز امام صادق سے اوسکو ملاقات نہین ہوی ابو العباس ماجہا
شیعہ وضاع اور کذاب ہی ابو بصیر نے خود اپنے کذب کا اقرار کیا
با وصف ہذا تمہیناً بعد کلینی اوسکی روایت سی منتظم ہے حضرت
زرارہ کہ افقہ اور عالم بلکہ امام اعظم فرقہ مین ابو عمر کی کشی کی کتاب
مختار مین ملاحظہ ہووی کہ اوسکی حقمین امام کا کیا عقیدہ تہا اور
امام کی حقمین وہ کیا بی ادبی اور کلمہ با ٔلمہ ادا کرتا تہا کہ روایت ہی
ترجمہ اوسکا یہ ہے یعنی علی بن حکم کی بعض شیوخ کہتی ہین کہ امام
صادق نے مجہسی پوچہا کہ زرارہ سے ملاقات ہوئی ہی مینی عرض
کیا کہ چند روز ہوی کہ مینی اوسکو نہین دیکہا فرمایا اوسکی پروا نکر
اگر وہ بیمار ہو اوسکی عیادت کو نجاؤ اگر مری اوسکی جنازی پیر
حاضر نہو مینی متعجبانہ عرض کیا کہ آیا زرارہ کی حقمین یہ ارشاد ہوتا
کہ بصلاح ظاہر سے اراستہ ہے فرمایا ہان اوسکی ظاہر پر مغرور نہو
کہ وہ بدتر یہود و نصاریٰ سی ہے چنانچہ شیخ الطائفہ بل مرشد الطوائف
ابو جعفر طوسی اپنے تہذیب مین شیخ مفیدنا مفید سے استفادہ
فرماتا ہے محصل اوسکا یہ ہے کہ اوسنی کہا کہ ابو الحسن ہارونی
اول حال مین شیعہ خالص تہا بعد ازان شیعت کو چہوڑ کر شافعیت
کی جانب رجوع لایا فی الواقع اسکے ارشاد ہو کہ نافع کی کذب یعنی
خطا سے ملازمان کو یہ گمان پیدا ہوا کہ صحاح اہلسنت مین اخبار

ہلی ما نسو نسی نہ جب جی بھرا ✽ تو شہد ینکو بھر دی بلانی لگا ✽

یہاں تو نہیں ایسی اچہو نکا کام ✽ بخارا کی شہدی ہین البتہ نام

بخاری جو مردک گروہ ہے تیرا ✽ وہ دیا دت ہی شہدونکا اوچہا

بہت جب تجے شیعو ننے کی پانگا ✽ گر تہامنی کو تیرے آئیگا ✽

صحیح بخاری جو رکہا ہے نام ✽ یقین سب ہے غلط ہو وہ ای ننگ عام

بڑی پچی ہین آپ اور با ادب ✽ مثل سب ہے کہ جہوٹی کو کہتی ہین سب

غلط کو صحیح ای لعین ازل ✽ عجب فقرہ یاد آگیا بر محل ✽

کہ طوطی کی مانند با عز و شان ✽ ابی اپنے منہ آپ مٹھو میان ✽

جو مسلم ہے نا مسلم ای بد عدا ✽ صحیح اوس لعین بہا ہی ایک کتاب

غلط وہ مثال بخارے ہوے ✽ بخاری کی ساتھ اوسکی خواری ہوی

یہ فقرہ جو ہے تونی ای خر لکہا ✽ کہ گہسیا کی کہتی ہو تم سب برا

زبان ہے یہ باہر کی یا شہر کے ✽ عجب بات تونی کہی قہر کے

جو ہو آدمی تو کرو نہین گلا ✽ تو بیشک گدہا ہی گدہا ہی گدہا

اگر کاف ہو فارسی کا یہان ✽ تو گہسیا کا ہوتا ہی گہسیا عیان

کہ نہین تجکو وہ بات لایا ہے تو ✽ کہ گہسیہ کہ نرک کا جایا ہے تو

نسانہ جو ہارونی کا ہے لکہا ✽ کہ شیعہ سے آخر کو سنی ہوا

کتابوں نہین حال اونکا دیکہا نہیں ✽ ہوی بہی جو سنی تو مسلی ہی بہی

مہر ای فعل شنیعہ ہوے ✽ ہزاروں یہان ہنسی شیعہ ہوے

خدام ممبر سے وہ ڈنی سے لگے ✽ ہمہ یہ تبرا دجہ کرنے لگے ✽

جو پوچھا تو فوراً دیا یہ جواب + کہ ہی اہلسنت کا مذہب خراب
زنا نو تنگی بیعت سی حیران ہوے غلام شہنشاہ مردان ہوئی
تیرا رنگ غیرت سی ہی ہیگا فق یہ ہی مذہب حق یہ ہی وحق
ابو جعفر نیک کا لے نہ نام + جو طوسی ہین مشہور با احتشام
تو نر مونکا نرما ہے وہ سخت ہین تو بدبخت ہوگا وہ خوش بخت ہین
ہر ایک رنگ سی کی تباہی تیری کہ ثابت ہی کی روسیاہی تیری
خدا سے گواہ اور نبے ہی گواہ کہ تو روسیا ہونکا ہے روسیاہ
عمر جو تیرا پیر بے مایہ ہے + وہ صحاکہ کی جائیکا جایا ہے
ہر ایک بات بہرودی ہی قباہی تیری کھلی ہے کھلی روسیاہی تیری
تیرا طائفہ ایک ہے کسبیہ + بتادی کہ کب نیک ہی کسبیہ
ذرا ہی تو انصاف کر ای کثیف کہان کسبی والی کہان یہ شریف
کھلا ہے زنانی پہ وہ جیسی ہین ہماری ہین ایسی ہی ایسی ہین
یہ کیا بکتا ہے تو ای نابکار زرارہ پہ اسکا نہین اعتبار +
لما بو منین یہ امر دیکھا نہین + تو جھوٹا ہی جھوٹا ہی جھوٹا لعین
ہی اونکو کلی برسے اور بہلی زراہ کا کیا زور تجھسی چلی +
جو جھوٹا نہ قہر خدا سے ڈرے تو سچا نہ کیون اوس سی فی ردمرے
کہ قرآنین آیہ ہی ای لعین کہ ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین
تیرا پیر غاطی ہی کاذب بہی ہے وہ کاذب بہی ہے بلکہ غاصب بہی ہے
حب ایسی کری لوہدا خر خطا کہی کذب کو پہر نکہو نکر خطا + +

دری الکذب ہی خطا ہی مباح	غلط ہین ہر فصل تیرے صحاح
یہان ایک یہ فقرہ ہی کافی فقط	یہ ستہ صحاحین جنبون ہین غلط
ہماری کتابین ہین چارون صحیح	اماموںکی ہین قول اوسمین صریح
ہماری امامانِ عالی وقار +	خدا کیطرفسی ہین ای نابکار
تیری ہین جو مشہور اربعہ امام	وہ چارونکی چارون ہین ابن حرام
تو ہے کہ شرف کیا ہے اونکی لیے	خدانی سنے یا نبی نے کیے
یہان حقکی جانب سی آئی امام	وہان نگڑونکی ہین بنائی امام
پیمبر کی یہ سب ہین جانون جگر	یہ جان و جگر ہین وہ غیر و دگر
ہین جب حسبطرح سی خدا ہی کیے	اوسی طرح یہ پیشوا ہین سیے
یہ مشہور ہے غرب سی تا بہ شرق	نہین کافر اور خارجیومین فرق
خدا نے جو چاہا بروز قیام +	جہنم ہین دونوں کا ہوگا مقام
بکا ہے جو ہرزاین تو بے تکان	جواب اوسکا لکہتا ہون اوبدگمان
نبی پرجو ہذیان کے تہمت کری	بہلا عالمولسنی وہ کیونکر ڈرے

یہ شعر پریشان ہی مقابلی

قول ماول بعض کو کہ ملازمان سے قول اکثر قرار دیا کذب محض اور افترا پراجتراہے کما ستیفھم عنقریب ہذا الا ذاک ان الشہاک اور یہ امر خود ظاہر ہے کہ مراد اکثر سے فرقہ صحابہ او رتابعین ومن بحذو حذوہم من ائمۃ المجتہدین ہے اور جو فعل یا قول کہ اکثرافراد فرقہ یا اکثر اشخاص قوم سے صادر ہوتا ہے اوسکی نسبت اوس فرقہ یا اوس قوم کیطرف

متعارف لغت اور عرف ہی کیا ملازمان کی کتب عربیہ مین جو فہم فعلوا الکذا قالوا الکذا نہین پڑہا اس ہنگام مین اسناد تکذیب سائرناس کہ امام صاحب سی بہ نسبت نافع واقع ہوئی اصلا کذب اور بغیر نافع نہین مصرع سخن شناس نہ دلبرا خطا این است * ومعہذا وہ قول متضمن خواہ قول بعض ہو خواہ قول اکثر ہرگاہ اپنے ظاہر پر نہین بلکہ * بشہادت جمہور کہ اوسکا محصل اہلسنت کی مذہب کیجانب رجوع * کرتاہے اسناد تکذیب بسائر الناس بمعنی خطائی فہم صدق محض ہوگا نہ کذب محض من بعد صدق کو کذب اور کذب کو صدق سمجھنا ملازمان ہی کا کام ہے کوئی اس آپکی کذب کو صدق جانیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مصرع این خیال است ومحال است جنون

یہ بہی نظم مین ضرب کنٹابلی *

پلا ساقیا ایک ذرا سے شراب
کہ لکہنا ہے تہوڑا سا مجکو جواب

میرا صدق ظاہر ہے اپنی پکار
کہ نافع کی تکذیب ہی انکار *

کبہی کچہ کبہی کچہ تیرا قول ہے
تیری منہ مین دو تین کا بول ہے

مادل لکہا بعض واکثر کا حال
سمجہ لی اسکو تو اے بدخصال

کبہی تہ بہی شیعون فی حب کیا
تو کہنی لگا مسخرے اول وقول

کہان تک لکہون تیرا قول خراب
کہ جہالا کا خاموشی ہے جواب

محبت کرتا ہے شیعو نسی ہمسری
کہان شیر نر اور کہان جو ہرسے

نہین خوف خالق سے ڈرتا ہی تو
ہرا یکجا بیجا دلیل کرتا ہے تو *

مجھ کو کہا طمع سے گرداں سے | اعلال کیا اوسکو امراض سے

دعلی فی الادبار اے بد خصال | حرامی تیری جانتے ہین حلال

کہا بعض واکثر کا جھگڑا اینا + | تیری عقل بہدوف اوبھیا +

یہی ناس اکثر کا ہے قول ٹھیک | اسی ٹھیک کہتی ہین سب ہی ٹھیک

یہان بعض کی لفظ کا کیا تھا کام | کہ تکذیب کرتی تھی اوسکی تمام

تیرا قسطلانی جو عالم ہے خر + | ہوا ہے اوسیکا وہ قائل لئر +

کہ تکذیب نافع کی کرتے تھے ناس | اسی قول نے کھوئین تیری حواس

بہت سی ہین راوی تیری متفق | کہ تکذیب نافع کو کہتے ہین حق +

مین اس بات پر کرتا ہون اختتام | کہ کس حرامی کا لکھو مین نام

تیری کوئی برہان قاطع نہین | کہ نافع کی خاطر وہ نافع نہین +

یہ تیر پریشان ہی تیقابلی

مخفی نرہے کہ ملازمان نی عبارت درمنثور کی ترجمہ پر اکتفا کیا اسواسطیکہ
تصرف معنوی مقصود ہے عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے کہ اخراج
النسائی من طریق یزید بن رومان عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن
عمر ان کان لایری باسا ان یاتی الرجل المرۃ فی دبرہا پس لایرے
باسا کا ترجمہ کہ او مضائقہ نمیدید ہے او مضائقہ نی نمود ارشاد ہوتا معلوم
ہو کہ ابن عمر اس فعل کی تنہا قائل نتھے بلکہ فاعل بہی تھی حالانکہ اس
تصرف پر سب مدعا فوت ہے اسواسطیکہ برابر گوش گذار ہوتا آیا کہ ابن
عمر کی محاورے مین فی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی طرف اگر ملازمان کو فریاد

خاطر نرہے یا وہ کا کیا تصور بیت خط نسیانکا جو ماہی یہ اونکی بہت ہی
تھیکا ؛ عجب کیا سب ہین واقف آدمی پتلا ہے مٹی کا ؛ ہان اگر فرمائین
کہ مفہوم من الدبر والامر اوسکے ملنے مین مایہ النزاع نہ تھا تو اوسکا جواب
یہ ہے کہ محتمل کہ اوس زمانہ مین بعض اشخاص فی القبل من الدبر
کی وطی سے اندیشہ کرتے ہون اوسپر ابن عمر نے نفی فرمایا ہو کیونکہ
اس احتمال کے استحالہ پر کوئی دلیل قائم نہین اور کیا عجب کہ بعضون
نے انصار کی طرح سمجھا ہو کہ عورت کو رو بہ پشت پر لٹانی کیطرح
حلال نہین اور سلمنا کہ یہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہے لیکن
اخبار سابقہ کہ عبد اللہ ابن عمر سے حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئی
اور ہونا اس وطی کا لواطہ صغری اور منافی ایمان کما سبق ایضاً
نصوص قطعیہ ہین انکو یہ روایت رومانکی معارض ہوگی اور اسیطرح
سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمین کذب العمد والخطا واقع
ہے یا روایت ابو حباب کو جسمین تخصیص کا ذکر ہے کما مر قبیل ہذا ؛
دو نو آتین آیندہ معارض نہین ہوسکتین اسواسطے کہ ان دونون
روایت ایتہ مین مثل ما قال نافع ہے پس بہ تقدیر کہ نافع اور نافع
کی شرکا کی روایتو نمین انکار وطی فی الادبار باقی الادبار بمعنی من ؛
الادبار ہو البتہ نافع اور نافع کے شرکا کی تکذیب بمعنی تخطیہ کہ جمہور کی
روایت معمولہ مفتی بہا کی مخالف ہی اہل سنت کی لیے مفید اور نافع
ہے اور مجوزین کی مزعوم کی لیے واقع نہ غیر نافع ضرر واقع ہے

اور فتوای ابن عمر کا جواس عمل شنیع کی نسبت مضیع مادامہ اور مکلف عرض تماسہ ہوا دعوای مجرد اور ادعاے بی سندہی اسواطیکہ علامت فتوی ہی کہ اخذ وجہ یا خذ وعلیہ الفتوی وبہ یفتی وعلیہ الاعتماد وہو المعتمد وغیرہا ہے کس روایت مین مذکور ہے اب بتامل اور اجتماع حواس ملاحظہ ہو کہ فتوی ابن عمر کا اباحت وطی فی الدبر مین طشت ازبام افتادہ ہے یا کذب جناب کا غوغا بین الانام سر بنادہ سے وہ کون ہے جہا نہین جو شاکی تیرا نہین + کسکی زبانپہ یاد تیرا تذکرا نہین +

یہہ ہی نظم مین ضرب لگتا ہی

بلاسا دیا اب شراب حلال +
حرامی کا للکتا ہون رد سوال

تو کرتا ہے تصدیق ابن عمر
وہ جہوٹونکا جہوٹا تہا ای بیخبر

نہین ایک نافع پہ ہے اکتفا +
بہت راویون نی ہی تیری لکہا

منافع سمجہکر برب ملیک +
ہوی قول نافع کی وہ بہی شریک

اکیلا نہین اوسنی گو کہا یا ہے
زبانونپہ دو چار کی آیا ہے +

یزید ابن رتان بہی ہی بکا +
نسائی زنانہ نے بہی ہی لکہا +

عبد اللہ پوتا جو عمر انکا ہے +
وہ قائل اسی امر بدنیا کا ہے

عمر کا جو بیٹا ہے ای بدخصال
سمجہتا ہے اس فعل کو وہ حلال

یہ ابن عمر جسپہ آمادہ ہے +
سو وہ طشت از بام افتادہ ہی

سمجہتا نہ اس فعل کو کر حلال +
تو کہتا نہ لاباس او بدخصال +

ہوا سے ثابت کہ فتوی دیا +
یہ فتوی مگر فتوی ہے جہا +

نظر خدا دیکھہ اوسکو شہ پیر ۔ کہ ہے نام اوسکا سمیع و بصیر

نہ چشم خدا ہے نہ گوش خدا ۔ یہ قدرت سے سنتا ہی اور دیکھتا

بلا اسکے آیا یہ ہونٹ ہین صدا ۔ جو خطبہ سے جنکے مرتضی نے پڑھا

بتاتا تھا موسی کو بارے صدا ۔ ہماری صدا تھی ہماری صدا

جو موسی نے دیکھا تھا بالائی طور ۔ ہمارا ہمارا ہمارا تھا نور

انہین سے خدا کام لیتا ہی سب ۔ یہی گوش رب ہین یہی چشم رب

بیان شہ کو مشکل کشا کہتا ہی ۔ ید اللہ انکو خدا کہتا ہے

ذرا سونچ تو دلمین اپنے لئر ۔ کہ ایسو نکا ہمسر ہو مردک عمر

یہ شیر الہی ہین اور وہ گدا ۔ گدہا ہی وہ جسپر ہو گوڑا لدا

یہ طوطی ہین وہ ساکھو کا لتہ ہی ۔ یہ بلبل ہین وہ الو کا پٹھا ہے

یہ سہ پارا ہین اور وہ کون پارا ہے ۔ یہ ہین شہسوار اور وہ گھسیارا ہی

انہین حقنی بہجوائی ہی ذوالفقار ۔ اوسے دی نہ کہرپی بہی تھی بکار

یہ کرار ہین اور وہ فرار ہے ۔ یہ یار نبی ہین وہ اغیار ہے

یہ ہین فضل حق سے ولی آلہ ۔ یزیدکا بہنا ہے وہ روسیاہ

یہ ہین باب شہر علوم خدا ۔ وہ ہی جاہل و اجہل بیحیا

یہ ہین بت شکن اور وہ بت پرست ۔ خدا کی ہین یہ ہاتہ وہ گوکا دست

یہ ہین عالم مصحف عدل و داد ۔ نہ سورہ بقر کا ہوا اوسکو یاد

علی جیسی تہی کب تہا ایسا عمر ۔ بجا ہے کہ تہا ایسا تیسا عمر

خدا کی پیمبر کی پیارے یہ ہین ۔ تمہارا عمر ہے ہماری یہ ہین

پیمبر سے رکھتی ہین رشتی کئی
بتا تو ہے مجکو یہ اسے بیحیا
نہ بہائی نہ فرزند تہا شاہ کا ٭
بہلا اونکی ہوتی ہوی ای لعین
اگر تو جواب اسکا دی بدخصال
کہلا ہے زمانی پہ یہ ای سلے
اگر وقف ہوتا نبیونکا مال ٭
جو چاہے رقیم کر تو ای ہٹ دہرم
نہین ہے ذرا تجکو ای نشت نام
کہلا تیرے باتونسی ای بدخصال
نکالا جو کچہ قصئہ سفے ومن ٭ ٭
وطی فی الادبار او بدخصال ٭
خیال گنہ بہی نہین لاؤنگا ٭

وصی بہی برادر بہی داماد بہی
پیمبر کو پیمبر سے رشتہ تہا کبہی
جو تہا بہی تو سسرا پیمبر کا تہا
بہی میراث سسری کو ملتی کہی
کہ وقف ان نبیونکا ہوتا ہے ٭
سلیمان نی میراث داود کی
تو کا ہیکو پاتے وہ ای بدخصال
تیری ما بونکو ملے کب ہین
تمیز امور حلال و حرام ٭
وطی فی الادبار بہی ہے حلال
تو مار ڈالنگا تیری مین گو ہون
خلیفہ نی تیری کیا ہے حلال
گہڑی تہر کو سنی بہی بن جاؤ

یہ تیر پریشان ہی قبقابلی

فیما یاسرے کی سیاق مین درمنثور سے منقول ہی لفظ مالک ابن انس
سے ہے نہ انس ابن مالک اگر سوا یہ قلب پیش راہ ہے علت شیخوخیت
عذر خواہ ایسی غفلت زبون اور علت واژگون سی حقتعالی نجات
بخشی مصرع ع زین چنین بدزندگانی مردہ بہ ٭ واگر قصداً اس
کی ساتہ قصہ متعلق ہوا تو ولد القلب تو نہین کہہ سکتا مگر یہ تو ہے کہ

کا بیٹا ہونا علی السبیل الانقلاب ممتنع ہے اللہم الا فی ہذا القوم لایمنع
الامکان وکیف لا کہ یہ امکان صورت متعہ نسوان مین متحقق ہے
اسطور پر کہ زید نے مثلاً سفر مین متعہ کیا عادق رہا بعد انقضاے مدت
حمل خالد پیدا ہوا ہرگاہ ابن حق اب ہی ہے زید خالد کو لیکر آ بے ہوا
خالد بعد وفات زید جب شعور کو پہنچا اتفاقاً اوسی شام مین آیا اپنے ماکو
زن متعہ بہا سمجھکر متعہ مین لایا اس صورت مین خالد پسر زید پدر زید
ٹہرا اور زید پدر خالد پسر خالد پس بیٹا اپنے باپکا باپ ہوا اور اپنے
باپکا بیٹا وہل ہذا الا ملعبۃ الصبیان ومضحکۃ الثکلان اور ہرگاہ مالک
ابن انس متعہ کی قائل نہین بلکہ فاعل پر حد تجویز فرماتے ہین! ونکا باپ
اونکا بیٹا نہین ہو سکتا مجوزین متعہ خصوصاً مالک نام جو شیعہ ہین ایک
مجتہد گمنام ہے جسکی اشتراک اسم سے صاحب ہدایہ التباس مین
پڑا البتہ اسکا باپ اوسکا بیٹا اور اوسکا بیٹا اسکا باپ ہو سکتا ہے فاعتبروا
یا اولی الالباب ان ہذا لشئی عجاب افسوس کہ باوصف اس ظرافت
اور مطائبہ کی پہر ہی جلا ہے کا تیر نچلا شعر ہوا ابرو کی لیے خنجر فولاد آیا!
ذبح کرنا ہے نہ تجکو میری جلاد آیا ✦ بالجملہ ملازمان کی ماباقی کی راہ
بشرط تصدیق رواۃ مالک اگر انکی روایت مین فی الدہر کا لفظ ہی
وہے بات فی ماسبق اور فیما یاتی کی ترتیب پا ئیگی کہ فی بعض نظر
ہے نہ بعض نظرف پس اہلسنت کی مدعا کو رواۃ مالک کی نہ تصدیق
متاعی ہے نہ تکذیب مضر وسیعلمون غدا من الکذاب الاشر انساب ہے

کہ منحصر انہ اس شعر کا مضمون ورد زبان رہے **بیت** ⁂ ⁂

نشستے گرد کین از خاطر یار ⁂ بگو اے گریہ کار من چہ کردی

یہ بھی نظم مین ضرب کنا یکی

پلا ساقیا اب وہ جو ہے شراب ⁂ ظرافت کے دون سنیونکو جواب ⁂

نہین اسمین زنہار چون وچرا ⁂ سہے تبعاب والا بڑا مسخرا ⁂

انس ابن مالک ہی مشہور عام ⁂ کہ بیٹا انس کا ہے وہ زشت فام

بڑا تو ہیولا ہے اے مسخرے ⁂ کہ خود بھولا بھولا ہے اے مسخری

جواب اے لعین تجکو اتنا ہی بس ⁂ کہان سے ہے لکھا مالک ابن انس

ارے خندی بیشک تو ہی شک کلب ⁂ تیری مان نے تجکو جنا ہو کی قلب

بجا ہے بجا سہم ثاقب کا قول ⁂ تیرے منہ مین سنی بھی کرتی ہین بول

ہر ایک وجہ سی تو ہوا زرد رو ⁂ کہ شیخی کو اپنے ذرا دیکہ تو ⁂

برے علتی ہین مشایخ ترے ⁂ خلیفہ کی سنت یہ ہین مسخرے

اوچہل کو دکہاتے ہین سب اسطرح ⁂ اوچکتی ہین بندر اری جسطرح

سر دست چرہتا ہے اونپر جنون ⁂ کہ شیطانکی اونگلی سے ہے اور اونکی کون

عجب مسئلہ تونے یہان ہی لکہا ⁂ مزین عمر سے ہے اے بچیا ⁂ ⁂

ذرا اپنے ثانی کی لی تو خبر ⁂ ⁂ اسیطرح پیدا ہوا ہے عمر ⁂

کہ ضحاکہ کو لی پڑا جب ثقیل ⁂ کیا فعل بد اوس سے کرکی میل

غرض حمل اوسنے تحصیہ کو رکہا ⁂ کہ خطاب مردود پیدا ہوا تو ⁂

ہوا جبکہ چودہ برس کا وہ خر ⁂ تو نسب لی پڑا اپنے ماکو نشر

تولد ہوئے انس سی تب حیثمہ
زنا کا ہے ملعونہ پر مظلمہ

ادس سے ہوا منعقد وہ خبیث
کیا کام وہ جو خلاف حدیث

انس ابن مالک کو جو ہی کہا
ہو توع اسکا اس مسخری پر ہوا

توان رشتوں کا اب ذرا کر حساب
ہوا کون اوسکا وہ خانہ خراب

ہنسی آتی ہے کیا کرین ہم تم
پدر کا پدر اور خصم کا خصم

بری بہی ہی او ہمین برای بہی ہے
سگا اپنے جورو کا بہائی بہی ہے

عجب طرح کا ہے لنو راشقی
کہ صحا کہ مان بہی ہی اور بہائی ہے

اری جسطرح گائی گورو بہی ہے
اوسیطرح یہ اوسکی جورو بہی ہے

ہے اس گنج بکا عطر مہکا ہوا
رہ عقل سے تو ہی بہکا ہوا

یہ رشتہ ہی یا رشتہ عنکبوت
تیرا باب بہی یہان ہوا تیرا الوت

اری اولعین ایک نشئہ آب دو شد
نصیحت دگر کو فضیحت ہی خود

عمر بہر تیرا پیرا ناسے کہہ
پہر گد ہے مالک تیرا مجتہد

بدی سے نہین باز آتا ہی تو
اوسے چڑیا والی بجاتا ہے تو

اری پست ہی سب تیرا ارتفاع
بہت سی ہین ہان قائلین متاع

افتادی کو کنز الدقائق کو دیکہ
ہوا طہار تجکو حدائق کو دیکہ

کہان تک لکہون ای برائی مجوز
مقاصد سی ثابت ہین بہت رموز

ہوا ہے روان واسطے کا قلم
کہ شمس الائمہ مین بہی ہی رقم

وقایع مین بہی ہی یہی واقعہ
رقم کرتا ہے مطلب رافعہ

رقم ہے یہ تاتارخانی مین بہی
اسی مشک کی بو بہی پہیلی ہوئی

یہ طبری مین لکہا ہے ای ناصبی — کہ اسما جو بنت ابو بکر سے تہے

نخستین اوسی سی بصد ارتفاع — زبیر شقی نی کیا ہے متاع

ہے داماد بوبکر کا یہ زبیر — خلیفہ کی بیٹی سے رکہتا ہی بیر

جو یہ فعل بد تہا اوسے بہایا کیون — ابوبکر نے اوس سی کروایا کیون

ہماری حسابون اری اہلکین — حرامی ہین دونون چہ ان اوچہ این

تیری قول سے کہل گیا اب یہ راز — کہ جنکی قرین متعت سے ہے جواز

حرامی تیری طرحسی اب ہین — کہ وہ اپنی باپونکی سب باپ ہین

عمر کی ہے سنت یہ قائم ثواب — یہ عالم تیری جوٹی ہین سنے سب

اری اوس زنانی پہ بہولا ہے تو — جو تہا شاہ مردان کا دلسے عدو

سدا دین حق کو مٹاتا تہا وہ — حدثین ہزارون بناتا تہا وہ

چڑہا تہا عداوت کا بہر پر جنون — گئی ہین بہت سی حرامی نی خون

کہان تک لکہون اوسکی بدنونکا حال — فقط یہ خلاصہ ہے ای بدخصال

خلاصہ مین ہی یہ روایت رقم — کہ ایک دختر باکرہ ذی حشم

کیا تہا نہ ہمراہ مراد اوسنے خواب — تہا برج حمل مین مگر آفتاب

عمر نے گرفتار اوسکو کیا — عفیفہ کو مجمع مین بلوالیا

سنا عذر اوسکا نہ پوچہے گواہ — دیا حکم تعذیر کا خواہ مخواہ

ہوی چشم اوس مہ جبین کی پرآب — لگی کانپنے صورت آفتاب

فلک کیطرف تہی نگہ بار بار — نہ تہا کوئی جز ذات پروردگار

ادہر ذرہ لیکر اوٹہا نابکار — ادہر آگئی سلطان دلدل سوار

یہ ہاتف نے دی دخترک کو صدا ❊ نہ گھبرا کہ آیا مشکل کشا

لگی کانپنے روبہ روزگار ❊ ہوا نعرۂ ضیغم کردگار

پڑا اسد کا خوف غالب ہوا ❊ کہ دست خلیفہ لرزنے لگا

گرا وہ جو تھا تازیانہ بدست ❊ یقین تھا نکل آئی ہیل کا دست

ہرا اوس لعین نے کیا دل کڑا ❊ سر دست دو ہ مگر کر پڑا

مخاطب ہوئی اوس سے تب شاہ دین ❊ یہی عدل یا ظلم ہے ای لعین

یہ ہے حکم وہ نیک ہو یا کہ بد ❊ یہ جاری کرو حاملہ پر نہ حد

ہوا ایسا بڑا تجھسے فعل زبون ❊ کہ دو بیگناہو نکا کرتا تھا خون

ادہر ہوتی بیجان یہ نازنین ❊ ادہر قتل ہوتا شکم مین جنین

زنا سے نہ یہ حمل محمول کر ❊ نہین تجکو اس واقعہ کی خبر

یہ حمام مین ایک دن تھی گئی ❊ وہان ہو گئی وارد ایک نئی

نہانیکو ایک رشک مہ آئی تھی ❊ مگر پاس شوہر کے رہ آئی تھی

ہوئی تھی نہ پاکیزہ رشک پری ❊ منی فرج مین تھی سب اوسکی بھری

ہوئی ستلقے جسدم وہ عورت کھڑی ❊ منی رحم سے اوسکی سب گر پڑی

فلک نے یہ سامان کیا یک بیک ❊ وہ اوٹھی یہ بیٹھی وہان بے دھڑک

منی کا عاشق ہے رحم زنان ❊ کہ لی کھینچ وہ سب منی ناگہان

ہوئی جذب جب وہ منی سب کی سب ❊ اوسی سے ہوا ہی یہ رنج و تعب

زنا کا نکر اسپہ تو اشتباہ ❊ یہ تھے بیگنہ بیگنہ بیگناہ

چھٹے قید آفت سے وہ دردمند ❊ ہوا شور صل علی کا بلند

لگی کہنے سب بندگان خدا
تھیا دلمین اپنے بہت وہ للی
سنا ای لعین اپنے پیرونکا حال
تو بھی سمجھ کہ کیا ایسے کا اعتبار
تو میڈک عمر پر ہے بھولا ہوا
نہوتی اگر سرور ذوالفقار +
سوالونکا تیرے ابھی ہے جواب
نہ مہلت تجھی ای لئر دونگا مین
ہمین جبکہ چیڑینگا نواے خراب
تو اونکا برادر ہے ای بدضمیر
یہان اے لعین گر یہ فی طرفی ہے
اگر تو ہے کہتا کہ ظرفی نہین
پسر جو خلیفہ کا ہے ناخلف
وطی دبر کا وہ قائل بھی ہے
یہ کیا ہے پدر اوسکا مفعول تھا
میری دعوی پر بھی سیوطی گواہ

یہ مشکلکشا ہے یہ معجز نما
تھا بے تحاشا کہ لولا علی +
سند اوسکی لاتا ہے اوبد خصال
بڑا ایسا تیسا تھا وہ نابکار +
وہ خود راہ ایمان تھا بھولا ہوا
تو رہتا نہ دین سبھی زینہار
دکھائی نہین شاعری ای خراب
کہ اگلی کو پیچھے سمجھ لونگا مین
تو پائیگا ایسی ہی یہانسی جواب
تیری ہے لگی گا جولاہیکا تیر +
تو ظاہر تیری اوسے کم ظرفی ہے
تو ہم بھی یہ کہتی ہین ظرفی نہین
تو سب کذب تیرا ہے اوسکی طرف
وہ قائل بھی ہی بلکہ فاعل بھی ہی
نہ یہ امر معروف مجہول تھا
عمر اسکو کروا تا تھا خواہ مخواہ

قال ابن حجر سہم پیش
و ابن عبد البر مالکی گفتہ الاول
من ابن عمر
بمنزلہ المعنی مجمع
ہو دفعہ عنہ
منسوخ ہ ا ہی

یہ نثر پریشان ہی قبقابکی

مشار الیہ ہذا کلا وہے فی الدبر ہے معنی ظرفی نظرفی پس صحیحہ معروفہ

مشہور ہے معنی یہ مقصود ہے نہ وہ یا یون کہیں کہ مشار الیہ اسکا شان نزول
ہے کیونکہ کر بمقتضاء کرم الایہ کی شان نزول بہت ہی اور مشہور ہے اور
مشہور ہے کہ یہود اوضاع مختلفہ اور اشکال جداگانہ وطی پر استہزا
کرتی تھی اور قریش جو ان اوضاع اور اشکال کی معتاد تھی زنان
انصار اوسکو پسند نہ کرتی تھین اوسپر اس ایہ نے نزول پایا پس ابن
عمر سے یہی معنی مشہور ہین یہ کہان سے معلوم ہوا کہ ابن عمر نے کہا کہ
اس ایہ وطی فی الدبر لا بمعنی من الدبر ثابت ہی پس ملازنان کا یہ +
استدلال خام خیال ہے یا مخترعات دمہ کا مثال انیاب الاغوال ہیت
ہر انکہ تخم بدی کاشت و چشم نیکی داشت دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

یہ ہی نظم ضمن کتاب کی

پلا ساقیا اب پیاپے شراب
سوال او ستمگار کا ایک ہے
سمجھاتا ہے ابن عمر کو لئر + +
چہپاتا ہے بلی کیصورت سی گو
کہلا ہے اس ایہ کا شان نزول
جو لایا ہندا کا لفظ ای لعین +
مراد اس جگہ فی کی طرفی نہین
اری سنگ تو ہر طرح بولا یاہے

او سیطر حکی بہ ہین لکہنی جواب
نہ وہ نیک تہا اور نہ یہ نیک ہی
نہین ہہسی بچنیکا ہرگز وہ خر +
چہپانی سی چہپتی نہین گو کی بو
نہین تجکو معلوم کیا ای جہول
کہ دونو طرف کا تجہی ہی یقین
یہ کیونکر کہلا تجکو ظرف نہین
کسی جا نہین من کا لفظ ایا ہے

(حاشیہ: [illegible])

اگرفنی کی جامِن ہوای پر وصل
تو جاہل ہے کیا جانی شانِ نزول
بجز آلِ پاک جناب رسول ؐ +
ادنہون نی جسی جتنا بتلا دیا ہ
وہین جانتے ہی یہ جنکے لیے
تبا مجھکو ابنِ عمر کے سوا +
جسیکی زبا نپہر ارے اہلکبین
لگائین تھے … تیان بار ہا +
اری علم سے تجکو بہرا نہین
خدا جانے خر ہے کہ گہوڑا ہے تو
عمر سے سدا فتنہ جاگا کیا
کہلا ہی زمانیپہ جنبر کا حال
یہ اوس سی بہی ہی طرفہ ترماجرا
نئی طرحسی وہ اری بیجیا +
یقین ہے کہ وہ زاہد خشک تہا
یہ کہتا ہے کوئی نہ سوے … چلاے
دیا حکم روغن کا ای کینہ جو
نئی بدل ہے اور نئی جوک ہے
ہوا اس سی ثابت اری دیکی

عبارت مین اجاتا ہے پہر خلل
تو اگہ ہے وہ انسی کیا ای جہول
نہین جانتا کوئی شانِ نزول
وہی جانتا ہے وہ ای بیجیا +
کہ قرآن ایا ہے اسنکے لیے +
فصیح اوس زمانیمین کوئی نہتا
میانِ عرب نِی کی جامِن نہین
پرای خر تو موچیکا موچی رہا +
کسی معرکہ مین تو ٹہرا نہین +
بہگوڑ ذلکا پیر و بہگوڑا ہے تو
جہاد و نسی اکثر ہے بہاگا کیا
کہ بہاگا ہے کسطرح وہ بدخصال
کہ ابنِ ملیکہ نی ہے یون لکہا
ہے قائل وطی فی الادبار کا +
کہ خشکی سے اکراہ تہا دائما +
مناسب ہی حشوی یہ روغن لگائے
کہ خشکی سے شاید اذیت نہو
تیری مرشدِ کو نے پر تہوک ہی
کہ یہ فعل کرتا تہا وہ اپ سے

عذاب اور صعوبون درد و غم لگا مین	جو هم سی کهی تو تو سو کهتا چلا ئین
ستم و شن کبهی هو گا تیرا چراغ	لکتا هے بیهوده اپنا دماغ

یه شعر پریشان هی قبقابلی

اخر روایت اخرج ابن راهویه کا در منثور مین بعد انما کان هذا الحی من الانصار
متصلا یه هے وهم اهل وثن مع هذا الحی من الیهود وهم اهل کتاب کانوا
یرون لهم فضلا علیهم فی العلم فکانوا یقتدون بکثیر من فعلهم ترجمه اوسکا
یه هے که ابن عباس نی بتاکید فرمایا که خدا ابن عمر کو بخشے اوسکی عبارت
نے لوگونکو وهم مین ڈالا بات اتنی تهی که انصار مین ایک گروه بت پرست
تها یهودونکی محبت کی سبب اکثر رسم اور عادت مین اونکی اقتدا کرتا تها
اور یه یهود اپنے علم وفضل پر مغرور تهے سوای ایک طور یعنی اتیان
فی القبل من القبل صحبت نکرتی تهے اور کهتی تهے جسقدر زن
مستور الحال هو بهتر هے انصار انکی صحبت اور مخالطت کی سبب اس
خیال مین گرفتار تهے اور قریش بانحاء مختلفه مقبلات اور مدبرات اور
مستلقیات جماع کرتی تهے جب ان قریشیونکو مدینه مین انیکا اتفاق هوا
امنین کسی نی ایک زن انصاریه سے نکاح کیا چاها که اپنے طور پر پیش
اوی انصاریه نے کها هماری یهان سوائی ایک طور کی اور معمول
نهین اگر یه طور منظور هو فبها والا دور هو یه قصه پهلا حضرت تک پهنچا آیه
نساءکم آیا فرمایا وطی کرو عورتونسی جسطرح چاهو خواه اونکی رو بروسے
طرف هون خواه پشت پشت بشرطیکه دخول فرج سے مین هو وی اور وطی

پت کیطرحسی حیل مین ہی اور طبرانی کی روایت مین اتنا اور ایزاد
ہے کہ ابن عباس نی فرمایا کہ ابن عمر اپنے محاورہ مین فی دبرہا
بول گئے اس سبب بعضی لوگونکو وہم پیدا ہوا خدا اونکو بخشی لفظ
مشعور پر منصوص تہا کہ وطی فی الدبر حرام ہے یہ ہی ترجمہ پوری روایت
کا جسکو ملا زمان نے مع الاصل ترک کیا تا روایت کی خاتمہ کی عبارت
کہ یقول مدبرات ومقبلات بعد ان یکون فی الفرج الخ منافی تقریب
نہو سو بحمد اللہ کہ بعد نقل روایت تامہ اہل فہم وادراک پر واضح ہے
کہ یہ منافی مدعا ہے کیونکہ اس روایت کی کسی لفظ سی مفہوم ہوتا
کہ ابن عمر کے مذہب پر وطی فی الدبر کا نام نہین آتا اسواسطیکہ مقصود
ملازمان یہ ہے کہ جناب ابن عمر اور بیشتر علمای پیشتر وطی فی الدبر
کا فتوی دیتے تہے وابن ہذا من تلک الروایت کما لا یخفی علی اہل
الدیانتہ والدرایۃ اب اس فعل کی صلہ مین سوائے نقد گرانبہائی
اس شعر کی اور کیا پیش کش ہووے بلیت شیوہ حیل وتقیہ
ہفوات وکبوات ❊ انچہ شیعہ ہمہ دارند تو تنہا داری ❊❊❊

	یہ ہی نظم مین ضرب کتاب کی	

کہ ہر ہے تو اے ساقی لاجواب	پلا دی ایاغ می انتخاب ❊
جو ہو شل شطرنج گرم نبرد	تو ہر ہر کے مار دون مین خنی کی نرد
نہین کوئی بہتر داتہے لاتا ہے	او لٹ اور پلٹ کر دہی لاتا ہی
وہی حیل کرتا ہے او حیل ساز	کہ ہر کہے خلیفہ کی بیٹے کو باز

که جیسا کہا تو نے ویسا سُنا	ہزار دمین مضمون سے یہ چُھپا

یہ نشر پشان ہی قبقاب کی

اہلسنت کی نسبت با ابن عمر کہان وہم کا جزم کیا کہ خلاف جزم ہوا۔
سارا ملا زمان کی غلط فہمی کا منشا ہی اس وا سطیکہ روایت بالا کہ
اوسکو ملازمان والانی الی آخرہ کہکر لاا ومین لفظ فاوہم ابن عمر واقع
ہی بصیغہ متعدی من الایہام نہ فوہم بصیغہ لازمی من الوہم اور اس
فاوہم کا ترجمہ با بن عبارت حوالہ خامہ خد لعیت ختامہ ہوا کہ یعنی امجاہد
از ابن عمر روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر خدا بنجشد او را وہم کردہ انتہی
پس معلوم نہین کہ یہہ خطای ولادی ہے یا خطای اجتہادی بہرحال
اس کی عطا بخشش ہو چکی ہے طلب مغفرت پس ملاحظہ ہو دیگر
وہ ابن عمر سے منتقل ہو کر کسکی جانب متوجہ ہوتی ہی کہ اللہ یغفر لہذا
المجتہد الخاطی المخاطی الذی خطا خطاء فہو یخطاء فی انہ یخطی الصور
مین توہم وہم کہ دونو جانب یعنی ابن عباس اور ابن عمر کیطرف
متوہم ہوا تو ہم محض و محض توہم ہے ہرگز اونکے اجتہاد مین
خطا کا احتمال نہین یہہ احتمال ملا زمان کے خطاء اجتہاد اور
فہم کے فساد کیجانب راہ پاتا ہی اور بالفرض اگر وہم کی مقام مین
وہم کبھی ہوتا تو بھی جانبین مین توہم وہم کی گنجایش نہ تھی سوا
زیادہ برین عیبت کا اس ہنگام مین جناب عمر سے اباحت وطے
فی الدبر مفہوم ہوتی وہ پایۂ اعتبار سے ساقط تھی کیونکہ فریقین مین

اعتبار شہرت اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ جناب جلکر
اپنے حدیقہ سلطانیہ میں اسبات کی تصدیق فرماتے ہیں حیث
قال که و در روایتی از تہذیب آمده که آنحضرت پنج رکعت نماز بسبب سہو
بجا آورد و ہر گاہ مردم آنحضرت را متنبہ ساختند بعد تکبیر دو سجدہ سہو
بجا آورد و فرمود کہ این را عثمان میگویند و امثال این روایات مستند
صدوق ہست و چنین اخبار اگرچہ متعدد ہست لیکن مخالف مشہور است
و معارض آن کہ موافق جمہور است نیز مروی ہست چنانکہ شیخ باسناد
خود از زرارہ نقل کردہ کہ گفت از حضرت امام محمد باقر پرسیدم کہ آیا
رسول خدا سجدۂ سہو بجا آوردہ آنحضرت فرمودہ نہ انتہی بقدر الحاجہ پس
ملا زمان اپنی گھر کی خبر لیں پھر اہلسنت کو الزام دین ہیہات حیف
ہی رافضی نہ ہیں ہنر شد اپنی گھر ہی کے نہیں تجکو خبر + آور یہہ جو ارشاد ہوا
بیعت ما کان تجویز ابن عمر ثابت ہست الخ یعنی بملاحظہ لفظ فی دبر ما صلی
تجویز ابن عمر کی ثابت نہیں نہ تشبدت و ہم نہ بجوفت فہم دعوا اس
تجویز کا تحکم بحت تولد باکل اموال الناس بالسحت ہے خدا توفیق فہم
عطا فرمائی اگر مِن بعد ملا زمان اس تحکم پر اصرار فرمائینگی الزام
از مِ غیر متعدی اوٹھائینگی کیونکہ بعینہ باین تقریر نیب یافتہ تحریر
سکا کہ بنا بر افادۂ حدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جمہور ہے اور
ہے اگرچہ معارض روایات مستندۂ صدوق لقبی الکذوب
ہے لیکن بیعتما کان تجویز صدوق ثابت ہے خواہ بسبب شہرت خواہ

بسبب عدم شہرت پہر علاوہ اسکی اس کلیہ سے بہت جزیہ مستنبط ہونگی
مثلاً خلافت خلفا اور اقتدا سے جناب مرتضیٰ پس اینہا اور تزویج
کلثوم بنت حیدر صفدر بجناب امیر المومنین عمر وغیرہا علی ما لا یخفی
کہ باجماع اہلسنت یہ امور باستحقاق اور بلا تقیہ ونفاق اور برضا اور
اتفاق واقع تہے اور باجماع شیعہ بغصب ونفاق اور اکراہ اور
شقاق پیش آسے قائل کہہ سکتا ہے کہ بنا ئے علی اعترافکم کیفما کان
خلافت ثابت ہوے خواہ بغصب خواہ بلا غصب اور جناب شہر خدا
انکے اقتدا کے کٹہرہ مین آسے تو سہی خواہ بتقیہ خواہ بغیر تقیہ اور
حضرت عمر جناب حیدر صفدر اور بتول اطہر کے داماد ہوے تو خواہ باکراہ
خواہ بلا اکراہ اب قطع نظر ان الزامات صریحہ صحیحہ منتفعہ غیر مندفعہ بنا بر
علاقہ مصاہرت فیما بین جناہا مین مدعیان ولائے دودمان خسر انکو
جناب فاروق کی نسبت ناتارستہ بہم پہونچتا ہے تباہی کیا ہے
فی المدیہ اسکا جواب دیا ہے کہ بیحرمت کی جا ہے والا شتی کہ نعجہ
جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جواور کی بدشگونیونکو اپنے ناک کاٹیکا
اور سکی سہے منہ سے بیت گرد ختر رز عشق مین یار ولسی لگی ہے
آزاد تو را مانے لے تو کیا تہی سگی سہے اور یہ فرمایا کہ ابن عمر زعم خود
تنا سے نموده الخ فی الوحی ابن عمر بیگناہ مین اسیو اسطے طالب
مغفرت نتہو ی دعوا ی طلب مغفرت اونپر بہتان ہے کسنی کہا کہ وہ
طالب مغفرت ہوی ہان اونکے محاوری مین جو بعضی ان فی بحجز سماع

تو ہم پیدا کیا کہ صورت خطا تھا اور سید ابن عباس نے بدون طلب مغفرت
اور معہذا طلب مغفرت لنفسہ وغیرہ یا توبہ کیا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی
کے ہوی خود مصنف حدیقہ سلطانیہ توبہ استغفار کی حق مین لکھتا ہے
کہ ان تذللی ہست نزد حق تعالی کہ بآن حق تعالی را بلطف می آورد اگرچہ
درآن گناہے نباشد چنانچہ در احادیث عامہ و خاصہ وارد شدہ کہ رسولخدا
روزی ہفتاد مرتبہ استغفار میکرد بیگناہے انتہی پس طلب مغفرت ابن
عباس نہ بمقابل معصیت یا غضب ہی بلکہ بمجرد رحمت اور شفقت والا
سابق جو زرارہ کا قول مذکور ہوا کہ نسبت بامام باقر رحمہ اللہ ابا جعفر
تھا شیعہ کی طور پر ماننے عصمت ہوگا اگر بالغرض ابن عمر سے اس
مقدمہ مین خطا ہے واقع ہوتی محل اعتراض نہ تھا اسواسطیکہ بنابر
قرار داد اہلسنت ابن عمر ائمہ اطہار کی طرح معصوم نہین کیونکہ بشہادت
نہج البلاغہ جناب امام الائمہ خطا ئے فی الجملہ کی اپنے نسبت معترف
ہین بالجملہ خطا اور عدم خطا ئے ابن عمر مین ابن عباس کی دعا فضول
نہ ٹھہرے اور ابن عبد بر کے شہرت قائلہ کا جواب مذکور اور متردد ین
کے کانون سے پنبۂ غفلت دور ہو چکا اعادہ کی حاجت نہین نبیت
سو بار سنگسار کیا اہل شہر نے اتبک تمہاری دلکو ہی عشق تیاں عزیز

	یہ ہی نظم مین ضرب کشا بکی	

پلا ساقیا اب سبو بہری سے شراب	•	کہ دیوانونکا لکہتا ہون مین جواب
حرامی ہے قبقاب والا بڑا		کہ ناحق یہ ہے عالمون سے لڑا

بچاتا ہے ابن عمر کو سے لئے ❊ چہپی گی نہ ہرگز خطا سے چلے
وَمَنۡ فِی الۡاَدۡنَار کو بد خصال ❊ سمجھتا ہے اپنی حسابون جلال
عجب خر ہے یہ کندۂ ناتراش کہ سمجھا نہ ابہام کو بد معاش
یہ معنی ہین ایہام کے ای شقی کہ اندیشۂ شک مین ہو آدمی
یہان لفظ شک کا ہی مطلب کہلا کہ ظاہر ہون باہم خطا و عطا
بڑی شک مین انسان ہو کر حیر تہا کی ہماری کہ ہیچ ملیح
کہانتک اس اجہل کو سمجہائی ہو شاگرد اگر تو تبلائے ❊
مین دامن مین یہ گرد بہرتا نہین حرامی کو شاگرد کرتا نہین ❊
مین کرتا ہون تیری حواس اب تلف کہ ایک امر راجع ہی دونو طرف
وہی جاوین اور وہی خوبی ہے کہ ابن عمر کی طرح تو ہی ہے
گنہ ہی جو ابن عمر کا بڑا ❊ ❊ اوسی کو ہاتھ پیچہے مین تو ہی پڑا
وہی چال تونی بہی سب سیکہی ہی مثل ہی یہ کہ گو نہین چہپی چہپی ہی
خطا تیری رنگین بہی سادی بہی ہے ولادی خطا اجتہادی بہی ہے
جو یہ ابن عباس سے ای لٹر کہا یغفر اللہ ابن عمر ❊ ❊ ❊
جواب یغفر اللہ ابن عمر
تیری عقل اے کج دلی خام ہے یہی صنعت خاص ایہام ہے
دل ابن عباس آگاہ تہا ❊ کہ ابن عمر مرد گمراہ تہا ❊ ❊
جو بخشی خدا اوسکے حق مین کہا یہ معنی ہین یعنی نہ بخشے خدا
بہلا اوسکی بخشش کی صورت ہے کون کہ دور اوس سی ہی سب اکبر کی دون
تہی آگاہ عبد اللہ نیکخو ❊ ❊ ❊ کہ ابن عمر ہے علیؑ کا عدو ❊

کہلا جبکہ کفر سے خنے پدر + +
نجس رہا وہ نہ طاہر ہوا
بہلا پہر ہوا ایسے کا کیا اعتبار
لکہا ہے جو تو نے کہی اتنی بات
جب اس آیہ تک آ کی پہچا لعین
کہ سمجہا تو مطلب کچہ اس ایہ کا
مگر آپ فرماتی ہین اسمین کیا
کہون کیا مین ای شخص سو دی بچے
تو ہی کہہ اری نا جسے وجہول
عیان حکم ہے صاف مکار کا
یہ جائز کیا بو حنیفہ نے یہے
اری تیری تفسیر ہے جو کبیر
وہ کہتا ہے عورت جو بیمار ہو
کہ ہی مرد ضایع نہ مرد ایکا ذوق
نہین شرم آتی ہے اوبی ادب
اگرچہ تو جہوٹا نہین اے لعین
اری آپ کو تو فضیحت نگر +
نہ چڑہ منہ پہ شیعو نکے تو بار بار
سدا اپنا جیتا ہوا یالا ہے +

پہرا ہو کے خوش تمام سنی ایمی
کہ کافر کا بیٹا ہے کافر ہوا
جو چاہے کہی وہ اری نابکار
کہ قران پڑہتا تہا وہ بدصفات
لگا کہنے نافع سے وہ ابلکین
کہا نافعِ زشت صورت نی لا
پکارا ابن یحیا یحیا + +
کتابِ الہی کی ہوتے ہوے
کہ کرتی ہے کیا عقل تیری فتول
جواز وطیِ فی الادبار کا + +
لواطہ کا فرمان دیا ای شقی
مولف ہی جسکا کہ راضی شریر
کہ کچہہ فرج مین وسکے آزار ہو
وطی ہو دبر کی طرف سے لشوق
تو ہی ایک سچا ہی جہوٹی ہین سب
تو کہہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
رقم اسطرح کے عبارت نکر
زبان انکی ہے دو زبان ذوالفقار
تیری گہر کی لوگو نکو لی ڈالا ہے

شراب تولا سے شیعہ ہین مست ۔ کہ ہم ایسے مومن ہین رند الست
اگر دختر رز ہے تیرے سگے ۔ تو رند دنی ہے آنکھ اوسکی لگی
اگر زاہد خشک ہی تو نہ سُنئے + ۔ تو ہم رند مشرب ہین اے دہبکی
نہ ہی ہیں سے باز آینگے ہم ۔ کہ گھر سے تیری کہینچ لاینگے ہم
محبت للہ ہے ذکر سہو رسولؐ ۔ تیری شامت آئی ہی اب ہی جہول
ارے تو نہین ہے سمجھی کیا خبر ۔ جناب محمد تھے خیر البشر +
سہ اپنے اللہ سے ڈرتی تھی ۔ صفت جو بشر کی ہی وہ کرتی تھے
یہ خیر البشر تھی رسولِ انام ۔ بری سہو عصیان سی تہی وہ ملک
بصد جاہ وحشمت بصد زیب و زین ۔ سمجھا کہ گئے ہین صدوق حسین
رہیگا نہ تو تیر لعنت سے بچ + ۔ ارے یہ بھی سچ اور وہ بھی ہے سچ
یہان تو لکھا ہے نہین بھی لکھا ۔ تو اپنی کتابونکو دیکھ ایک ذرا
تیری سب گروہ ہین برا شقیا + ۔ کہ سہو پیمبر کو ثابت کیا + + +
بڑی جو کہ ہین تیرے لکھی پڑی ہے ۔ اگر سہو سے بھی ہین آگے بڑھے
کہ دو رکعتین وہ شہنشاہ دین ۔ نمازِ خدا مین فراموش کین
بلاشک تو پیرو ہے شیطان کا ۔ ٹھکانا نہین تیرے ایمان کا
ار طعن تونے کی ہے اسامونیہ طعن ۔ اولٹ اور پلٹ کر تیری ہی لعن
جو تزویج کلثوم مین ہے بکا ۔ جواب اسکا ہون پہلے ہی دے چکا
کھجاتا جو ہو سر اری اہلِ جور ۔ تو دو چار جوتی لگا دینگے اور
مگر شرم تجکو نہین آینگے + + ۔ کہ تھوڑے سے گر داڑھی جھڑ جاینگے

عمر فاطمہؓ کا نہ داماد تھا
وہ نمرود تھا بلکہ شداد تھا

ہی سب حال ظاہر تیری مکر کا
جو داماد ہے تو ابوبکر کا

یہ تو بک رہا ہے جو ای جعلساز
علیؓ ہی پڑھے اونکے پیچھے نماز

خدا کی قسم ہی غلط ہے فقط
اری خود غلط یہ غلط ہے غلط

اگر کرتی تھی شاہین اقتدار
تو ثانی نے کیون اونکو تارک کہا

علی جسطرح کرتے سجدہ وہان
اگر بت سیم و زر کے گرمی تھی وہان

پڑھیگا نہ زنہار اے جعلساز
حرامی کے پیچھے حلالی نماز

تھون اور تو کیا مین اری کینہ جو
مگر یہ کہ بہوسلے کی میاں اکی جو

کہان تک لتاردن تجھی بدخصال
تو ہر پہر کے کرتا ہی وہی مقال

گیا ہے جو ذکر خطاے علیؑ
تو کنہ دلے سمجھیگا کیا اسلئے

جو خطبو منین فرماتی ہین مرتضیٰ
بجا ہے بجا ہی بجا ہے بجا

تو یہ ہم نکروہ اماسو تکے سمت
اشارہ تھا وہ ہم غلاموں تکی سمت

نہ لی نام سجانو اے نابکار
تیرے بیخ تھو کو لگا مین جاد ار

خوارج کی ہو ویگے مٹے خراب
کہ سمجھے نہیں رتبۂ بو تراب

سے نبیؐ اور سید اللہ بہار نیکی حلق
سو وہی دو نوا ایک نور واحد سے خلق

رہیگا تو ایمان سے نامراد
نہین لڑک تھی کیا تجکو یاد

علیؑ کو کہا مصطفیٰ کو کہا
جو اونکو کہا وہ خدا کو کہا

کہیگا خدا کو جو بد اے لعین
سو وہی نار جائیگا وہ بالیقین

ارے دشمن رب باری ہی تو
کہ ناری سے ناری ہی ہی ناری ہی تو

بچا لو نہ ابن عمر کو بچا +
اری لوطی ہے اور لواطی ہے وہ
چلی سنگ لعنت بہی تجہپر بڑے
ہوا سنگ باران بہی ای بی تمیز
بتونکی محبت مین رہتے تہی مست
یقین جان ای بادہ کین کی مست
تو ملعون ملعون ملعون ہے

خطا ہے خطا کی خطا کی خطا
کہ خاطی ہی خاطی ہی خاطی وہ
مگر عقل پر تیرے پتہر پڑے
رہی پر تجہے ست پرستے عزیز
عمر اور ابو بکر ہین بت پرست
جو مانی او نہین وہ بہی ہی بت پرست
میرا تہوک ہے اور تیری کون ہے

یہ شتر پریشان ہی قبقاب کی

جہوٹے پر لعنت کہو تیش بات جب ثابت ہوا کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر کا مرغیر برار وسیے نہ قائل اس فعل شنیع کے این نہ فاعل اس ہنگام مین اہلسنت کی نسبت تشنیع پایکین سے بالا اور حضیض سے اوج اعلے کیطرف کیونکر چڑہتے ہے اور استفادہ ابن عمر کا فادہ جناب عمر سے کیونکر نتیجہ دیتا ہے ہان لبشرط انصاف دور از اعتساف اونے تامل اور کتب بینی سے واضح ہوتا ہی کہ بنا بر نص استبصار اور تصریحات فرقہ اشر معاذ اللہ اس فعل کی فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام رضا ہوتی آئی کہ باعتراف شیخ الطائفہ بل ابو الطوایف جعفر طوسے وغیرہ احتمال تقیہ اور تزویر کا ہے انکی نسبت منفی اور منتفی ہے جیسا باتم تفصیل صدر رسالہ مین مصدر ہو تو اس تقدیر البتہ

یکارک ... صاحب ... (حاشیہ) ... بحاصل الکمال افادہ ابلیغ زادہ ... اشد ۱۲

تشنیع شنیع پایئین ماموم سے بالا اور حصبض معصوم سے اوجِ
اعلی کو پہچتی ہے کہ نعوذ باللہ علے سبیل التعاقب بل علے نسبۃ
التضایف والتطابق ان دو نو اماموں نے اپنی اباے کرام کی
افادے سی اس نتیجہ کا استفادہ کیا اس صورتمین یہ تشنیع شنیع اور
تقطیع فظیع شیعہ پر منطبق ہے نہ اہلِ سنت پر کہ اصلا اس فعل بد
کے گرد نہین بھاتے فاعل اور قائل پر تعزیر تجویز فرماتے ہین
فما لہولاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا وکیف لا عاقل کو اندک
تعمق سے بطریق مقالہ اور تمثیل یہ تصور تصدیق ہو سکتا ہے بیان
اسکا یہ ہے کہ ہلاز نمان کسکس وقاحت اور سواہ شیعیت پر خاک
ڈالینگے اس قسم کی پوچیات سی چہ در عبادات وچہ در عادات
کتب شیعہ مشحون ہین مثلا اس قوم مین خمر طاہر ہے نص علیہ ابن
بابویہ والجعفے وابن عقیل اور پیپ لہو مذی وذی کے نکلنی سے
وضو نہین جاتا فے من لا یحضر کلما خرج من الطرفین من دم وقیح
ومذی وذی وغیر ذلک فلا وضوء فیہ والاستنجاء اغلام امارد کی
غسل لازم نہین آتا فے خلاصۃ المذہب وفی وجوب الغسل بوطی
الغلام تردد اور لواطہ نساء سے اگر انزال ہو مرد پر غسل ہے والا
نہین اور زن پر دونو صورت مین غسل نہین فی استبصار اذا اتی
الرجل المراۃ فے دبرہا ولم ینزل فلا غسل وان انزل فعلیہ الغسل
لا علیہا نماز مین ستر عورت صرف خصیہ اور قضیب ہی تاالگر کوی

تمام بدن کسی برہنہ ہو بضرورت تنہا خصیہ اور قضیب مین منی لگا کر
نماز پڑہے درست ہی فی الارشاد الاذہان عورت الرجل قبلہ
ودبرہ یجب سترہما مع القدرہ ولو بالورق والطین والمراد بالقبل
القضیب والانثیان ذکرہ الشیخ الشہید سبحان اللہ خوب خصیتین کے
لہرے اور قضیب کی ڈہوکنے پر کل حکمت تجویز ہوی تا آلیا جیگا کان
حلقہ دبر مین روئیکا پہایا جمایا ہوتا خالی چہوڑتے کہ ہوا آتی جاتی
نماز مین خصیونکا اور پہیا لینا قضیب سے کہیلنا جی بہلانا منع نے
نماز نہین فی الاستبصار سالت ابا عبد اللہ عن الرجل یلعب بذکرہ
فی الصلوۃ المکتوبۃ قال لاباس استغفر اللہ کجا نماز بے نیاز و کجا
لعب بخصیہ کلان وذکر دراز اگر کسی زن خوبصورت کو عین نماز
مین ہم آغوش کیا اور نعوذ پیدا ہوا پہر پہر ذکر کو محاذی سوراخ فرج
رکہا اور سندی سائل ہوی ولو الی الساق نماز مین فساد نہین ذکرہ
ابو جعفر الطوسی اور اغلام سے صوم باطل نہین ہوتا نہ فاعل کا
نہ مفعول کا فی خلاصۃ المذہب فی فساد الصوم بوطی الغلام تردد
وکذا فی الموطور اگر احرام مین زنا کرے حج مین نقصان نہین کذا
فی التحفۃ حیف کہ وطی حلال سے حج باطل ہووے اور وطی حرام
سے کچہ ضرر نہین یہ ثمرہ دیانت اور حیا ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت
خلاصۃ المنہج مین ہے کہ متعہ کی بہت فضائل ہین ایکبار متعہ کرنے مین
امام حسین کا درجہ ملتا ہے دو بار مین امام حسن کا تین بار مین

امام الائمہ جناب امیر کا چار بار مین خاتم الانبیا حضرت بشیر و نذیر
کا کم بخت روسیاہ بہولا پانچوین بار مین خدائیکا درجہ کیون ندیا
گر متمتع بجاے خود ہی کہلکی جو چاہتا کرتا پہرا ہے فتح اللہ کے
جامدان اور ابن بابویہ وغیرہ کے کیسہ مین ہے کہ متمتع نہاکی
ہوے مین حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور غسل کے قطرے
سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تسبیح کا ثواب فاعل و مفعول کو
پہنچا رہے اور ساعی کو ثواب ان دونوں کی برابر معلوم نہین کہ سلاریان
کیون اس سعی سے محروم ہین دین دلادین تا اسکا ثواب موعود
پالین ایکبار غمگسار غروبت مین گرفتار اس سعی کا امیدوار ہے
اظہار کافی الضمیر سے حیا کے ماری لاچار بیت شرم سے کہہ
نہین سکتا ہے جو کچھ مطلب ہی ٭ عاشق تازہ ہے اور وصل
کی پہلے شب ہی خدا کے فضل سے فہم رسا ہے سمجھہ جاے
اسکام و دونو ہاتون سمیت لاوی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پہر
اسکے یہان متعہ دوریہ کہ مجمع علیہ شیعہ ہے اسیطرح ہی حلیہ المتقین
مین امام موسیٰ علیہ السلام سی منقول ہی کہ عورت کی فرج کو چہونا
چاٹنا خوب بات ہی کاش شکر چہڑک کر ہو تو خوب مزہ دیتا روکہا
پہیکا تو کہتا ہی کہنا کے فلان چومتا چاٹتا ہے کلینی مین امام صادق
مروی ہے کہ عورت کو برہنہ کر کرا وسکی ستر مغلظہ دیکہنا بہترین
لذائذ سے ہے تحلیل فروج اس قوم مین شایع ہے چنانچہ کتاب

...اع عباسی ہین تفخر و مباحات تمام بیان کیا کہ یہ منجملہ خاص
...رقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی اپنے ام ولد وغیرہ کو عزیز پر مباح کرنا
...نکے یہان درست ہی فی الارشاد یجوز ان یبیح لاخیہ وا ولدہ
...ہ تر و مملوکہ بغیر عاریت دینا فرج کا روا ہے فی الا ستبصار
...سالت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لاباس بہا در با جماع
...شیعہ وقف فرج جاریہ ایک خیر جاری ہے اور اوسکی خرچی کہا
...حلال طیب آفرین بر ہمہ ہب کثرت جریان کا لکہنو مین یہی سبب
...ورا فراط طوائف چہ ناکہ چہ نوچیکا یہی باعث اور ہرگاہ ہر شخص
...مملوک سے زیادہ اپنے نفس پر اختیار رکہتا ہے پس وہ مخدرات
...تق حیا و غیرت کہ بحال خود مختار ہین بیشک دلی سناعت اپنی
...فرج کو تحلیل اور وقف اور عاریت مین دے سکتیان ہین اس
...رقہ کی مستورات مین یہ عیب ہنر ہے خصوصًا جب محل مین ہر
...مکل ہو بہچا بعض کلاب کو انہین فروج کے صدقے مین زیارت
...ربلا نصیب ہوی تمامی سکنہ پر ہویدا ہے کہ آج تک وہ کتا اوس
...کیا سے پہنتا ہی ہر شب ادینہ اوسکے حسابون کا تک کا ہینہ
...ہی شعر ہر کنا ہے کہنی در شب آدینہ بکن ٭ تا یک از صدر نشینیان
...جہنم باشے غرض اس تفصیل کا لا جمال انضاح حال ہوا کہ
...اس مذہب کے افعال شنیعہ اور اعمال قطیعہ اسی فرقہ مین مروج
...اور اہہین کی کتب معتبرہ مین مندرج ہین اب اگر کوی ہٹ دہم

بچیا اوربلی تہرم اپنے عیب پوشی کو جناب عمر یا ابن عمر پر تہمت
باندہتے سفسطے صاف ہی اور دشمن جان انصاف ہر اندیشہ سی
ہو ... ان والا باندیشہ نکست امر العبض ان مسلونکا اگر انکار نکر سکینگے
تو بصالح شتی ضعیف ہی بناوینگے اس ہنگام مین ارشاد شریف
فکیفما کان الخ الزام اوٹہائینگے کہ یہ مسائل ضعیف ہی سہی ثابت
تو ہوے فالحمد للہ بیت بند تہمت سی ہوا متہ مغوی مکار کا + پر کیا

پہنسا انگہین حلقۂ دستار کا + + +

چہری نظم مین ضرب کنایکی

پلاسا قیا تیز تر وہ شراب
کہ ماروں خوارج کی جانین شتاب

چڑہین منہ پہ سنی تو لت کیون
کہ ثابت عمر کی ہین وہ لت کرین

ہہی سبح سنانی یہ تبرکی طعن
ہین واللہ جہوٹی یہ کرتا ہون لعن

کہوان حبیب تہ ہین با اعتقاد
کہین شیعیان علیؑ بیش باد

ہین سمجہا کہ اجہل سے یہ بد صفات
کہ لکہا ہے مردودنے بیش بات

یہ یہ بیچی کوئی اوسنے افعال ہی
کہ بدلا ہی کیون تی کو یہان الہی

ازہی علم و انبیا لنبی غافل ہی تہی
کہ جاہل کا پیرو ہے جاہل ہی تو

کہلا سب یہ علم عمر کا ہے حال
کہ اجہل کا اجہل تہا وہ باعمل

یہان تک وہ تہا علم سے نامراد
تیمم کا تہا مسئلہ بہی نہ یاد

تیمم بہی جانے نہ جو کینہ جو
یقین ہے کہ ہو یاد ایونی کی وضو

وضو بہی نہو جو کوئی جانتا
نماز اوسکی ہووے گی کیونکر ادا

کہا ہے کہ کوئی وہ مجہول تہا ❊ کہ اغلام تہا فاعل وہ مفعول تہا
جو آزردہ ہو میری جوتی سے تو ❊ خفا ہو تو اپنے بیوو طی سے ہو
کہا ہے عمر کو تہا وہ عارضا ❊ منی آدمی کی تہی جسکی دوا
نہ چہوڑیگا ہرگز یہ لپکا ترا ❊ مرا تا تہا بن ملیکہ تیرا
تیری ہی کتابوں سے ثابت ہو ❊ کہ مالک بہی فاعل تہا اس فعل کا
بہت سی گروہ تیری قائل بہی ہین ❊ کہ قائل تو کیا بلکہ فاعل بہی ہین
خلیفہ کی سنت پہ تہی سب لٹر ❊ کہ بانی مبانی ہی اسکا عمر
نہ مفتی ہو کیون اسکا ابن عمر ❊ وہ بہا دہم مرا تا تہا اوسکا پدر
یہ سن کان دہر کر تو ای شیکر بوم ❊ کہ وہ سعد تیرا ایک قاضی شوم
جتاتا تہا اپنے قضا بداساس ❊ کہ جسنے لکہا تب دہری اسکی پاس
کہا ایک فرزند میرا ہے خورد ❊ جو بالغ ہو تو اسکو کرنا ہے
غرض جبکہ بالغ ہوا وہ پسر ❊ تو قضا کیا قاضی نے انکر
پڑا اس تو ہم مین وہ اہلکین ❊ کہ بالغ ہوا یہ پسر یا ہین
بظاہر تو بیشک ہوا ہے جوان ❊ بباطن بہی کرواسے امتحان
کریگا مگر کون یہ فعل زشت ❊ کہ معلوم ہو دیکہیگا روئے بہشت
نہ طول اس فسانیکو اب کیجیئے ❊ کہ خود آپ اسے امتحان کیجیے
گواہان عادل کو کرکے طلب ❊ پڑا اوندہا مسند پہ وہ بی ادب
غضب کی ہی جا مجمع عام مین ❊ ہوا صرف مردود اغلام مین
بمفعول جیب ورو و فاعل ہوا ❊ بلوغت کا تب اوسکی قایل ہوا

اوا خوب سنت کو ادا سنے کیا
عمر سے یہ سنت چلی آئی ہے
ارمی سے تیغے مردک پہ عذاب
زبانپر نہ آتا تھا گو ہے یہ لفظ
دیا گو یہ اجکہ پایا ہے منہ +
سیر اگو تیری منہ مین ڈالا گیا
یہ درجزا منہ تیرا ہوگا صعفر
کہ فاعل تھے اس فعل کی دو اونکی
معاذ اللہ اسکی نہ قائل تھے وہ
یہ تو نی ہے لکھا ہے ای بچیا
تیری کفر کا کچھ ٹھکانا نہین +
عمر کے لیے تو نی کھویا ہی دین
مین ڈرتا ہون میرا بھی ہو نہ صعفر
یہ کلمہ زیادہ ہے دشنام سے
بری جو کہ ہون کل رجبات سی
رسولخدا کی ہین یہ جان و دل
تیرا دین رہا اور نہ ایمان رہا
تبیرہ ہوا تجھسے ہر زد گناہ +
رہ یاد یہ کا مسافر ہے تو +

کہ قاضی کی بستی مین مردا لیا
تیری قاضیون کی بھی مردا کی
زبان میری کر دا ای تو نی خراب
کبھی مین نہ لاتا تھا گا ہے یہ لفظ
کہ مینی تیرا یہ چڑھایا ہے منہ
کہ پائین سے یہ دیکھ پالا گیا
زبان سے نکالا ہی یہ تو نی کفر
سراسر یہ تہمت ترتا ہے اتہام +
نہ قائل تھی وہ اور نہ فاعل تھی وہ
قسم کہا کے فرمایا دونے لا
کہ خوف خدا ای یگانہ نہین +
لعین ہی لعین ہی لعین ہی لعین
کہنا ہے نباشد مگر نقل کفر +
کہ سیکھا ہے آبائے اکرام سی
کہ تھین متہم اونکو اس بات سے
خمیر ایک ہی اور اک تب و گل
یہ تو نی رسول خدا کو کہا +
تو پیش خدا ہو گیا روسیاہ +
کہ کافر ہے کافر ہے کافر ہے تو

لکہا ہے کہ جائز ہے می سنّی ہو
ولید لعین جو کہ ہے خر کی لید
وہ تہا چہتے کعبی کے پینا شراب
تیری ایک عالم نے اسی پر غدر آب
کہا اوس سی یون آصف الدولہ نے
اگر کوئی در عالم اضطراب
پیے یا نہ اوسکو پیئے بر ملا
تو ڈہاڑی بلا کر بڑے ذوق سے
لکہا ایک استفتا تب تو شتاب
اونہون نی اصد جاہ با احتشام
کہا شیخ جعفر کو جو لو طواف
زبان کا اری میٹہی کڑوا ہے تو
زمانے مین ہین جسقدر کسبیان
نہ سمجھا وہ ارشاد کرتے ہین کیا
نہ کپڑا کوئی اور ہووے نصیب
لگی ہووی ملبوس مین می اگر
مگر اور عالم جو ہین سرفراز
کہان سے طہارت ہی کا تو بیان
بڑا تہا عمر جو کہ پیر مغان

مگر ہو شراب نبیذ اسے عدو
وہ مشہور عالم ہے ابن یزید
سمجھتا تہا ہو ویگا دونا ثواب
دیا ہے یہ فتوی ہی جائز شراب
کہ ایک مسئلہ پوچہنا ہی مجہے
دوا جانکر پی لی جام شراب
تو اسمین کیا حکم ہے آپ کا
کہا سنکری نے بہت شوق سے
روانہ کیا پیش غفراں مآب
کیا دستخط لا شفا بالحرام
جواب اسکا لکہتا ہون مین صاف صاف
کہ پہر ایک طوائف کا بہڑوا ہی تو
تیری نوچیان ہین تیری بیٹیان
کہ معذور ہو کوئے عبد خدا
دیا وقت ہووی قضا کا قریب
تو پہر سے اوسی جامی سی وہ تنفر
وہ اوسکو بہی رکہتی نہین ہین جواز
تیری والے تو بیٹے ہین بیگمان
تہیدا ای لعین کرتا تہا نوشجان

نہ تھا خوف خالق کا بدذات کو | کہ وہ جام پیتا تھا وہ رات کو

ابولولو نے جبکہ زخمی کیا | پیدر پے نبی دہشت سی تب کیا

زبس ہے درد سے جبکہ دلکو نہ تاب | تو پی سحر سے نبی منگا کر شراب

اسے حال میں بس سفر کر گیا | کہ پیتی ہے پیتی لعین مرگیا

نہ چھیڑ اسے لعین ہم خوش تہا لو | ذرا دیکھ تو اپنے گھر والوں کو

جو تو مست رہتا ہے اسی کی پرست | یقین ہے کہ میا بھی ہو تیری مست

جو پا جائیں اسکو کہیں شیعیان | نکل جائے مجھ کی سب مستیان

نبی دین سے سب شیعہ سرمست ہیں | کہ سب والی یہ تیری سب مست ہیں

سن اسنے کا ذب بدعروق | عبث یہاں یہ لایا ہی ذکر صدوق

بس اتنا ہے کافی ہی او بدنہاد | خبردار ہو یہ خبر ہے احاد

نہ جانی تو کیا انکا اول قول | کہیں اور دیکھا نہیں ہتی قول

جو ہے قول جعفے دابن عقیل | کبھی نہ نما نیکے جو ہیں عقیل

کبھے پھر نہ کرنا تو یہ تذکرا | یہ ہے افترا افترا افترا

بھلا تا ہو نہیں سنت تیرے ہی خود کی | کہ ہے لعنۃ اللہ علی المفتری

نہیں جانتا ہے تو ای کینہ جو | کہ کس چیز سے ٹوٹتا ہی وضو

مذی و ودی کا فقط یہاں نہی کہو | ذرا کیجیے اپنے گھر کے تو فکر

نہ تھی جو دوئی یا نکلی بول کہ شیر | جو استحاضہ قلیلا وکثیرا

یہی قول مالک کا ای شستہ خو | کہ ساقط نہیں السنی ہوتا وضو

مکرر شافعی سب سی بولا یا ہے | سنی کا بھی مذکور وہ لایا ہے

یہ کہنا وہ شیطان کا پوتا ہے
ذرا سوچ تو دل میں او بیحیا
بتاکید کہتا ہے رب غنی
تیرا باپ کہتا ہے ای کینہ جو
منی خور شاید تو ہے بیحیا
بتائید خالق پست و بلند
تو بگڑی ہو دنکو بگاڑینگے اور
خروج امام زمان ہے قریب
اوسی طرح فاتح ہیں ہم ای سگ
مسائل بری اور بھلی اپنی دیکھ
تیرا بو حنیفہ تو ہے جیفہ خور
ہو واطی بہائم سے کوئی اگر
فقط اتنا کہتا ہے ای سائل
صغیرہ سی میت سی کر ہو دلی
نہ دیکھے جہانکا نشیب و فراز
ذرا اپنے گہر کی نجاست کو دیکھ
او بجہتا ہے کیوں شیعہ و سنی نجس
بہت سی ہیں ایسی بہیا لونڈ
ارے باب تو بہ بصد عجز و شان

وضو اس سے حافظ نہیں ہوتا
کہ قرآن میں فرماتا ہے کبریا خدا
کہ ہے غسل واجب جب نکلی منی
کہ باطل نہیں اس سے ہوتا وضو
سنی ہی میں یہ مسئلہ رکھ گیا
تبھی شیعہ ہونگی نہ سنی سے سید
لتاڑی گئے ہیں لتاڑینگی اور
کہاں بیچ کے جائینگے بدنصیب
عمر پر سے جیسے غالب علی
ارے خانگی مسئلے اپنے دیکھ
یہ لکھتا ہے اپنی کتب میں وہ کور
تو واجب نہیں غسل اوس شخص پر
کہ عضو تناسل کو دہو ڈالی وہ
نہیں غسل واجب ہے ای ناصبی
بغیر از نہائے وہ پڑہ لی نماز
کرو نگی اپنے عبادتکو دیکھ
یہ ہی چاہتا کوئی لت بیت کری
جو کر واہی تو کرین بی گز ند
وہاں نیند ہی اور کہلاہی یہاں

جو تو لیتکی سنے تو وہ پھر لیو نیگے ‌ کر نکلی جو کچھ تو بہ کر لیو ٹلے
حوالہ دیا جسکا تو نے خراب ‌ تو خالی ہے اس سے مری وہ کتاب
بلا شک تو الو ہے اولو مرا ‌ ارے افترا ہے ارے افترا
اگر آئے ہو اک حدیث ضعیف ‌ تو کیا اعتبار اوسکا ہے ای کثیف
یقین ہے مجھکو یہ اسی پر غرور ‌ لکھا ہوگا تو نے بڑھا کر ضرور
ذرا یاد رکھ ہین سے دیتے ہم ‌ کہ یکسان ہے اوسکا وجود و عدم
ذرا اپنے گھر کا تو احوال دیکھ ‌ صحیحہ حدیثین بدافعال دیکھ
جو باالتیرے مسئلے ہین سے لکھے ‌ اونہین کو ذرا دیکھ اے مسخری
وطی ہو اگر عظم اور شان سے ‌ صغیرہ سے میت سی حیوان سے
تو واجب نہین غسل اوسے ذرا ‌ ہنسی اب جو شیعو نیہ ہے مسخرا
سن اے اہل قبقاب صاحب عذاب ‌ کہ فرج زن کنہ ہے یہ کتاب
یقین ہوگیا مجکو اے بدگمان ‌ کہ نکلی اسی سی ہے اپنا ایمان
تو ہے معترض شیعو نپر صبح و شام ‌ تکیونکر کہون تجکو ابن حرام
بیان جو کیا ستر عورت کا حال ‌ جواب اسکا دیتا ہون اے کج خصال
جو طاعن ہے اس بات پر ای لٹر ‌ جو کپڑا نہو تو ہین ہے کیا شجر
جو وہ بھی نہو دی تو پھر خاک تھا ‌ سو تو طعنہ زن اسپہ ناپاک ہی
تڑا اسپہ بھی شور اور غل گیا ‌ نکل حکمت عضو تناسل گیا
عجائب ہی مضمون آنا لکار ‌ کہ ہے ایک شکل قضیب و خیار
جو شاہا تیری ماکی اوپر بچلور ‌ اطبا ای تبلایا ماثرا لخیار

کہا حکمت اسکو کیا اس لیے ۔۔۔ کہ تبریدمین تیرے بڑھیا لگی
کہا لعنہ بچکی شیعو نسے وہ جائیگی ۔۔۔ جو جلدی ہوا جی تو کام آئیگی
تجھی دیتا ہون تیری گھر کا پتا ۔۔۔ کہ بہنوئیون نی تیری کیا لکھا
تو شیعونکو کہتا ہے ای جعلساز ۔۔۔ کہ پڑہتے ہین ہوکر برہنہ نماز
تو ہی ای رجائی بجز ہٹ دہرم ۔۔۔ خلاصہ مین کیدانی کی ہی رقم
عجب انجس کی بنیاد ہے ۔۔۔ خلاصہ ہی اسکا کہ کیا د ہے
کہ پانی ہوتے ہون یا ہو سطین ۔۔۔ انہین تیمو نسی وہ انک لیوتی طین
جو وہ رحمۃ الامۃ ایک ہی کتاب ۔۔۔ اوسمین یہ لکھا ہی ای پر عذاب
برہنہ نماز اسلیے پڑہے ۔۔۔ مگر چشم مردم سے پردہ کرے
اجازت برہنہ تو پڑہنی کی دی ۔۔۔ مگر اوسنی ہی شرط صحت بہی کے
ولی مالک ہالک جعلساز ۔۔۔ بتاتا ہے جائز برہنہ نماز
عجب طرحکا تہا لعین پرغرور ۔۔۔ کہ کہتا ہے صحت نہین کچہ ضرور
بلا عذر ہو نمین سبہے ای للی ۔۔۔ ہی وفوسی الیمین چوتی چلی
امام اعم پر مکر اتہا ۔۔۔ کہ جہوٹا ہے جہوٹا ہی ابن حرام
قنیب اور قوطی سے کہیلی اگر ۔۔۔ رکہنگی وہ جائز بہلا ای لئر
ہے یہی شرح لمعہ سی صاف انکا ۔۔۔ کہ دیکہو نہ ہرگز یمین ویسا
یہان تک ہی ممنوع انگرا ہی ہے ۔۔۔ باآواب پڑھے نماز ای شقی
ہوئی ہین وہ بانی صوم و صلوٰۃ ۔۔۔ وہ فرمائنگی منہ سے ایسی بات
ابتدا کا فرونسی تجہی مسل ہی ۔۔۔ تیری گہر مین اسطرحکا کہیل ہی

اگر جاوی رحمن کی شیطان کہی
قبور مشایخ کی جانب اگر
کہڑا ہو جو کوئی میان نماز ٭
نہین حاجت سمت کعبہ اوسی
یہ ہے قول مالک کا یہ رای لئیم
اور اوس سمت نکلی کوئی مرد کہیم
کرین خوب باتین ہے ای جعلساز
جو ہے شخص طوسی کا لایا کلام
یہ کی تو نی تقلید عبد العزیز
یہ پہلی اوسی نی کیا اہتمام ٭
میری دونو جہو تو نیہ ہے ایک طعن
خدا سے نہین ذلین ڈرتا ہی تو
یہ ہے قاضی خان کی فتاوی مین حال
وہ جہک مارتا ہے کہ بدن الصلات
کہ دیکہین بہورا کسی زنکی فرج
یہ طرہ ہے اوسپر سنی کیدی حرج
سندی یا سنی اوس سی ہودی بدر
یہ ہے طرفہ تر اور ای زشت نام
اگر اوسکی زوجہ ہو باطمطراق

مزا ہے نماز اوسکی باقی نہے
کہ جیسی ہی یہ غوث اعظم اگر
تو جاتی ہرگز نہ شان نماز ٭
وہی سمت ہی جائی قبلہ اوسی
نماز خدا پڑہ رہا ہو اگر ٭
تو رستہ بتاری اوسے کر کے نشور
حضر ہوگی باطل نہ اوسکی نماز
کیا ہے فقط تو نے یہ اہتمام ٭
جو تہا دہلوی وہ سگ بی تمیز
تو بعد اوسکی لکہتا ہے اور زشت نام
کہ تجہپر ہی لعن اور اوسپر ہی لعن
تو عیب اپنا اور ونپہ دہرتا ہی تو
کہ تہی مان بہن جسب لعین کی خیال
اگر کوئی سنی کری ایسی بات
تو حاشا نہین ہی عبادت مین حرج
ملا دی اگر فرج سی ہے ذکر
تو جاتی نہین ہی نماز ای لئیم
کہ ہو دختر و مادر اوسکی حرام ٭
مگر یہ کہ دی ہو دی رجعی طلاق

یہ جو دیکھی اوسی ای شقی | یہان تک کہ ہو جای استادگی
نہ بچی ای اگر تا بہ سباق | نماز اوسکی ہوگی نہ بالا طاق
بھلا ان نمازونسی کیا ہوگا سود | خدا کی عبادمین یہ کہاں کود
عجب طے جکا ہے تیرا بچپنا | ذکر حسینی اور خامی ہین جھجا
مگر ہم ہین کہتے ارے عدسار | پسند خدا ہے کب ایسی نماز
خدا کیا نہ بندونکو بے بہا تگرہ | کہ دے کی فلانی ہین کہس جائیگی
ہمین شرم آتی ہے اوبی حجاب | کہ اسپر ہے ہمسی سوال جواب
تمہین کیا غرض تو ہی پچھتائیگا | کہ یو ہین سدا جوتیان کھائیگا
ابی سمجھہ تو ٹیکا قہر خدا | نبی کے نواسونکو کہنا برا
برائے عمر اور ابن عمر | برا انکو کہنا ہے توای اثر
قیامت مین بچکر کہان جائیگا | جہنم ہے تو بیگمان جائیگا
برا انکو کہکر ارے ناصبے | تو کرتا ہے دعوی دین نبے
ان امرونکے انجام کیا ہونگی | نبے تمہسی خوش یا خفا ہونگی
نہوگا تو اوس شاہ ذیشانکی سات | تیرا حشر ہوئیگا شیطانکی سات
نہین دیکھتا ہے ذرا ای سری | خرابی تیری دین مین ہے کیا بڑی
برہنہ نظر آتی جسکو کہ نماس | بخواہش کرے ساس سے وہ باس
یہ ہی قاضی خان لعین کا کلام | کہ ہو جائیگی اوسپہ جورو حرام
سنیگا جو کوئی کرے گا کلام | کہ ایسی نمازونکو کیجے سلام
کہلایہ خوارج کے مذہب کا رار | کہ خود جوتیا جوتیا ہے نماز

خوارج یہ قائل ہین سب نا ز کے
نہ کیون او سکے فعلونپہ لاحول ہو
کرے جو نہ استنجا اسی خود پہ تب
مگر شرط اتنے ہے اسے بدگہر
دیا اوس سے کچھ ہو زیادہ براز
یہ اوس پر ہے طرہ ہلی بیحیا
بخوبی پڑہے وہ نماز الہ
مگر ہم سے کہتے بگڑ جائینگے +
سن ای مردک بیحیا بیوفا
ہنسی مجکو آتی ہے ای پر عذاب
یہ ننگ ای لعین تمہسی لاحول ہے
نڈہا ہے دیا بی منڈہا ہتی وہو
تیرا بو حنیفہ جو ہے جعلساز
کہ کتی کی چمڑیکا ہو پیرہن +
غضب اور اوسپر ہی یہ مسخری
جو خرمی سے تیار کے ہو نبیذ
کہڑا ہو کے اس شکل سی کینہ جو
نہ الحمد نہ قل ہو واللہ پڑہے
نئے طرحسی پہر وہ سجدے کرے

قیاد مین ہے در مختار کے
وہ کہتا ہے غالظ ہو یا بول ہو
نہ پیخانہ پہر کر وہ لے اپ دست
نجاست ہو وہ ایک مثقال بہر
قباحت نہین کچہ وہ پڑہ لی نماز
کہ گود مین کتا ہو پالا ہوا +
مصلے کی خاطر نہین کچہ گنا ہ +
چہنالی مین کتیا کے پڑ جائیگی
غزالی نی منخول مین ہے لکہا
عجب طرحکا ہے یہ نام کتاب
یہ منخول ہے یا کہ منخول ہے
میرے تو حسابون فقط ہتی خول
وہ کہتا ہی یون چاہیی ہی نماز
چہڑک لیوی پیشاب بی خوف وطن
کہ چوتہائی الودہ ہو چہڑک سیے
وضو اوس سی کرلی اچہی بڑو
کہی فارسے مین وتکبیر کو +
یہ دو برگ سبز اوسکی ببلی کہی
پیالی جبین کو زمین پر دہرے

تشہد کی آخر مین اسے بد نہاد — بڑی زور سی ایک پا دی دبا د

ارے کینہ پرور ارے جلساز — مبارک سلامت ادا ہے نماز

یقین ہوگیا مجکو ای زشت فام — اگہوریکا چیلا ہے تیرا امام

فریضہ جو اسطرح پڑہوایا ہے — پدوڑی فی لاریب گو کہایا ہے

بد افعال ہی تو بد اعمال ہے — کہ تیری نمازونکا یہ حال ہے

پہاڑے جو بکرا ابو بکر تھا — نماز اوسکے باطل تے او پچہیا

پہر یہ جب عالم غش ہوا + — بناتہا جماعت مین وہ مقتدا

ہوئے جبکہ آگہ شہ سرفراز — ابوبکر پڑہوا رہا ہے نماز +

ابضہ اوسے سرور کائنات — دیئے تہی کسے شخص نخلو نمین بات

قریب آکے شہنے ہٹایا اوسے — خفا ہوکے کچہ کچہ سنایا اوسی

خوشی جملہ چہوٹی بڑی ہوگئی — اور آگے پیمبر کہڑے ہوگئے

اگر اوسکے ہوتی نہ باطل نماز — ہٹاتے اوسے کیون شہ سرفراز

خلافت پہ مین بعد کسکا جو تہا — تہا مردود غصبی خلیفہ بنا +

خدا کی سیے ہین ہمارے امام — عجائب طرحکی ہین پیاری امام

محمد نے آرام ایک دن کیا — یداللہ کی زانو پہ سر رکہ لیا +

بہ سوئے جناب رسول انام — کہ دن ڈہل گیا آگیا وقت شام

ہوا تنگ اس مرتبہ وقت عصر — کہ مضطر ہوا وہ شہنشاہ عصر

سنبہلے جو کی خواب سی چشم وا — تو دیکہا ہین مضطر بہت مرتضی

جو پوچہا تو بولے امام انام — کہ ہے عصر کا وقت تنگ ای امام

سمجھتا ہے ای مرد کرشت فام | وطی فی الادبار کو تو حرام

نہین شرم اتی ہے او بدخصال | یہان صریحی ہے حکم حلال

سوا اسکی کیا اور کیجے بیان | تیرا سر ہی اور تیری ہی جوتیان

سمجھتا نہین تو اوسے ہی حرام | کہ جو ای نجس ہے اگھوریکا کام

یہ شرح وقایہ مین تحریر ہے | کلام اوسکا ہی جو تیرا پیر ہے

اگر اے صائم تو کہنے ڈکار | نکل اے ساتھ اوسکی کچھ ایکبار

نکل جای گر اوسکو پھر ای لعین | وہ قی اوسکی روزے کی مبطل نہین

ہوا مجکو ثابت یہ ای بیخرد | نماز اور روزہ تیرا سب ہی رد

کہین نہی دیکھا ہے لکھا ہوا | تیری مجتہدنی سے ہے فتوی دیا

جو گرمی کی روزونمین کہا جای تف | تو آتا نہین صوم پر اوسکی حرف

عبث گرمیان ہی تقی بیان کر رہا | یقین ہے کہ شہد اپنہ ہی نب تیرا

جماون جو دہپ تیری ای مسخری | یقین ہی تو بیچے سی قفلی کری

تمہارا اپنے دلکا لکا لینگے ہم | ہر طور موقع جبا لینگے ہم

اوٹھا لیوے غیرت سی جیسے نصاب | جو چاہے بکی منہ سی وہ واہیات

جو سانس اتی جاتی ہی وہ ہکی ہی | دہن اور کون ایکسان وسکو کہی

بہانکی حد نہین جو ہے ہانکتا | اری عیب اپنی ہی تو ڈھانکتا

برداشت دہر عم تو ہی ای خصال | جو تھوکے سے دیتا ہی تو یہ مثال

ہے پوچ پادر تیری ہی کتاب | نہین کب سا تیرے شیعہ بو تراب

اری کتنا بو سی لکھتا اگر | جھکاتے ہم البتہ اوسوقت سر

ہے گیا دعبد العزیز آشکار — کہ اندہا بد ایمان تہا نا بکار +

سیہ رو تو لنگور ہے ای شقی — مثل یہ تو مشہور ہے ای شقی

اگر اندہا ہے باشنا رو ژیان + — تو ایمان نہین رہتا ہی بیگمان

عذاب ابد سر پہ وہ لیتا ہے — کہ ہر پہر کے اپنون ہی کو دیتا ہے

لکہے گا اوسی بات کو ای پلید — کہ جو اپنے مطلب کی ہو وہی مفید

تو اس چور کا گل کتا بہائی ہی — یہ لکڑی سمجھی اوسنے پکڑائی ہے

عجب سانحہ ہے نیا سا جرا — فتاوی مین لکہی قاضی خان نی لکھا

روایت ہی کی بو حنیفہ سے یہ — بیان کرتا ہے قول جیفہ ہی یہ

وطی بہایم کرے گر بشر + — نہ انزال ہو تو نہین کچہ خطر +

اگر اپنے زوجہ سے محرم کوئی — دبر کیطرف سے کرلیگا وطی +

تو انزال ہو یا نہ انزال ہو + — خلل کچہ نہین حج مین ای کینہ جو

نہائی نہ خود اور نہ نہلائی وہ — یوہین گہر مین حتکی چلا جائے وہ

عجب فعل ہے یہ عجب کام ہے — حرامیو نکا طرفہ احرام ہے

جہان اک ذرا سا بہی نکلی لہو — تو واجب ہی دینہ اری زشت خو

ہوے سے زیادہ نجس ہے منی — نہائی نہ اسپر ہی تو اے دنی

خوارج یہ سنیطا نکی جائی ہین — ازل سے نجس ہونی ہی آئی ہین

بیابان مین اپنے ذرا منہ کو ڈال — یہ ہی مسخری تیرے مذہب کا حال

تیری آنکہ مین ای لعین لکہ ہی — خدا کا ہے گہر یا پڑا چکلہ ہے

خدا کا غضب تجہپہ ہے صبح و شام — کہ بیت الحرم مین یہ امر حرام +

تو ایسا نجس ہے اری کینہ جو
لکھا ہے کہ حج کو گئی تھی کبھی
یہ میدان جو باتھ حضرت کی تھا
کہا اوسنی الشاہِ عالی مزاج
ہر ایک کی ہے صورت سی ظاہر جو
یہ سنکر بہت مسکرائی امام
اگر اپنے آنکھونکو کرلی تو بند
سنا اپنے آقا کا جبدم کلام
کہا بعد ایک پل کی سرور نی ہان
نظر آیا یہ انکہ جبدم کھلے +
بخوبی جو دیکھا یہ آیا نظر +
تعجب ہوا اوسکو یہ دیکھکر +
یہ انسان جو دیکھی برب قدیر
سور اور کتے ہین ابن حرام
اری دشمن آل اطہر ہے تو
نہ کہتی ہون کیون بی ادب بنتی ہین
ائمہ کی جسکو ولایت نہین
کیا تونے جو اعتراض بتلاع
حوالہ جو منہج کا دیتا ہے تو

سور اور کتے سی بدتر ہے تو
جناب امام محمد تقی +
صحابی بھی ایک ساتھ حضرت کی تھا
بہت سی ہین اشال کعبی مین حاجی
کہ ہین سب کی سب صالح و متقی
صحابی سے ہنسکر کیا یہ کلام
کھلی قدرت رب بہت بلند
تو کی آنکھ بند اوسنے با اختشام
کہ اب دیکھ تو کھولکر آنکھ یہان
کہ کتا ہے کوئی سور ہے کوئی
کہ ہین ہین انسان سب جانور
کہا شاہ والا نے ای خوش سیر
ہین ہون ایک اک تو بھی ہزار اک فوج
یہ دشمن ہمارے ہین سب زشت فام
سور اور کتے سے بدتر ہے تو
اسیطرح کی سب کی سب سنی ہین
قبول اوسکے کوئی عبادت نہیں
بجز لعن حق کیا ہوا انتفاع
غلط ہی غلط ہی اری کینہ جو

فقط اوسمین یہ ذکر ہے ای پلید — کہ ملتا ہے اوسکو ثواب شہید

ابی تو بھی جھوٹا ہی اور تیرا باب — عبارت یہ تونی بڑہائی ہی آپ

جو قرآن مین ایا ہے ای الکلین — کوئی آیا اور اوسکا ناسخ نہین

نہین ہوتا ہے تجکو کچھ انفعال — کہ عہد پیمبر مین تہا یہ حلال

مگر ظالم ثانی ہے مشہور عام — کہ اوسکو عمر نی کیا ہے حرام

سبب اسکا سمجھا تو ای ہلکین — حرام اسکو کیون کر گیا وہ لعین

ید اللہ نی خطبہ تہا اک دن پڑہا — کہ مین وہ علی ہون ہرت ہدا

نہین کہاتا ہون اک نعمت کبھی — نہ جب تک کہ ہو کوئی شئی دوسری

مین ہون وہ علی صیغم ذو الکرام — کہ کہاتا نہین گاہ تنہا طعام

خبردار ہو اس سی ہر ایک ناس — کہ ہر شب کو متوعہ رہتی تہی پاس

سنا جب یہ قول شہ بے ریا — تو ثانی نی موعود شہ کو کیا

ہوا وقت افطار جب دم قریب — کیا تب عمر نی یہ مکر عجیب

کہ رکھکر قرین شاہ کی ایک نان — کیا بند درکو پئے امتحان

در قصر کرکے مقفل پلید — سپرد اپنی خواہر کی کردی کلید

وہ تہی عاشق بادشاہ ہدا — کیا نصف شب کو در قصر وا

بہت خوبصورت تہی وہ نازنین — ہوی آکے متوعہ شاہ دین

کوئی شئی بہی لی آئی وہ ہاتون ہاتھ — شہ دین نی کہائی ہان اوسکی ساتھ

اکیلی نہ حضرت نی کہایا طعام — کہ ہمراہ اوسکو کہلایا طعام

سحر کو نہا کر شہ سرفراز — اوسی قصر مین کی ادا پہر نماز

تیری اور تیری پیر کی سب ہے گزند
عمر کی خرابی سے کیسے جا سکینگے
یہ تونے جو لکھا ہی ای کینہ جو
اگر پانچوان بھی وہ کرتے متاع
جواب اسکا لکھتا ہون و بدسخن
بوجہ حسن یہ ہوی ہمسے چوک
غمری تیری پیرونکی اعمال پہ
کری جو کہ جمعہ کو نسے جماع
چلے سوی مسجد براے نماز
کہ ہر ہر قدم پہ بصد آب و تاب
چلا ایک قدم جو بعجز و نیاز
یہان تک ثواب جزا پائیگا
اب ای مسخری سن تو اسکا جواب
خجل دلمین ہوتا نہین بیحیا
عجائب طرحکا تو ہے بدصفات
معاذ الله اسے سنے بیحیا
ثواب متاع اور ہے اور ریا اور
تیا سکو اے مسخرے بیحیا
کہ جورو کو اسکے جو جمعہ کے روز

مگر ہم کبھی تجھسی ہونگی نہ بند
تیری سر پہ جوتا دی جائینگے
کہ جو کے یہان شیعہ نیک خو
تو ملتا خدا کا اونہین ارتفاع
کہ کرتی ہین ہم شکر رب زمن
مگر تیری کو نہین لگاتی ہین تھوک
ہنسی اتی ہی اونکی افعال پر
تو حاصل یہ ہووی اوسی انتفاع
تو بخشش کی کھل جائنگی اوسیہ راز
لکھا صوم یک سال کا ہی ثواب
پڑھے سال بھر اوسنی گویا نماز
کہ با حق خدا سے وہ ہو جائیگا
عجب طرحکا جو تیا ہے ثواب
کہ جورو کی صدقے ملیگا خدا
کہ ہین زیر پا تیرے صوم و صلوات
کہ قدمو نسے گویا لگا ہے خدا
وہ حکم رسول اور یہ تیرا ہی جواب
کہان ہے یہ حکم رسول خدا
تو جاتا رہے دل سی دوزخکا

[illegible]

کہ جاؤ سرا مین بصد عز و شان
مرا پر نہین منحصر ہے یہہ بات
نکل کر کنیزین وہان مچ جا مین
کنیزونکی پردیمین ای بدگمان
جو شیعہ کوئی نوجوان باقی ہین
یقین اسکا ہی مجکو ای بدخصال
مین ظاہر مین بوڑہا ہون اے بدگمان
نہ کہتا میرا بھر حق بال تو
مین طالب نہین اور اسباب کا
خرِ دہلوی ہے جو عبد الیزید
نہ سایل کو محروم چھوڑے کوئی
جو ہو سائلِ عقد وہ باتمیز
اوٹھے تب تو اک شیعہ باادب
جو بیٹی ہے تیری وہ ناکد خدا
نہین چاہتے مجہپہ ہرگز عتاب
یہہ سنکر ہوا وہ لعین منفعل
کہا دہوپ مین سے نہ کل جاؤ مین
سو تو بھی ہی سو جانسی دسکا مزہ
شرابی مین نہی سینۂ نی ہین ہم
لگالاؤ جاکر یوسے نوجوان
لی آؤ جہانسی لگی ایسا بات
جو انکو جاکر لگالاتے ہین
بہیجی ہین وہان ہین جہان بیٹیان
تری بیٹیان بہوین کرواتی ہین
کہ گھر والیان سب تیری ہین چنال
مگر دل ہے ابتک میرا نوجوان
مجہی اپنی بڑہیا کو دی ڈال تو
فقط تجہسی سایل ہون قبقاب کا
کہا ایک دن وعظ مین ای پلید
دل نازک اوسکا نہ توڑی کوئی
بہن ہو کہ بیٹی نہ سمجھے عزیز
کہا مین تجہی سے ہون کرتا طلب
مجہے اوسکو دی ڈال بہر خدا
ابہی عقد کر دے تو ہوگا ثواب
اوترآیا منبر سے ہوکر خجل
نکہاڑی لگائی یہہ جو دیا و دین
سنہنا میرا تال دے ای پلید
کہ عاشق نہی اور سیرانی ہین ہم

نئی عاشقونکو تو دینا جوان
پرانی پرانون کو دی بدگمان

کسی طرح سے منہ نہ موڑینگی ہم
نئی اور پرانے نہ چھوڑینگی ہم

اوسی طرح ہی متعہ دوریہ
کہ جسطرح کرتا ہے تو طور پہ

غلط ہی غلط ہی تھا ہی ناسعید
تو کرتا ہے تقلید عبدالیزید

تھی جو اوسکی عادت تیرے خو بھی ہے
وہ مردود جہوٹا تہا اور تو بھی ہے

جواز اسکا ہوگا وہان لا کلام
یہان متعہ دوریہ سے حرام

نہ عورت کا جب تک ہو عدہ تمام
تو مرد دوم پہ ہے وہ زن حرام

تری عقل و دانش پہ شیطانکی مار
کہ یہہ دوریہ سے اری نابکار

کتابون مین تیری ہی ہے ناصبی
کرین ایک عورت سے دس بیس بھی

مگر قابل حمل ہو وہ نا
تو عدہ کی حاجت نہین ہی ذرا

روا ہے یہہ مذہب مین تیرے بھول
کری ایک کی بعد دوم دخول

غرا ہے نہ خوف خدا سے ڈرین
اسی طرح اک شب مین دس کرین

کری اسطرح جب کہ جمّ غفیر
پہر جای نطفہ بہی سب کا شریر

مین حیران ہون اوسکی سمجیا
جو لڑکا ہو پیدا تو تہین نام کیا

ہوا مجکو ثابت یہہ اب او شریر
وہی لڑکا ہوگا ابن کثیر

یہہ کیا بک رہا ہے تو ای سجیا
کہ ہی حلیۃ المتقین سین لکہا

اگر چومی جائی کوئی فرج زن
تو ہرگز گنہ کا نہین وسہ ظن

سو موجود ہے حلیۃ المتقین
کہان ہی یہہ اوسمین اری بے یقین

اری اسقدر تو نکر افترا
فقط لفظ بوسہ ہی بیشک لکہا

جو مشرق مین ہو مرد معین زن
وطنی بھی نہ اوس سے ہوا ہو وہ مرد
یہان اور سے جو روپار کری
اوسی یار سے گروہ بچا سے جنے
پھر آئی سفر سے جو وہ اپنی گھر
جنا یا ہو جسکا وہ بیکار ہے
اگر کور دیلی ہے تو یہی لعین
پڑین ہو وین یہہ جسکی گھر مین فضول
یہان ایک قصبہ جو بہی غازیپور
نواسا تھا اوسکا کوئی شیشتہ فام
دولاری جو مان اوسکی غیبانی ہے
کیا بیاہ بیٹی کا جو ایک سال
بنی جب نہ سند ہوا سی اوس سے کبھی
فرنگی محل مین کیا بسترا
تکبر سے پر ہنسی اٹھی یون تن گیا
مگر اصل کی بات جاتی نہین
کتاب اوسطرح تھی بغل مین دلے
گلاس اور ساغر سے تہا کچھہ نہ کام
رکہا نام جب اور ہو کر بحال

تو اس مسئلہ مین نہین شک و ظن
چلا جائی گھر سے کہین بی نزد
تو دل کو بھی وہ نہ بہاری کری
تو ہر پہر کی اوس مسخری کی بنی
تو شہر لگا بجا اوسی کا پسر
یہی اوسکا مال آئی ہے مختار ہے
گئین بہوت کیا سو جتا بھی نہین
ہنسے پھر جو اور دلن کو ہی شعور
وہان ایک حجام تھا بی شعور
بڑا موشگاف اوسکا سد ہو تہا نام
بڑی تھی چھنال اور بستانی تھی
بہو بہی ملی قحبہ تو تو چھنال
تو لی مسخرے نے رہ لکا ہو
پڑھا مولوی یہی وہ مسخرا
رزالی سے اشراف سب بن گیا
بنائی ہے ہرگز نہ آئی نہین
کہ یارون نی نسبت سے بہتی تھی
کتوری مین بیٹھا تہا یا نے مدام
گنہگار مرد کی ہوا بال بال

بہر مزہ پریشان سے ہے قصاب کی

بالا رہان کو تعلیت شیخ خیت اور کبار ست سن اس روایت سے
ادا کرنے مین چند جا غلطی کا اتفاق ہوا ایک یہہ کہ جولت کا
ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہہ صحیح ہی لیکن بہر بلا ضرورت بلفظ
یعنی واژگون ساختم ادستی مراد بتایا یہہ خطا ہی کیونکہ برگردانیدن
دو چیزہی اور واژگون ساختن اور چیزہی بہار عجم وغیرہ مین
موجود ہے واژگون بمعنی نگون ومعکوس ہی ہنگام سین
برگردانیدن کی تفسیر واژگون ساختن محض بیجا یا جہل مرکب اور حیلہ
سے مراد پانے ہے ہند مین برگردانیدن پہیرنیکو کہتی ہین اور واژگو
اولٹا کرنیکو اس اولٹ پہیر مین فہم رسا کا پہیر نظر آتا ہی دوسرے
یہہ کہ رحل کی معنی پالان ارشاد ہوی حالانکہ پالان جہول کی
قسم ہوتا ہی غیاث اللغات مین ہی پالان پلاسیکہ بر پشت خر اندازند
معنی اس مقام پر چسپان نہین اس جگہہ رحل بمعنی کجاوہ ہے
... مین ہی کہ کجاوہ بالفتح انچہ بر پشت شتر بندند و دو شخص در ان
مقابل یکدیگر نشینند یہی معنی مناسب مقام ہی کیونکہ عرف مین کجاوہ
... مین نہ پالان کو اور پالان کو ڈالنا ادا کیا رنا کہتی ہین
تیسری یہہ کہ قول کی ترجمہ مین فرمایا راوی گوید حالانکہ
حضرت ہی علم و شہباً اسپر قرینہ ہی کیونکہ کم سے کم یہی ظاہر ہی
کی حضرت عمر کی عرض سنا قبل وحی کچہہ نفرمایا پہر جب

وحی آئی فرمایا اقبل واد بر واتقوا الدبر والحیضہ والآلازم آیگا
کہ قبل وحی کا حال یکسان ہو وہو لا یناسب المقام اب ملا زمان یا بند
خیال کی یہہ استدلال ناتمام ہے اور خیال خام سو سطیکہ حولت
رحلی کنایہ ہے وطی من الدبر سی نہ وطی فی الدبر سی اور خازن وغیرہ
تفسیر مین بہی موجود ہے کہ قریش اگرچہ وطی کی باب مین اوضاع مختلف
کی عادی تہے پر موضع معتاد اور مقرر سی تجاوز نکرتی تہے جناب
فاروق کہ منجملہ ممتازان اور سرآمد قریش ہین ایکو بہی اتفاق ہوا
یعنی کہ زوجہ کو معکوس کیا اور ہرگاہ حلت اس فعل کی اسطور پر ہنوز
بوحی معلوم نہ تہی اور یہودون کا شور تہا کہ یہہ فعل توریت مین
حرام ہے ایکو بنا بر احتیاط اور بکمال خوف وخشیہ کہ لازمہ ایمان ہے
اندیشہ ہوا کہ مجھسی یہہ وضع خلاف توریت کہ کلام الٰہی ہے سرزد ہوا
حضرت کی حضور مین عرض کرنی لگی یا رسول اللہ ہلکت حضرت نے
بعد دریافت ماجرا ساکت رہے کہ ناگاہ وحی آئی اور یہہ آیہ نازل ہوا
پس منجملہ اختلاف شان نزول یہہ بہی قصہ فاروق کا مفروق نہ ہوا
اب حولت رحلی کی معنے واژگون ساختم پالان مرکوب خود از خلاف
لغت اور عرف ایجاد فقیر ہے وہی مثل کہ کفیر برنج با روغن چراغ اگرچہ
گندہ ولی ایجاد بندہ بیت باز آتا ہی نہین وہ کجروی سی بدنہاد
بات سیدہی کا بہی اولتا ہی وہ دیتا ہی جواب ۞ فقط ۞

یہہ ہی نظم مین ضرب کتاب کی

پلا ساقیا مشک بو اب شراب
تخن لے سنّی جاہل پوچ گو
خدا کی ہی قدرت اری بیحیا
زبان پر نہ لا فقرۂ واہیات
جو جوّن کا تہا ترجمہ وہ لکہا
ذرا اور اس لفظ مین ہی بہلا
کہ جوّل کی معنے ہین احول الٰہی
تہین سوجہتا تجکو او بی شعور
تشکو نسی دل صاف بہر نیلگا
تری جتنی دعوی ہین مجہول ہین
سراسر ہی ظاہر تیری ابلہے
یہی گی سوا اور تیری غلان
اری بولنا جہوٹ خو ہی تیری
غضب ہی نہین دل مین دیتا ہی تو
مین پہلے ہی یہہ فقرہ ہون لکہہ چکا
بہت سی مثالین بہی کی ہین بیان
جو بگڑی تو پہر بہی بگاڑون تجہی
عمر کی لئے کیون بگڑتا ہی تو
کہا سنی سر آمد ہوا وہ لعین

تجہ کہ لکہتا ہون اہل خطا کا جواب
تو شیعو سنی ہرگز مقابل نہو
کہ تو بہی ہی علم لغت جانتا
ذرا دیکہہ بہڑ وہی غیاث اللغات
کہ نہ صاحب سہم ثاقب کا کیا
اگر کچہ بہی ہے علم دیکہہ اک ذرا
جناب عمر بہی تو احول ہی تہی
مین سمجہا اوسی انکہہ کا ہی قصور
لغت مین بہی ایسا دکہر نیلگا
کہ معنی یالان کہان جہول ہین
لکہا وا دہی اور یالان و ہے
کہ دیہاتی کہتی ہین اوسکو پلان
کہلا اب جیک و حیا نہ خو ہی تیری
اسی علم پر بحث کرتا ہے تو
کہان تو کہان وہ اری بیحیا
رقم کرنیکی کیا ہی حاجت یہان
مگر ہمسہ گر رلتا [illegible]ون تجہی
گدہی پن سے اپنی اتہتا ہی تو
نسب نامہ ہی اوسکے آگہ نہین

کسی طرح اچھا نہیں بی تمیز ۔ پدر تہا غلام اور ماں تہی کنیز

غرض اسطرح کا جو ہو ننگ جو ۔ اری اوسکو ممتاز کہتا ہی تو

بوجہ حسن اب ہوا زرد رو ۔ عمر کو بتاتا ہی فاروق تو

نبی عہد میں پیشوا وہ تیرا ۔ کہ میں جسکو بالضم وہاں اب حکا

بیان کرتا ہے وہ حدیث سوا ۔ بجز مرتضیٰ اے لعین جہول

کسی کے لئے یہہ تہا افت نہیں ۔ بجز اونکی فاروقیت نہیں

یہہ مشہور ہی غرب ستکا یہ شرف ۔ کہ اوسنی کیا حق و باطل میں فرق

کوئی دوسرا اس صفت کا نہیں ۔ جو ہی یہی تو کاذب ای پلپلین

یہہ فاروق تہا بجز عصیان قوت ۔ کہ اول سی ہی اسکی لطفہ میں فرق

رسول خدا کا نہیں یہہ کلام ۔ یہودی نی رکہا تہا فاروق نام

پیمبر کا ہی قول سب پر اُہلا ۔ نہیں کوئی فاروق جز مرتضے

عمر کو جو فاروق تونے لکہا ۔ تیرا پیر یہی تو بہے کافر ہوا

ابوبکر صدیق یونہیں ہوا ۔ کہ صدیق اکبر ہی مشکلکشا

بیک شکل دونوں کا فر ہوے ۔ جو شک ہو تو مشکوٰۃ میں دیکہ لے

سُن اے سُنی سچیا بی ادب ۔ کہ یاں آمدم بر سر مطلب اب

عمر نی جو کی عرض یا شاہ پاک ۔ بہت آج کی شب ہی اس میں ہلاک

کہ یالان مرکوب دولتا کیا ۔ کہ جورو کو بہڑوی نی اوڑہا لیا

ہو اس اشارہ کا قصہ تمام ۔ دُبُر سی لیا جو قبل کا تہا کام

پہنچتی نہ کسطرح اوسکو گزند ۔ کہ تہیلی تہی وا اوسکا ہوا تہا بند

ترازو مین عصیان کی تلنا ہو — کہ دشوار جنت کا کہلنا ہو
عجب طرح کا گدہا روسیاہ — کیا ایسی عادل نبی کو گواہ
یہہ سنکر ہوا شہ کو غصہ کا جوش — مگر رہ گئی سنتا وہ والا خموش
ابہی بیٹھی تہی جب شہنشاہ دین — کہ نازل ہوئے جبرئیل امین
لی آئے یہہ آیت بلطف و عطا — کہ حرث لکم جنکی ہی ابتدا
کہ گھر مین تمہارے جو ہین جورو ان — سمجہہ لو تمہاری ہین وہ کہیتیان
جدہر سے طبیعت ہو پاؤ لگاؤ — اوسی سمت سے کہیت مین آؤ
یہہ پہنچا ہے حکم الٰہی مگر — قبول ہی رہے تمکو مد نظر
جو کچہہ حکم خالق تہا عزوشان — عمر سے کیا مصطفیٰ نے بیان
خدائی مگر آئے لئے دون یہہ بار — کہ جائز رکہا اوسکو ای نابکار
عذاب خدا سی نہ کوئی ڈرا — کہ افلح سے کرواتا تہا مسخرا
سیوطی کی تالیف ہی سے گواہ — یہی فعل کرتا تہا وہ روسیاہ
جو شک ہووے دیکہہ تجہکو اس حال مین — تو دیکہہ ای لعین کنز الاعمال مین
روایت ہی تائی ہی سے دونوں کی — کہ اکثر پیچہہ گہتتا تہا وہ لعینتی
کہ ہی بیٹھہ کر موتنی مین یہہ ڈر — بہت پہیل جاوی گی کون عمر
کھڑی ہوکی سبے موتنا خوب بات — کہ رہتی ہے تنگی کو ان کو ثبات
کھڑا موتتا تہا اُسی دن لعین — کہ گدہے اودہر سی رسول امین
خفا ہوکی بولی یہہ شاہ زمن — کہ ای لعنتی لا تبل قائما عمر
نہ فرمان شہ کا کیا کچہہ خیال — یہی شغل کرتا رہا بدخصال

ہین لیکن فقرۂ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضہ اونکا الحاق نہین اونکی نسبت دعویٰ ظہور کا غایت خفا مین ہی بلکہ خطا کہ بسبب رجاع ضمیر یقول بجانب ابن عباس یہہ وسواس خناس خیال شریف مین آیا و لیس کذلک بلکہ یہہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی بدو دلیل ایک یہہ کہ ترمذی کی روایت مین لفظ یقول کا نہین آیا انی شئتم کی بعد متصلاً بلاتخلل یقول ادبر واقبل الخ واقع ہے دوسری یہہ کہ امام احمد وغیرہ کی روایت مین یقول کی جگہہ فقال علیہ السلام مروی ہے مظہرین فقال علیہ السلام اقبل وادبر الخ کے تحت مین مذکور ہی کہ بہذا اظہر انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسر ہذہ الآیۃ بقولہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کما فسر قولہ تعالی فاعتزلوا النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء الا النکاح وان کان ظاہر تلک الآیۃ لاتدل علی جواز مخالطۃ النساء فی المآکل والمشارب یعنی حضرت نے اقبل وادبر کو تفسیر نساؤکم کی فرمایا اگرچہ ظاہر آیت جواز مخالطت نساء پر دلالت نہین کرتی اب بنابر منقول معقول حقیق باخذ وقبول بلا زبان کی ظاہرا کو گنجایش نہین اہل سنت کی مسلمات سے الزام لائے تا اتمام تقریب ہین الزام نہ اوٹھائی والا سرعو کنان اپنی محلہ مین شیران غران ہے جنابِ الاس وقسم کی فقرات کو الحاق راوی نہین کہتے الحاق وہ ہی کہ یارون نے قران مین حاشیہ لگایا الم نشرح مین ورفعنا لک ذکرک یعنی علی ع کے مدح مین کلینی نے وجعلنا علیاً صہرک بنایا اور کتاب روضہ مین باسناد ابن بابویہ یعنی صہرک کا لفظ

برملا یا حالانکہ اس ملحق کی جبین مبین سی آثار وضع اور الحاق کی نمایان
ہین یہہ پہلی روایت کی بموجب مفضولیت جناب سالت او رفضلیت شاہ
ولایت متوہم ہی اور معہذا اس مفاخرت کا سبب ہنوز ظاہر نہین حضرت
عثمان بھی داماد رسول الثقلین تہے بلکہ ذی النورین تہے انکی صہریت کی
ساتہہ آپ کیون مخاطب ہوئی اور دوسری روایت کی موافق حضرت کا
رفع ذکر جناب مرتضوی سی کس زمانی مین ہوا باعتراف قوم یا جسہم خصوصا
بشہادت شریف مرتضی نے تنزیہ الانبیا موجود ہے کہ حضرت امیر اور آپکی
شیعہ ستر اپنی دین کو مستتر اور دین مخالف کی پردہ مین بسر کرتی رہے ہم
اسن کامل اور عدم خوف کبھی انکو حاصل نہین ہوا بلاد کثیرہ مثل شام مصر
مغرب وغیرہ آپکی امامت کی منکر رہے آپکی عاملونکو فوج شام سی ہمیشہ ہراس
غالب رہا پس یہہ ساری امور رفع ذکر کی موجب ہین یا خفض ذکر کو مستلزم
ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ فقرا ملحق ہے داخل قرآن نہین اور اسیطرح
انکی حدیثین الحاق سی بری ہین مثلا جناب مرتضوی سی منقول ہی کہ فرمایا
انا امشی مع النبی فی بعض طریق المدینۃ اذ لقینا شیخ طویل کث اللحیۃ بعید ما بین
المنکبین فسلم علی النبی ورحب ثم التفت الی فقال السلام علیک یا رابع
الخلفاء ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الیس کذالک ہو یا رسول اللہ قال بلی ثم مضی یعنی
حضرت امیر نی فرمایا کہ مین ایکدن حضرت کیساتہہ مدینہ کی راستہ مین جاتا تہا
کہ ایک پیر مرد دراز قامت گہنی ڈہاری والا پیدا ہوا آنحضرت کو سلام
کیا پہر میری جانب متوجہ ہوا اور کہا السلام علیک ای چوتھی خلیفہ ورحمۃ اللہ

وبرکاته یهه سنکر حضرت سی پوچهنی لگا که آیا یهه بات واقعی نهین جو شیخ نی
کہا رابع الخلفا حضرت نی فرمایا هان سچ هی پهر وه چلتا هوا پهر کر وه یهه کهتا
صحیح بعد فرض کی مسکت اور ابلغ وجوه خلافت خلفا کا صحیح نهو
اسکی دعوی کی لیکن صدوق ... که فی الحقیقة کذوب هی کتاب عیون
اخبار الرضا مین لکها ثم مضی آگے یهه فقرا پڑهتا رها هی له فقال علیه السلام
قلت یا رسول الله ما هذا الذی قال هذا الشیخ و تصدیقک له قال
انت کذلک الحمد لله ان الله عزوجل قال فی کتابه انی جاعل فی الارض
خلیفة فالخلیفة المجعولة فیها آدم وهو الاول وقال یا داؤد
انا جعلناک خلیفة فی الارض فهو الثانی وقال حکایة عن موسی
حین قال لهارون اخلفنی فی قومی واصلح فهو هارون اذا
استخلفه موسی فی قومه وهو الثالث وقال اذان من الله
ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر فکنت انت المبلغ عن الله
وعن رسوله وانت وصیی وانت منی بمنزلة هارون من موسی
الا انه لا نبی بعدی فانت رابع الخلفاء کما سلم الشیخ اولا تدری
من قلت لا تقال ذلک هو انوک خصم انتهی یعنی صدوق کهتا
که رابع الخلفا کا لفظ سنکر حضرت امیر کو کهتکا پیدا هوا پوچها یا رسول الله
یهه کیا بات تهی جو پیر مرد نی کهی اور آپ نی اوسکی تصدیق کی فرمایا
حضرت نی الحمد لله تو ایسا هی هی خلافت منصوصه قرآنیه چار شخص کی
آدم اور داؤد اور هارون اور چوتهی تیری اسواسطی علی

لی فرمایا واذان من اللہ ورسولہ الآیہ لیس تو ہی تو مبلغ تھا
اللہ اور رسول کیطرف سی اور تو ہی میرا وصی ہی اور تو میری نسبت
ایسا ہی جیسا ہارون موسیٰ کی نسبت مگر یہہ کہ نبوت میری بعد نہیں
اس راہ سی تو ہی تھا خلیفہ ٹہیرا اور وہ پیر مرد خضر تھا لیس الفاظ اس
فقرہ سی صاف وضع اور الحاقیت پیدا ہی اسواسطیکہ ماحصل اس
فقرہ ملحقہ کا یہہ ہی کہ خلافت منصوصہ کلام اللہ میں ہین دو حضرت آدم
اور حضرت داؤد کی اور تیسری حضرت امیر کی بدلیل آیہ عظیمہ
وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی
الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم
الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لایشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون
اس تقدیر پر بموجب طرفہ طرائف راہ تاویل رابع الخلفا مسدود ہی
اور بحکم مضمون عیون راہ تسویل ثالث خلفاء نابود بناءً علی ہذا جناب
امیر جیسی خلیفہ اول وثانی نہین ویسا ہی خلیفہ ثالث ورابع نہین
ہو سکتی ومعہذا صحت عبارت ملحقہ موقوف ہی تبلیغ اور وصایت اور
ہارونیت کی تسلیم پر حالانکہ یہہ تینون امور غیر واقعی ہین اول اسواسطی کہ
الحج الاکبر مبلغ من اللہ ومن الرسول بالاصالت ابوبکر بین نہ حضرت
امیر ہان بعد روانگی ابوبکر کی گاہ سورہ برات مشتمل بر بیان نقض عہد مشرکین
الی ہوا النبی جناب امیر متعاقبا مبلغ ہوئی جناب ابوبکر نی پوچھا

امیر انت ام مامور حضرت امیر نے فرمایا بل انا مامور اور آپکی ہاتھہ سورۂ
برات بہیجی اور پڑہ سنانیمین یہہ حکمت تہی کہ سورۂ مذکورہ مین فضیلت
صدیق مثل رفاقت فی الغار اور مہاجرت باسید ابرار اور معیت آنحضرت
وغیرہ کا ذکر تہا ان چیزونکا بیان بزبان مرتضوی کہ اخص الخواص حضرت
ہین منظور ہوا تا افضلیت جناب امیر کی حضرت ابوبکر پر متوہم نہو اور
کمال فضیلت ابوبکر کی متحقق ہوا اور یہہ بات معتبرات اہلسنت مین موجود
ہی اگر شیعہ نمانین اسکا خلاف لائین تاراہ الزام پائین دوسرے
اس واسطیکہ وصایت کا دعوی محض ادعاہی فاضل استرآبادی بنا رستی
اسلاف شیعہ بکمال سرور منہج المقال مین افادہ فرماتاہی کہ قال الکشی ذکر
بعض اہل العلم ان عبد اللہ ابن سبا کان یہودیا فاسلم ووالی علیا وکان یقول
علی الیہودیتہ فی یوشع انہ وصی موسی بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفات
رسول اللہ فی علی مثل ذالک وکان اول من شہر بالقول بفرضیتہ امامتہ
علی واظہر البرء من اعدائہ واکفرہم فمن ہہنا التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیتہ
انتہی بحذف بعض الالفاظ یعنی عبد اللہ بن سبا مرد یہودی تہا جب اسلام
لایا اوسنی آپ کو محب جناب مرتضوی بتایا یس جیسا یہودیت مین بغلو
قایل تہاکہ حضرت موسی کے یوشع وصی ہین ویسا ہی اسلام مین جہگڑا
نکالا کہ جناب مرتضوی حضرت کی وصی ہین وہ اول ہی کہ آپکی امامت
کی فرضیت کا قائل ہوا اور تبرا اور تکفیر کی راہ چلایس اصل تشیع اور
رفض یہودیت سی ماخوذ ہی اس نص جلی سی دو فائدی منجلی ہوی ایک یہہ

که یهودیت ماخذ هی مذهب شیعت اوس سے ماخوذ هی دوسری یهه
جناب مرتضوی کو اوس نی وصی بتایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نهین اوس
هنگام مین خم غدیر کا قصه مفصل هوا جزاه الله عنا و عن کافة المسلمین
الی یوم التناد فانه نعم ما افاد و ما اجاد اور ایسا کچهه عنوان
تهذیب طوسی اور مجمع البحرین سی واضح هوتا هی من شاء فلیرجع الیهما نظر
الانقیاد تیسری یهه که منزلت هارونی سی مانحن فیه مین خلافت عامه مراد
نهین بلکه اسکی حقیقت یهه هی که جب حضرت غزوه تبوک کو چلی مدینه سکینه
مین محمد ابن مسلمه کو صوبه دار مقرر فرمایا اور سباع ابن عرفطه کو کوتوال اور
ابن ام مکتوم کو پیش نماز مسجد نبوی اور بهرگاه امور خانگی اور خبرداری
مثل محرمیت اور اطلاع امور مستوره پر موقوف هین که بیٹا یا داماد اس کام
کی سزاوار هوتا هی حضرت امیر کو اوس پر خلیفه کیا چنانچه حضرت امیر نی عرض کیا
اتخلفنی فی النساء والصبیان آپ نی فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی پس یهه خلافت عامه اور امامت کبری
کهان ٹهیری بلکه تشبیه هارونی سے معلوم هی که یهه خلافت مقید تا بمدت
رجوع تهی بعد انقضای مدت رجوع منقضی هوگئی ویسا هی جب حضرت
تبوک سی رجوع فرمایا جناب امیر کی خلافت باقی نرهی اور جیسی بعد وفات
موسی علی هارون خلیفه نهوی یهه منصب یوشع بن نون اور کالب ابن یوفنا
کو پهنچا ویسا هی بعد انتقال حضرت امیر خلیفه نهوئی یهه منصب ابوبکر اور
عمر کو نصیب هوا هذا هو المذهب الخوارج والنواصب حدا ابوا امد پس

پس معلوم ہوا کہ مقصود اس تشبیہ سی تشبیہ فی القرابت ہی نہ تشبیہ فی الامامت و الخلافۃ اس صورتمین جناب امیرؑ کو استحقاق خلافت ولو فی وقت من الاوقات ثابت اور متحقق ہے وہو عین مذہبنا بیت من قال امین ابقی اللہ مہجتہ * فان ہذا دعا یشتمل البشر * یہہ ہین خلاصۂ عبارت ملحقۂ عیون پر اسنی وضع اور الحاق بابلغ وجوہ وضوح واضح ہی رہی عبارت ملحقۂ طرائف وغیرہ پس اسکی وضع اور الحاق کا یہہ بیان ہی کہ قیود کریمۂ مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلافت اور تسلط خلفا بنی اسرائیل اور پسندیدگی دین اور رواج اور استقرار اور بدل خوف امن کلی وغیرہ کہ مجموع وعدہ الہی مین داخل ہین اور شدنی سوای زمانہ خلفاء ثلثہ کی حضرت امیرؑ کی زمانہ پر اصلا منطبق نہین اسواسطے کہ بشہادت شریف مرتضیؓ فی تنزیہ الانبیا کما سبق وبعضی یہہ سبب امور حضرت امیرؑ مین مفقود ہین پس یہہ آیہ کریمہ عظیمہ آپکی خلافت کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہی اور معہذا کریمۂ مذکورہ مین الفاظ جمع مستعمل ہین اور جناب امیرؑ ایک فرد ہین اون جماعت سی بنا بر اصول شیعہ کی جمع کی لیے تین فرد چاہیئے پس معلوم ہوا کہ اس آیہ کو تنہا اثبات خلافت جناب بشیر خدا مین صرف کرنا سراسر بتصرف اور وضع اور الحاق محرفہ ہی وہو المدعا اب مطلب صاف ہی کہ فقرۂ قبل و ادبر ابن عباس کا الحاق نہین فقرات الحاقیہ یہہ ہین جو عیون اور طرائف کی لفظ او معنی سے مضمون ہین واللہ ہو الہادی والمصیر تمت بیت الحمد عجب باتہہ مطالب آئے اہل دین دشمن اسلام پہ غالب آئے

یہہ ہی نظم مین ضرب کتاب کے

پلا ساقیا وہ مے دلپذیر ۔ کہ ہی تاک مین جسکی ہر دم مشیر

ایاغ مئ حب حیدرؑ پلا ۔ شراب مصفای کوثر پلا

پیالب وہ دی جام خم غدیر ۔ کہ ساقی ہین جسکی جناب امیرؑ

فضائل وہ لکہون بصد آب و تاب ۔ کہ دل سنیون کی ہون جلکر کباب

علیؑ کی محبت پہ غرّا کرون ۔ عمر پر ہمیشہ تبرا کرون

شراب تولا کا دی بہر کی جام ۔ کہ خالی نہو نشئی سی دل مدام

کرون شاد تا دل کو احباب کی ۔ لڑون مین مولف سی قبقاب کی

اولجہتا ہی شیعو سنی کیون ہر زمان ۔ کہان تو کہان وہ اری بدگمان

ذرا کوئی کہدی کہ سن ای بخیل ۔ عبث خود کو کرواتا ہی تو ذلیل

ہی لازم دبا کر بغل مین کتاب ۔ پڑہا کر تو شیعو سنی او پر عذاب

سدا کہا یا کر شیعون کی جوتیان ۔ تو آجا ہی کچہہ شاید او بدگمان

کہان سہم ثاقب کہان یہہ کتاب ۔ کریگی تجہے ہمسری یہہ خراب

نہو فارسی مین بہی جسکو سواد ۔ وہ تازی کو کیا جانے او بدنہاد

ضمیر یقول سے ای کدینہ جو ۔ بہلا کام کیا ابن عباس کو

عبارت سی یہہ صاف اظہار ہی ۔ کہ وہ جانب رب غفار ہے

نہین کچہہ مجہے ان بکہیڑون سی کام ۔ مین ہون کر رہا اور ہی انتظام

جو کچہہ تونے جہک مار کر کہا ہی ۔ مجہے غصّہ اون باتون پر آیا ہی

یہہ سب خوب ہین جانتی ای لعین ۔ کہ مین رند شاعر ہون ملا نہین

بہت ہون مگر تجہسی جاہل کو مین
نہین بند ہرگز مین ای پر غذاب
طرف جسکی راجع ہوا سکی ضمیر
جو دیتا ہی تو ترمذی کی مثال
یقول نکالا ہے اوسنے فقط
دوم احمدِ حنبلِ روسیاہ
سمجہہ لے تو ای دشمن کبریا
نہین دخل اس بات مین اچہوں کے
جہالت کا ہی یہہ اوسنی جنا
جہالت سراسر جتاتا ہے وہ
جتاتا ہی تو نائی پن کینہ جو
جواب اسکا تو ہی وہین ہو چکا
بتا تو ارے دشمن کبریا
جو کہتا ہی یہہ شیعہ نی ریا
جواب اسکا سن ہسی او کون جز
یہہ صورت شئی کی بد ایمان لے
یہہ نار ہی تہا سر دفتر اشقیا
اخبر ہی یہہ مشہور جمہور مین
کفی اللہ جو آیہ ہی اسے سحر بے

کہ کرتا ہون طی ان منازل کو نیز
بوجہ حسن و دونگا دو تو جواب
خدا کی لیئے نام لی ای شریر
غلط ہی غلط ہی ارے بدخصال
تیرا دعوی ہے ہر طرح سی غلط
یقول کو بدلا فقال سے واہ
تصرف بنا صرف مین ہی کیا
کہ قال سے بنتا ہی لفظ یقول
یقول سے قال نہین ہی سنا
مضارع سی ماضی بناتا ہی وہ
کہ اصلاح دیتا ہی اللہ کو
اب الحاق مین ہون گلا گھونٹتا
روایت مین الحاق عؔ سنے کیا
لگائی نہین قرائین حاشیا
کہ ہو جای دعوا تیرا لنے السقر
جلایا ہی قرآن کو عثمان نے
جلایا حواشی سے وہ حاشیا
کہ تحریر ہے درسن شیعہ مین
ارے ابن مسعود یون پڑہتی تہے

وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی ابن ابیطالب

مگر تیری عثمان سے اے للے
ترا اہل بدعت تھا وہ اہل جور
تو ہی کہہ کہ کیا اسکی تعریف ہر
بتا تو ہی دونوں میں کسکا سقر
نکر اسکی تحریف کا گر یقین
کلبنی پہ ناحق ہوا طعنہ زن
ہوا ایک طرف سے تیرا دعوا باند
ارے مسخری تو ہی جاہل نرا
گرہ پا کے ہلدی کی اک عجب
ترا زشت خو کسنہ جو ہو گیا
کئی سنیوں نے ہی اسکو لکھا
جو ہی حاشیہ حاشیہ ہی تیرا
جو کہتا ہی یہہ تو ارے مسخری
کہاں وہ کہاں شیر پروردگار
لگی ہی ارے لعن کی ایمین سبے
نہ خوف خدا اہل کین نے کیا
سنا جب ہمسے نے یہہ حال زار
تمیز اے لعین تجھکو مطلق نہیں
ہزار جسپہ لعنت کرین پنج بار

نکالا ہے اوسمین سے لفظ علی
کہ تھا اور کچھ اسنے لکھا کچھ اور
وہ الحاق تھا تو یہہ تحریف نہی
جو اوسکا تفسیر ہے تو اسکا سقر
تو اوسکا بھی انکار کرا ہی لعین
صواعق کو تو دیکھا ہی بدچلین
کہین خاک ڈالی ہے یا چھینا ہے جنید
جو کچھ دلمین آیا کیا افترا
ارے بہڑوے بیسیاری تو نے کیا
اوسی ہلدی سے زرد رو ہو گیا
یہہ الحاق ہمنے کہا تو نے کیا
یہ ہم جانتے ہین کلام خدا
کہ عثمان بھی اونکی داماد تھے
وہ تھا گھس گھدا اور یہہ دلدل سوار
رقم مسند ابن حنبل مین ہے
رقیہ کا خون اوس لعین نے کیا
تو عثمان پر لعن کی پنج بار
کہاں مرتضی اور کہاں وہ لعین
کریگا خدا خاک پھر اوسکو بیار

کمینہ مین مطلق شرافت نہین
یہہ فرماتی تہے ایکدن شاہ دین
نہ اپنی یگانو نمین شامل کیا
مگر جنس سے بالعوض آشکار
بہلا اسکا کیون آتا قرانمین ذکر
اری جلنسی بیاہا گیا یہہ جہول
یہہ اکثر کتب سی ہوا ہی عیان
مگر یہہ لکہا ہی یہ حسن قبول
رحیم اسقدر وہ شہ ذوالاتہا
بحال عجیب و غریبہ نہین وہ
بہلا وہ کہان اور کہان فاطمہ
وہ بی بی ہی مخدومہ دو جہان
ہی مردو نمین شیر خدا انتخاب
تعلق کا اسپر ہوا خاتمہ
ہوئی باغ جنت مین تازہ بہار
حسینان گلشن نکہر نیلگے
ہر اک قسم کی پہول کہلنے لگے
ہر اک کو ہوا رنج و غمسی فراغ
پریشانی زلف سنبل سے گئی

یہہ قرآنمین آنی کی صورت نہین
کہ عثمان ہمسر ہین ہرگز نہین
نہ جنس و سی لعین کو نبی نی دیا
یہہ مشہور ہے لعین کی بیجا
کہ شادی ہوئی یہہ تشویش و فکر
نہ نہین خاص وہ دختران رسولؐ
وہ حضرت کی سالی کی تہین بیٹیان
وہ مشہور رہتہین دختران رسولؐ
او نہین بیٹیونکی طرح پالا تہا
کتب مین ہی یہہ ہی رتبہ نہین وہ
کہ عصمت ہی جس بی بی کی خادمہ
کوئی اونکی ہمسر ہوئی ہی کہان
اوسی طرح ہین فاطمہ الجواب
ہوئی عرش پر شادی فاطمہ
شگفتہ ہوا جار سو لالہ زار
کہ بن نیلگے اور سنور نیلگے
شجر وجد مین آکے ہلنے لگے
جگر سے ہوا دور لالہ کی داغ
ہنسی آنکہہ نرگس کی بہی کہل گئی

وہ رنگت جو تہی اودی اودی بہلے
ہوا گوش زد جبکہ شادی کا ذکر
اسی آرزو مین کہڑی تہی حنا
ریاضون مین سرسبز ہو میری بات
وہ مخدومہ ہی اور مین خادمہ
سوا یہ مین چلنی کی تہی یہہ ہوسے
صدا دی رہی تہی یہی گیت گے
جوہی کی نرالی تہی سب سی پہین
ہر اک خار تہا مثل سوزن بنا
رکہی سر پہ دستار کو لالہ زار
پی خدمت پاک بنت نبی
اُڑا ہٹ لگی تہی اوسی کیا ہلی
صبا بنکی مالن بصد افتخار
پیچہا ورکی خاطر الصبد کرد فرش
لگین وجد مین جہوسنے ڈالیان
غم دل سے نقشے بگڑ نے لگے
وہ شادی کی گرمی تہی سرد گئی
رہی خوف حق سی نہ دہلی ہو کے
رہین ادب جو مٹی آگی سے تھے

کہ گویا تہی سوسن نی مستی ملی
تو فوراً ہوئی مستی سرمہ کی فکر
کری سرخرو اب مجہی بہی خدا
لگاؤ نمین آنکہونسی زہرا کی ہاتھ
میسّر ہو پابوسی فاطمہ
کہڑی تہی لئی پنکہا سورج مکہی
کہ خدمت کو حاضر ہی یہہ لونڈی ہے
تپکتا تہا رنگت سی معشوق پن
سیا ہر گل ترنے چاک قبا
تہا چپکا کہڑا صورت چوبدار
ہمہ تن تہی سوسن زبان بنگئی
لبونپر تہی گویا کہ مستی سے ملے
لگی گوندہنی تحفہ پہولونکی ہار
لئی منتظر تہی غنچے بہی زر
سجا نیلکین پتونسی ٹانتیان
لب جو یہ شمشاد اکڑ نے لگے
چنبیلی کی چہرہ سی زردی گئی
صبا پہرتی تہی الجہی گہبرائی ہوے
نسیم سحر جو ... متر آتی تہی

وہ گہا گہم تہے کہ بہولا تہا زنج ‌ ‌ غنا دل دختونپہ تہے نغمہ سنج

ترانہ کا بلبل کے سن سنکی شور ‌ ‌ لگے ناچنی وجد مین آکے مور

غرض تہا چمن مین نہ ایسا کوئی ‌ ‌ کہ اس عقد کی ہو نہ جسکو خوشی

کرو تمین مین گلونکا اٹہا تک شمار ‌ ‌ ہو کس سے حساب ہزاران ہزار

جو شاعر کوئی گرم تصنیف ہو ‌ ‌ نہ محشر تلک ختم تعریف ہو

ادہر باغ فردوس کے وہ بہار ‌ ‌ ادہر حوریونکا نکہار و سنگہار

عجب بیاہ حیدر کا تہا جگمگا ‌ ‌ کہ معراج کی شب ہوا رتجگا

ہر اک حور ہاتو مین عہدے لیے ‌ ‌ برابر برابر تہے حلقہ کیے

منادی یہہ دیتا تہا ہر سو ندا ‌ ‌ یہہ ہین سب کنیزان خیر النسا

رکہی دست رنگین کی اوپر طبق ‌ ‌ ہر ایک کو تہا صل علی کا سبق

ہر اک سمت تہا اس صدا کا ڈہول ‌ ‌ یہہ ہی روز عقد علی و بتول

ہوا رحمت حق کا ہر سو ظہور ‌ ‌ زمین پر برستا تہا گردونسے نور

کسی جا پہ تہا قدسیون کا پرا ‌ ‌ کہ جسطرح حورونکا تہا جمگہٹا

زہی آبروی جناب بتول ‌ ‌ کہ لبیک کہتا تہا حسن قبول

فرشتونکو پہنچا تہا حکم خدا ‌ ‌ پڑہین سب ثنائی شہ لافتا

پڑہا آپ اوسکا بقصد فلاح ‌ ‌ زبان خدا سی خدائی نکاح

ہوا اسکا راحیل پر خاتمہ ‌ ‌ پڑہا خطبہ حیدرع و فاطمہع

حریر جنان پر بصد زیب و زین ‌ ‌ لکہا مہر شہزادئ خافقین

جو حق نے شجر قدرت مین موتی بنائے ‌ ‌ فرشتون نے لوٹے خدائی لٹائی

کہا ہر طرف حوریوں کی ہجوم
جو دل مثل غنچہ تہے کھلنے لگے
زہی شان عقد علی و بتول
کوئی کر رہا تہا رکوع و سجود
تہی سب جشن عقد علی کر رہے
ابہی تو یہہ تہا جشن شادی کا غل
کہا مصطفے سی یہہ پیغام حق
کیا ہی ہر اک طرح سی شاد ہو
یہہ منظور ہے ای شہ کائنات
جو شاہی تہی رتبی یہاں پڑہ چکی
مخالف سی ہرگز نہ دلمین ڈرو
سنو پرورش حق کی اب یار سو
جہا کی تو ستہ حصہ دنیا کی تیخ
جہانتک کہ اس دار دنیا مین ہے
کہانکا حجاز اور کیسا عراق
جو ہی دشمن ست خیر الانام
ہنسی مجکو آتی ہے سنجین پر
اوسی رگ سے تہے دشمن ہوئی رو سیاہ
یقین ہو گیا ہے یہہ بربت امام

پڑہی ایک مبارک سلامی کی دہوم
نکلی عقد سی اشین ملنی لگی
دو عالم کو اک خورمی تہی چہو
کوئی پڑہ رہا تہا زبانی درود
کہیں دہینہی ہے کہین تہی قہقہی
کہی عقل کل پیش ختم رسل
علی تم لے ہی جو ضرغام حق
تمہارا ہی کر داتا داما داو سے
کہ تزویج زہرا ہو حیدر کی ساتھ
کہ ہم عرش پر عقد مین پڑہ چکی
مراسم جو دنیا کے ہین اب کرو
مقرر ہوا ہے یہہ مہر بتول
دی مہر زہرا مین بیخوف و ریخ
سب آب و نمک مہر زہرا مین ہے
زمین کل ہی خیر النسا کا صداق
اوسی راہ چلنا ہی اوسپر حرام
چلین راستہ جسکی کابین ہو
زمین پر وہ چلتی ہے کسطرح رہ
حرامی ہے تہے کرتی تہے فعل حرام

یہہ قبقاب والی سی پوچہی کوئی ‏ کہ عثمان کی یہہ کہان قدر تہی

یہہ رتبہ تہا شیر خدا کا یہہ جاہ ‏ کیا آپ اللہ نے جسکا بیاہ

علی ع سے جو زہرا کی شادی ہوئی ‏ خدا کی خوشی تہی نبی ص کی خوشی

نہ تہی شاد عثمان کی بیاہ سی ‏ کیا تہی نبی نے تو اکراہ سے

نہین آیا قرآن مین ایسی کا ذکر ‏ خدا کرتا کیا ایسی تہی کا ذکر

دو عالم پہ یہہ بات ہی منجلے ‏ سزاوار اس امر کی تہے علی ع

اری پیر جفا پر خطا پر دغل ‏ ہوا مطلب صحر کہ اب تو حل

خدا پر تو تو معترض ہو چکا ‏ نہ قرآن مین کیون ذکر عثمان کیا

نبی ص سی بہی لڑ کر یہی ہی رہا ‏ عبا مین نہ عثمان کو کیون لیلیا

نصارائی جسدم اری زشت فام ‏ کہی بد دعا کی نبی ص سے کلام

گئی وہان جناب رسالت پناہ ‏ جہا انکا تہا وعدہ اری رو سیاہ

تہے مرد دونین سبطین اور مرتضی ع ‏ نسا ؤ نمین ہمرہ تہین خیر النساء ع

سمجھ جن جنکا ہی نام سے نے لیا ‏ یہی پانچ تن تہے میان عبا

بٹہایا نہ کیون اوسکی زوجہ کو پاس ‏ کہ وہ بہی تو بیبی تہی ای زشت ناس

جو مشہور آیہ ہی تطہیر کا ‏ وہی شان زہرا مین نازل ہوا

پی زوجہ ثالث اسے ناصبی ‏ نہ اسطرح کا آیہ آیا کوئی

پڑی کیسی پاپوش لی ناصبی ‏ لگی چوٹ یا خاک ہی جہڑ گئے

خدائی لئے شر سے ہو تو بری ‏ اسی منہ پہ ہی دعوی ہمسری

علی ع سے ہے شاہ خیبر الورا ‏ نبی حکم مین اوسنکے چون و چرا

پریشان ہوئے جبکہ سب بدنہاد اکیلے کیا مرتضیٰؑ نے جہاد
ید اللہ اوس روز ایسی لڑے خدا جانتا ہی کہ جیسی لڑے
لڑی ایسی کثرت سی شیر الٰہ گئی ٹوٹ تیغ شہ دین پناہ
مگر یکہ نہ مضطر ہوئے شاہ دین تو نازل ہوئے جبرئیل امین
خدا کیطرف سی بعزّ و وقار ید اللہ کی دی ہاتھہ مین ذو الفقار
ازل سی لکہا دونو کا ساتھہ تہا عجب تیغ تہی اور عجب ہاتھہ تہا
حسامو نمین وہ تیغ ممتاز تہی علیؑ کی طرح اہل اعجاز تہی
یہہ تہا معجزہ اوسکا وقت جہاد کہڑی ہوتی تہی دور جب بدنہاد
عجب قدرت حق وہ دکہلاتی تہی کئی ہاتھہ میدان مین بڑہ جاتی تہی
سنا ہی یہہ شبیر پروردگار ملا تہا یہہ عثمان کو کسدن قرار
پریشان رہتا تہا ہردم بڑا بس اوبہاگ جانی کی کسدن لڑا
دل مصطفیٰؐ اس سی ناشاد تہا یہہ داماد ہین یا وہ داماد تہا
دو داماد تہا صاحب جو تونی کہا جواب اسکا پہلی ہی ان سو دی چکا
سیہ ہونگا جو ہی ای سگ بی ادب تمنا ای علیؑ کے پیمبرؐ نے کب
لکہوں وہ جواب ای غربی ادب کہ دعوا تہیں اصورت سے ہو رد
نبی کو تہا یہہ امر دل سی پسند ہمیشہ کیا ذکر حیدر بلند
کہ یہہ حسن میں چہرہ کا کسی کا ہی فضایل علیؑ کے پڑہا کرتی تہی
رسول خدا نی ہی اکثر کہا لئی ہر نبی ایک ہی مجتبا
مجہی منجملہ یہہ خدا نی دیا علی سا برادر عنایت کیا

ہوئی معجزے ایسے صدہا عیان
علیؑ نے تو ایمان چھپایا نہین
بظاہر معتقد تھے اسلام کے
نمازین بھی پڑھتی پڑھا ئی کرے
مساجد مین کرتے تھی سجدے جہان
اونہین کی جو پیرو تھی کچھ بیجیا
علیؑ لے گئے جو خادم نبی سیا
ثلاثہ سدا چھپنا یا کئے
تبرّا کیا غل سے مچاتی رہے
ابوبکر کا تھا جو بیٹا بڑا
ہمیشہ وہ خدمت مین شہ کی رہا
ذرا بھی نہین دلمین ڈرتا تھا وہ
کہا گر کسی نے تیری باپ ہین
نہ مین ہون پسر اور نہ وہ ہی پدر
محمدؐ کسی کو نہین جانتا
جو کچھ ہین وہی ہین بصد کروفر
جو کہتا ہی تو سمجھا رہی بدگمان
نہ گذری کبھی امن سے ایک روز
نہ تھا چین ممکن علیؑ کے لئی

تو ہی کہہ تقیہ رہا اب کہان
ثلاثہ تھی ابلیس گمراہ لعین
بہ باطن وہ بندی تھی اصنام کے
مگر دین اپنا چھپائے رہے
لعینون کی نسبت کا ظاہر کبھی تھی وہان
چھپایا کئی دین اپنا سدا
ہمیشہ عمر پہ تبرّا کیا
غلام علیؑ ڈھونڈا یا کئے
ابوبکر ہی ہی دم دبائی رہے
تبا ہ وہ کیسا تھا شیعہ کڑا
علیؑ نے اوسی اپنا بیٹا کہا
ابوبکر پہ لعن کرتا تھا وہ
تو بولا وہ ہمشکر ہی آپ مین
مین خادم علیؑ کا ہون با کروفر
وصی محمدؐ کو ہے مانتا
علیؑ ہی ہین آقا علیؑ ہین پدر
کہ حیدر نبی کی وزیر ای امان
سدا آزار دیتی رہا دلمین سوز
لڑائی رہی وہ لڑا ہی کئے

چہ مصر و حلب اور چہ روم و چہ شام
سو ہی دین و ایمان نہ باہل ہو گئے
غلط ہی تیرا اسب سباق سیاق
یہود ہی رسالت کی قائل نہین
بہت ایسی وس عہد مین ہے بشر
یہہ توریت مین ہی کلام خدا
جو تم اور تمہاری یہہ خویش و تبار
نہین ہون وہ غنی ای سے بڑا
اگر تم ہی اور وہ سبھی ہون خلاف
صفت میری مشہور ہے لا یزال
علی اوسکا بندہ ہے اور ہی ولی
علی کی طرف سی جو ہین بد ہو گئے
تو ہی معتزل و سپاہ و بدگمان
کہ ہی یا علی تجھہ پہ میر اسلام
تامل ہی کس بات کا ای للی
جو لکھا ہی ما بین کشف الیقین
بتصریح یہہ کر دیا ہے سب جلے
مگر تو ہی کہتا کہ وہ ہین غلط
نہ شک اسمین کرنا ذرا ای لعین

وہان والی بھیجے نہ انکو امام
امامت کی اکثر نہ قائل ہوئے
خدا پر نہین بند وقت کا اتفاق
انصار انبوت کی قائل نہین
پیمبر کو بتلاتی تھے جا دو گر
کہ موسی سے کہتا تہا رب ہی
رہین میری مسجد مین لیل و نہار
حلال اس سے میرا نہ جرہ جائیگا
نہین اسمین کچھ شک سمجھ لو یہہ صاف
گھٹے گی نہ اک ذرہ شان جلال
نہ گھٹ جائیگی اسمین شان علی
وہ ملحد ہوئے اور مرتد ہوئے
علی سے خضر نے کیا جو بیان
تو جو تہا خلیفہ ہی با احتشام
کہ جو تھی خلیفہ نہین کہا علی
خدا کی زمین پر خلیفہ ہین ہین
کہ آدم ہین داود ہین اور علی
علی کی خلافت غلط ہی غلط
ہی قرآن بھی ناطق خلیفہ یقین

مگر لو فرضنا اری کینہ جو
یہہ مشہور ہے موسئی نیک خو
اوسی طرح سے بعد احمد علی
در مطلب خضر ہے اس سے ہوا
یہہ جو کہہ رہا ہی تو ای اہل جور
ہوئے تب تو جوتھے خلیفہ علیؑ
وصی بلافصل ہین مرتضے
بحکم خدا یا باذن رسولؐ
عیان ہی کہ از روی کشف الغطا
عیون الرضا کا بھی مطلب کہلا
تو اس بات کو ہر طرح ہی ثبات
سوا جو تیون سکے ملا تجکو کیا
بوجہ حسن یہہ دی ہین جواب
کہ چوتھی خلیفہ ارسے بی شعور
سکے تہے جو موعود وہ سو می
علیؑ کی خلافت تو ہی آشکار
بحکم الہی میان غدیر
کہ تھا درمیان مین نہ پردہ ہا
دلیل دوم وہ ہی ای روسیاہ

تیری قول سے کل خلیفہ ہین دو
خلیفہ کیا اپنا ہارون کو
خلیفہ ہوئے ہین جناب علیؑ
کہ چوتھی خلیفہ ہین شیر خدا
کہ پہلی خلیفہ ہوئے تین اور
غلط ہی یہہ دعوا تیرا ای للی
ثلثہ تھی غاصب برب ہدا
خلیفہ ہوی کس طرح مہمل
خلیفہ من اللہ ہین شاہدین
کہ چوتھے خلیفہ ہین شیر خدا
تیرا اعتراض اب ہوا واہیات
مثل ہے کہ موچی کا موچی رہا
مگر فرق اتنا ہی او بدعذاب
بحکم خدا یا چکی تھے ظہور
وہ وس عہد تک ای لعین باغی
بشر جسکے شاہد ہین ستر ہزار
علیؑ شد علی کل سنتے غدیر
پیمبر نے من کنت مولا کہا
کہ تاری کا گرنا ہے جیسے گواہ

ابوبکر کی تو شجاعت سنی
سنو عمر کی جو ہین دستور سے
یہہ فرماتی ہین خود شجاعت پناہ
غضب ہی کہ مین دین سی منہہ موڑکر
چلا کودتا دم دبائے ہوئے
عجب طرح کی چل رہا تھا مین چال
نہ زیرک تھا اور سدم اٹھتی تھین
یہی بزدلی کی نشانی مثال
بزمادہ کوہ خود کو کہا
فلانی مین لمبو کی لما سا بانس
سنا تو نی ثانی نے ایسی جری
شجاعت کا عثمان کی ماجرا
یہا سے تھی بہاگی بوقت غزا
ذرا تو خجل ہوا ہے بی حیا
مگر وہ شہ قاتل عبدود
کہ لی آئے جبرئیلؑ باصد عطا
زہی اوج سلطان عالی لوا
پیمبر کو سب نے دہان چھوڑا تھا
دلیل تجھ تن سے باحتشام

سُن اب قصہ ثانی کے لعینی
یہہ حال عمرو سمین مسطور ہی
مین جنگ احد مین ہوا روسیاہ
گریزان ہوا دشت کو چھوڑ کر
شجاعو لتی آنکھین چرائی ہوئی
کہ جسنے کہ دیکھا ہنسا وہ کمال
کہ گویا کہ بکری پہاڑی تھا مین
زنانی نے دی کیا زنانی مثال
یہہ جانکا ہیان کین ہین قیت وغا
یقین نہ نبی مجھی کہا گیا تھا وہ کہان
اور پیمبر اللہ سے ہمسری
ہی عبداللہ سے اسطے جسی لکھا
ملے تیسری دن نبیؐ کو بچا
کہ بکری کہا شیر دا ور کہا
لڑا اسقدر روز جنگ احد
علیؑ کے لئے تحفہ لافتا
خدا نی عطا کی اونہین ذوالفقار
مگر ایک علیؑ کی نہ موہنہ موڑا تھا
علیؑ ہین خلیفہ علیؑ ہین امام

ویسا دوم شرط ہی اجتہاد | سوا ویسے ہی ماجب ہے وہ بنیاد
کہ اوسکی سے ہے علم کی قید ہے | ثلثہ مین اوسکی عوض کید ہے
ذرا دیکھیہ مشکوۃ اسی کا خصال | ابوبکر کے علم کا ہی یہ حال
وہ جہل نہ اتنا بہی تہا جانتا | ابا اور کلالہ کے معنی ہین کیا
جہالت پہ لفظ زعنت دال ہے | فقومونی بہی شاہد حال ہے
یہہ کہتا تہا اکثر وہ بوڑہا بڑا | مجہی پاؤ جاہل تو کر دو کہڑا
کہ یعنی جہالت مین دیکہو اگر | کہڑا کر دو مجکو رہ راست پر
بڑہی سے کے جو من بعد تہی جہل شیخ | ہٹکی ہی جہالت کی اونہین بہی مہیخ
یہہ کس علم پر تہا خلیفہ بنا | تیمم بہی مردک نہ تہا جانتا
عمر سے کسی نے کیا تہا سوال | کہ بی اب حضرت وضو نہی محال
بہت کی تلاش اور بہت جستجو | نہ پایا مگر آب بہر وضو
خدا کی سے لئے اونہوں نے یہی یہہ راز | کہ کیونکر پڑہون بی وضو مین نماز
تہا اوسنے جب تک نہ ممکن ہو آب | نماز اپنی پڑہ کر نہ کرنا خراب
وجوب نماز خدا چہوڑ دے | وہ بولا کہ چہوڑون کہا چہوڑ دے
خفا ہوگا اس بات سے بی نیاز | نہ پڑہنا نہ پڑہنا نہ پڑہنا نماز
اوٹہا ایک شخص اور پکار کہ واہ | اوا خوب کرتے ہو حکم اللہ
حدیث نبی ہی خدا سے ڈرو | جو پانی نہ پاؤ تیمم کرو
نہین مسئلہ بہی تیمم کا یاد | اسی منہ پہ ہی دعوی اجتہاد
یہانتک غبی تا کئی نشوم تہا | بقر کی بہی سورہ سی محروم تہا

جہالت کا اظہار پورا ہوا
یہہ جاہل تھا وہ دشمن کبریا
سنا حال شیخین ای بد نہاد
بہلا اوسکا ہمسر ہو کیونکر یہ شوم
نہ سی علم بازوی محبوب حق
فدای سر حیدر خوش نہاد
جہالت تہی عثمان کی بھی کنیز
یہہ جاہل تھا خناس مابین ناس
جو تہین عقد مین اوسکے شہزادیان
نہ آیا خیال رسالت پناہ
نیا اتہام ہونکی اوپر کیا
عجب طرح کا تھا لعین جہول
سدا دین و ایمان سے غافل رہا
رسول خدا کا تو ہے ذکر کیا
جو جاہل نہوتا وہ مردود رب
جو ہی معترض اسپہ تو ای دنی
تو قرآن کو کسطرح وہ کرتی جمع
نہ جامع تہا قرآن کا وہ غوی
اوسی کیا سلیقہ تہا ای اہل جور

نہ برسو مین یاد ایک سورہ ہوا
اگر مجنونہ کو رجم اوسنے کیا
یہہ تہا اجتہاد اور وہ تہا جہاد
کیا شرح ہو باب شہر علوم
کہ روح الامین کو پڑہایا سبق
بہم کرتے تہے اجتہاد و جہاد
نہ تہی کفر و اسلام مین کچہ تمیز
کیا کچہ نہ محبوب خالق کا پاس
جنہین تو سمجہتا ہی تہین بیٹیان
کیا اونکو بیجان ظالم نے آہ
کہ مروان کو سمتے بتلا دیا
بجا لایا کوئی نہ حکم رسول
تخم تم پہ دنیا کے مایل رہا
کیا کچہ نہ جاہل نے پاس خدا
تو قرآن کا کچہ تو کرتا ادب
کہ ایسی ہی جاہل جو ہووے غنی
جواب اسکا روشن ہی مانند شمس
لکہا ہی کہ اور ولسنی کر دیا تہا
وہ کرواتا تہا کہنیوالی سے تہا ادب

علیؑ کی تھی مسند نظر دشمنی
فضایل یہ اہد کے جتنے سنے
مثل ہی یہہ مشہور تا الفت بجیز
فدا اوس پہ جو تہا نبی کا اخی
مہتی اوسکی مطلب کو تہی سمجہتا
دو عالم پہ ہی ای للی یہہ جلی
جو راز اوسمین پنہان تہی ظاہر ہوے
نہ ہگا تا ہون سمجہا مین اب لوگ وام
سن ای وسکی حال اوسکا ذرا
بڑی ہی ایک عدالت یہہ اوسکی سخت ہی
خلیفہ سی اوسنے کیا یہہ کلام
یہہ سن سنکے حیران ہوا بدگمان
کہا اوسنے ہی عقل اپنی ہی گم
جو پوچہے کوئی جرم اسکا ہی کیا
نئی ہی عدالت یہہ ای بدگمان
فدا سے سر ضیغم کبریا
بظاہر تہا مردک کو انکار ظلم
مگر اس روایت سی وہ بیچیا
پیمبر نے دنیا سے کی جب وفات

جو قرآن کا جامع ہوا وہ ولی
جلانیکی خاطر وہ سوکھے چپے
مگر یہہ لتہ تہا مبشر اور بیر
وہ سب تہے جامع مصحف ایزدی
کہ آیا تہا قرآن جنکے لیے
کہ قرآن ناطق سے تہے حضرت علیؑ
وہ انکی سے کئے تہا پیدا وسکی لیے
عدالت کو لکہتا ہی شرط سوم
پہاڑ سی جو بکرا ابو بکر تہا
کہ تہی اُمّ فروا کو ہی تنبیحت
بتاؤ مجہی آسمانون سے کے نام
عمر سے لگا کرنے سرگوشیان
مناسب ہی مروا دو اب اسکو تم
تو کہدو وہ نہ پاس خلیفہ کیا
کہ مروا لی بوبکر نے اوسکی جان
علیؑ نے اوسی آن کے زندہ کیا
بباطن تہا بہڑوی کو اقرار ظلم
سفر ظلم کا اپنی سو نہہ جو وہ ہوا
تو غصبی خلیفہ ہوا بد صفات

عدالت جہان بیٹھکر کرتا تھا
نگہ گذری یہہ جا ان ایک د بکا لکہا
نقل آیا اوس ورقے اپر پیرود
ابو بکر سے یہہ کیا التمش
کہ ایک میرا بھائی تہا مقبول حق
نہ رکہتا تہا فرزند بہائی میرا
مگر وہانکی حاکم نی از روی ضبط
وہ پہو کو نکی مار کی بیڑی مرگئی
گئی اوسکے بچی جو ہین صغر سن
سو میری یہہ ہی آپ سے صحال
ابو بکر بولا یہہ ہے سو کرگڑا
کیا ضبط اوسنے یتیمو نکا مال
کیا رو کی اوس پیر نی تب سخن
مین ہون خضر بہائی تہا احمد میرا
نہین فرق کچھ اسمین ای کینہ جو
ارے ناصبے خارجی دیکہی
مقر ظلم کا اسپنے جو ہو صریح
ہوا تیرا دعوای جسنیہ غلط
عدالت پیمبر کی حیدر مین ہے

مقفل وہان ایک دروازہ تہا
وہ باب مقفل ہوا آپ وا
کہ خورشید تہا نور سی جسکی گرد
سمیہ فریاد لایا ہون مین تیرے پ
دیا مہرک نی اوسکے مجکو تعلق
فقط ایک ہی دختر بیسا
کیا مال واسباب سب وسکا ضبط
کہ فاقہ پہ فاقہ کیا کرتی ہی
غذا کو ترستی ہین وہ دو دو دن
کہ دلوا دو اوس سی یتیمونکا مال
کہ سچ ہی وہ حاکم ہی ظالم بڑا
نہ بخشی اوسے خالق ذوالجلال
کہ شاہد ہی اسکا خدای زمن
بہتیجی ہی میری وہ خیر النسا
کیا ظلم جیسے وہ حاکم نے ہے تو
سنی یہہ عدالت ابو بکر کے
خلافت ہوئی اوسکی صحیح
تیری ہین امام اور خلیفہ غلط
وہی حال ہی خو تو غضب مین ہے

علیؓ کی عدالت پہ ای پر غرور
وہ مفتی ہر چار دفتر ہوئی
کیا فیصلہ جسکہ زنبور کا
بشر کا تو مذکور کیا ہی بہلا
پیمبر تہے مسجد مین جلوہ دکہان
لکہا ہی وہ تہی اوسکی صورت مہیب
زنانی کئی ڈرکے رونی لگے
ابوبکر کی دبدبانے لگے
جیٹہا سر پہ عثمان کی ڈرکا بہوت
کئی نی تو مسجد کو گندہ کیا
نبیؐ کو کیا اوسنی جہک کر سلام
کہا اوسنی جن ہو مین آیا ہاک
کیا حق میرا عصمت دستی نہین
خدارا میرا فیصلہ کیجیے
یہہ سنکہ پیمبر نے پوچہا جو نام
پیمبرؐ نے دیکہا ابوبکر کو
کہا خیر جگہہ کا ہے یہہ ماجرا
غرض اوسنی ٹالا پیمبر کا حکم
عمر کیطرف شہہ نی کی پہر نگاہ

جہان مین ہین شاہد وحوش وطیور
وہ قاضی باز وکبوتر ہوئے
تو یعسوب دین نام حیدر ہوا
کیا شہ نی جنات کا فیصلا
کہ ناگاہ ایک خرس آیا وہان
ڈری وہ جو بیٹہی تہی شہہ کی قریب
کہ مسجد سی سو مین ہونی لگے
عمر کی بہی جستجو کہانی لگے
نکل آیا اوس سنگ کا بولا کی موت
ازارونمین پہروونکی یک دیا
کہا شہ نی تو کون ہی کیا ہی کام
مجہی بہائیون نی کیا ہی ہلاک
خبر مری نی جینی کی لیتی نہین
مین مرتا ہون میری خبر لیجیے
کہا ارقطہ آپ کا ہون غلام
اونہا کانپ کر تب تو وہ کینہ جو
گذر میرا کسطرح وہان ہوگا
شنا کچہہ نہ محبوب نے اوسکا حکم
لگا کانپنی ڈرسی وہ بد وسیاہ

نظر دو نونا مردون کی پھر گئی
ہوئی جبکہ مغلوب یہہ بدنہاد
گئی ہمرہ از فطرہ شاہ دین
جئی جب تلک حق سے ڈرتے رہے
اسیطرح وہ شاہ ظالم نہین
عدالت ہی کا رجناب علیؑ
ابوبکر کو آپ جو عادل بتا
وہ ہی دشمن خالق کبریا
کہ احمق کہان اور عاقل کہان
عدالت عمر کی ہے مشہور عام
کیا رجم مجنونہ تو بی خطا
عدالت کو جب کام فرماتی تہی
چنانچہ روایت مین ہی یہہ لکہا
عمر کا پسر اوس پہ عاشق ہوا
سبہونکی تہی دلمین وہ صورت کہیے
کیا عہد بیبی سے باکید و زور
مگر وہ تو عاشق تہا سو جانے لگے
عمر نے سُنا جبکہ یہہ ایکبار
کہا باندہ کر اوسکو یہان جلد لاؤ

تلی والی شیخین کی جڑ گرے
تو شہ نے کیا کل غالب کو یاد
کیا فیصلہ اوسکا جاکر وہین
عدالت ید اللہ کرتے رہے
کہ جس طرح اللہ ظالم نہین
نبیؐ کے وصی تہی خدا کی ولی
جناب علیؑ کے مقابل بتا
بڑا ظلم واللہ اوسنے کیا
وہ ظالم کہان اور یہہ عادل کہان
ہمیشہ کیا خاص ظالم کا کام
یہہ عادل تہا بھڑوا کہ دیوانہ تہا
سگا بھائی بھی ہو تو مرواتی تہی
غنیمت مین آئی تہی ایک مہ لقا
پدر سے عنایت کا شایق ہوا
عمر کو ہی تہی کنی کُنا ہٹا ہوئی
اسی کل مین دونگا نجھی کو ضرور
طلب کرلیا اوسکو زندان سے
تو پل کہایا موذی نے مانند مار
اور ایکبار سو تازیانہ لگاؤ

که آماده ماده کی الفت په ره — تو تا زمان عمر کی عدالت په ره

محبت مین اوسکی گهٹا اور بڑهه — ذرا کهینچ کر اس عدالت کو بڑهه

خلیفه کی صورت سی برباد ره — که آدهی عدالت په تو شاد ره

اجاری مین کار ضلالت کو لی — اگر پچهلی آدهی عدالت کو لی

عمر کی زیاده نه شامت کو دیکهه — لی ابتیمه پر کی عدالت کو دیکهه

عجب سنگدل تها وه بی فاصله — کیا جرم رجم زن حامله

نه سمجها ذرا دلمین اپنی زبون — کیا رجم اک کو هوا دو کا خون

یهی کهتے هین جمله جهوٹی لڑی — که ایسی عدالت په پتهر پڑی

عجب نفس اماره آواره هی — که عمار کو بیگنه مارا هی

نه طاری هوا خوف مردود پر — ستم کیا کیا ابن مسعود پر

کیا اوس ابوذر کو اوسنی تباه — که کهتی تهی اوسکو رسالت پناه

ستایا جو اوسکو ستایا مجهی — رولایا جو اوسکو رولایا مجهی

ابوذر کو بیسزا جسنی کیا — جسے اوسنی آزار گویا دیا

جو پهنچایا کچهه مصطفی کو ملال — دیا اوسنی گویا خدا کو ملال

سزا اسکی وه کج ادا پائیگا — که سیدها سقر مین چلا جائیگا

کریگا جو ظلم اپنی پچتائیگا — که وه ظالمو مین لکها جائیگا

یهه ثابت هوا همکو قرآن سی — که ظالم هی محروم ایمان سی

هی ظالمان خلقکی رحمت کهان — امامت هی کیسی خلافت کهان

بجز ذریات رسول انام — خلیفه هی کوئی نه کوئی امام

خلیفہ بجز زوج خیر النساء ۔ نہ اول نہ ثانی نہ ثالث ہوا
جبری اور نہ عادل نہ عالم ہین یہہ ۔ ارے تینون کی تینون ظالم ہین یہہ
جو یاران ہی اسیر لوای ناصبی ۔ بحکم خدا و بحکم نبی
ہوئی سوئے مکہ بقصد غزو شتاب ۔ ابوبکر مردود جب دم روان
وہان سب جتنے کفار ہین روسیاہ ۔ بتائین اونہین دین و ایمان کی راہ
مگر طی ہوئی تھی نہ تہوڑی سی راہ ۔ کہ پہنچی سے علی ولایت پناہ
نظر کی جو سوئے علی و لے ۔ تو حیران ہو کر لگا راس ملے
کہ تم میری ہمراہ کیون آتے ہو ۔ نہیں کسنے بہیجا کہان جاتے ہو
کہا شاہ نے تو جب مامور تہا ۔ وہی امر میرے محول ہوا

وقصہ سورہ برات

مگر تو ہے کہتا ارے بیحیا ۔ رفیق ابوبکر سے ہم تھے
سوا تجی سے لیے ساتھ سے ہو لیے ۔ پڑہین وہ فضائل ابوبکر کے
سمجہتا دل کو اول کی ہو وسکی نظیر ۔ کہ ہم فضیلت علی کو نہیں
کہ نازل ہوا جو بصد التفات ۔ وہ سورہ کہ کہتی ہین جسکو برات
خدا نے ہے بہیجا ہمارے لئے ۔ فضائل ہمارے بیان ہین سکے
بتا اس سے ہوتا ہے یہہ آشکار ۔ ابوبکر احمد کے ہین یار غار
جو مکہ سے احمد مسافر ہوئے ۔ تو ہم ساتھ اونکی مہاجر ہوئے
جواب اسکا سن ہمسے ای لعنتی ۔ کہ تہی کیا حقیقت ابوبکر کے
بہلا وسکا کیا منہ تہا ای بدصفات ۔ کہ جاتی جناب علی جسکے سات

جو دعوا ہی مجکو یہہ ای بدگمان
تبرا ہی ابوبکر کی حق سے نے شان

روان جب ہوے سوی منازل ہوا
تو بعد اوسکی سورہ یہہ نازل ہوا

یہہ دعوا ترا فسخ ہی اس لیے
مبلغ من اللہ تہے خود علیؑ

یہہ سورہ تو پہلی ہی سے آیا تہا
شہ دین سے بوبکر نے پایا تہا

چلے تہے بچا جبکہ بنکر جرے
پڑی تہی تن نحس مین تہرتہرے

تلے والی یہہ جول کہانی لگی
کہ پیجامی مین دہد پانی لگی

یہہ ڈر تہا جو شرک بگڑ جائینگے
بنی گی نہ کچہہ جوتے پڑ جائینگے

چلے جاتی تہے جول کہائی ہو لیے
اسی فکر مین سر جہکائی ہو لیے

میری ساتہہ حضرت نے یہہ کیا کیا
اری مفت مین تجکو پٹوا دیا

یہی کہتا تہا دل مین وہ بیشعور
ہوئی ایسی ویسی جو کچہہ تو ضرور

نبیؐ کو نہ منہ لے کے دکہلائینگے
اونہین لوگو نمین جا کی ملجائینگے

اسی فکر مین جب وہ راہی ہوا
گرفتار ہیبت مین واہی ہوا

خدا تو ہے آگاہ مافی الضمیر
ہوا جبکہ ثابت یہہ قصد شریر

بمہر و عنایت بہ لطف و عطا
لی آئے یہہ جبریلؑ حکم خدا

کہ تم آپ جاؤ سوی مشرکین
دیا اوسکو بہیجو جو ہی جانشین

وہ عالم نہین اور عادل نہین
گیا جو ہی وہ اسکی قابل نہین

عیان حکم خلاق دانا کیا
اوسی دم علیؑ کو روانہ کیا

یہہ سمجہا دیا شہ نی سب من و عن
کہ پڑہنا اسی عہد حجرا کی دن

ابوبکر کو پاؤ تم جہان
تو کرنا تامل نہ ایکدم وہان

ذرا بھی رعایت نہ تم کیجیو
کلام خدا اوس سے بی لیجیو

یہہ سنکر چلے شاہ دلدل سوار
ملا اونکو رستے مین وہ نابکار

علی کو جو دیکھا لرزنے لگا
اور اس ماجرا کا لیقین ہو گیا

کیا کچھہ نہ شیر الٰہی نے پاس
کہا مجکو دی جو کہ ہی تیرے پاس

تو قابل نہین اسکی ای زشت ناس
تجھے ہوگا پڑہنی مین بیم و ہراس

مین عاجز اسی امر سے ہون ہوا
بحکم نبیؐ و بحکم خدا

پڑہا جائیگا خوب ای بیحیا
زبان خدا سے کلام خدا

سنا ای لعین آپ سے وعو نگا حال
کہ کیسا ہوا رد بجاہ و جلال

ابو بکر ڈھسنی جب ہوا ای بخیل
اسی طرح اکثر ہوا ہی ذلیل

وہ ملعون ہی کیا اوسکا تابی ہی کیا
علی کا تو رتبہ ہی سب پر کہلا

کسی کو نہین اوس سے تمثیل ہے
دو عالم پہ جب دیکھو تو افضل ہی

ہنسی مجکو آتی ہے ای بدگہر
تیری اوس ابو بکر کی حال پر

چلے نبیؐ بجا کر کے دعوا بڑا
سر نحس پر کیسا جوتا پڑا

وہ تن پہن گئی اور وہ بہن پہن گئی
خلافت و صحابت جو تہی چہن گئی

علیؑ ولی سے نے وہ ڈالا خلل
پدوڑے کی نوٹن ڈر گئی سب عقل

لیا چہین سورہ جو باکر فسر
بچارہ گئی شہ کا منہ دیکھکر

سوا اور یہی دلمین جلنے لگا
تاسف سے ہاتہ ملنی لگا

خنا کیطرح دل ہوا پائمال
دو رنگی گیا ہو ملت خصال

بہتنکر ہارہ مین وہ مثل غول
ہوا داخل مکہ زوج بتول

ہوا روز معہود جب آشکار
دغا سی نہ تہے جملہ کفار بند
نہ اونمین سیے تہا کوئی ایسا شقی
کسیکا چچا اور کسے کا پدر
تہی مارے ہوئی شاہ کی بیدریغ
غرض جتنی تہے دہا نہ چہوٹی بڑی
مگر تہا نہ کچھہ شہ کو بیم و ہراس
پڑہا شہ نے وہ سورۂ پیش جہوک
کہا پہر کہ سمجہو جو ہو ذی عقول
جو کچھہ اوسمین تہا سب سنایا اونہین
عجب شد و مد سی علی نی پڑہا
اس اسلوب سے کون پڑہتا بہلا
در بند کرتے نہ کسطرح واہ
کسی کا نہ کچھہ اور بس چل سکا
اسی خوف سے دلکو تہا اضطرار
یہہ اوسوقت پر خوف کفار تہے
مین قربان سلطان عالی مقام
یہی قصد رکہتی تہین ہو ہو کی ختم
یہہ اوستاد روح الامین کا تہا در

ہوئی جمع کفار یکصد ہزار
مسلح مکمل تہے ہتیار بند
جنہے مرتضی سے نہو دشمنی
کسی برادر کسے کا پسر
کیا تہا ید اللہ نے زیر تیغ
وہ سب خون شہ کے تہے پیاسی کہڑی
ستادہ ہوے آکی عقبہ کی پاس
بہ حمد خدا و بہ نعت رسول
کہ مین ہون رسول خدا کا رسول
عتاب خدا سی ڈرایا اونہین
کہ سب کے لگے کانپنی دست و پا
سوائے زبان جناب خدا
کہ تہے باب شہر علوم خدا
سر و نکو لیا سر کشون نے جہکا
کہ یہہ مرد ہی صاحب ذوالفقار
کہ حربی بہی جسمو نہ بیکار تہے
کمانین تہین خم سب کی بہر سلام
کہین گوشئہ پائین تو چہپ جائین ہم
لگے کانپنی مرغ پیکان کی پر

بنی تیر خود تیر جسم کا نشان
الم سے دل تیرہ بہی خستہ تہا
ہوا خوف شہ سے یہہ حال سپر
زرہ کو تہی اس ڈر سے اپنی پڑی
یہہ تعوذ نہ تہے خوف چہپاتی ہوئے
نیا مو میں چہپتی ہوئی پہرتی تہین
سمائی تہی خود کی دل میں یہہ بات
رہے وحشت سر و رحق تہناس
تہے اس فکر میں جوشنین شیر
کیا قصد ہی گر سنبہل جائیگے
جگر ناوک خوف سے چہن گئے
کمند ہی چپکی سینے تہے یون بدگمان
ابو بکر تشریف لاتے اگر
یہہ پڑہتا تو کیسا ارے بد صفات
یہہ مجمع جو وہ دیکہہ پاتی یہان
جو پڑہتا یہہ سورہ وہ ای ناجبی
یہہ جوشے لگاتی وہ سب بد مزاج
بہلا سورہ پڑہتا وہ کیا اعی للی
لڑ لیگا کوئی اوس سے کیا بد صفات

تہی سہمے ہوئی تیر کشو مین نہان
حضوری مین حاضر کمر بستہ تہا
چہپی جا کی ہر ایک کی پشت پر
مہیم علی ولی سے تہے سرکشی
کہ تہین دم بخود سب کا دیکہوئے
لگا ہوستی خود اپنی رہ گرتی تہین
اولٹ جائیگا آج جام حیات
کسی مین نہ باقی تہے ہوش و حواس
کہ آئی قضاے صغیر و کبیر
تو دل نی کہا یہا سنی ٹل جائے
کہ سب بت پرست آج بت بنگئی
کسی کی نہ منہ مین تہی گویا زبان
تو کیا ہوتا حال اونکا ای بد گہر
زبان سے نکلتی نہ مردک کی بات
تو بندہ جاتی گہگی نہ کہلتی زبان
تو پہچانی جاتی نہ صورت کبہی
حجامت کی ہوتی نہ پہر احتیاج
یہہ کار علی تہا یہہ کار علیؑ
جو احمدؐ کا بازو ہو خالق کا ہات

یداللہ ہی نام انکا سب نی سنا
یہہ دعوا ہے تیرا جو ای نابکار
سو یاری نی سے یہہ عیار کی
جو دیکھا کہ ہے افعی زہردار
انگوٹھا جو منہ مین لیا مار نے
پہ چلا کے رونیکا باعث یہہ تہا
جو چاہین وہ بدعت ستمگر کرین
عجب صاحب مکر تہا بہیا
یہی قصد تہا یا کہ پاپہنے
مگر اوسکا مطلب کیا خیر ہی تمام
وہان حق خدا نی چھپایا اونہین
بہت روکے چھپایا وہ موذیے مگر
کیا منع حضرت نی گیا کرتا نہی
یہہ مقصد تھا توڑوتا ہای وکینہ جو
یہہ بیجا نہین اب تیرا شور ہے
مگر تیری چغلی سے ہو گیا کیا
ذرا ہو کے ساکت تو دیکھہ ای لئیم
یہہ فرمانی سے تجہے مرد زنا ندار
بسم ... خدا کی ...

ہی ضرب علی ضرب دست خدا
ابوبکر احمد کے ہین یار غار
حقیقت ہی سب پر کہلی غار کی
زنانہ پکارا اوسے مار مار
تو رو رو کے ڈہارین لگا مارنی
کہ سن لیوین کفار یہہ بے صدا
نہ ہے کو گرفتار آکر کرین
اسی واسطے ساتھہ بہی تہا گیا
گرفتار حضرت کو کروا لیے
ہوا کارگر کچہہ نہ موذی کا پیچ
اوسی رب نی اونکو بچایا نہین
خدا نی کیا سب کی کانونکو کر
بلند اپنی ناحق صدا کرتا ہے
سناتا ہے آواز کفار کو
یقین ہو گیا تو چغلخور ہے
کہ ہر وقت ہی ساتھہ تیرے خدا
بچاتا ہے کیونکہ غفور الرحیم
کہ مکڑی نے پہیلا دی اپنی تار
کبوتر نی وہان انکے انڈے دیے

بنی ستے یہ کہتی ہی تہی مرتضی
رہے خاطر حضرت بوتراب
گیا ہیپ تو شکر خدا شاہ نے
نہ فارغ ہوے جب ملک مرتضی
لکہا ہے کہ جب پہرہ چلکی وہ جناب
ارتے دیکہہ اوسنے زشت خام
تیرے پیرو پیر ہے ہنسی کا مقام
یقین ہوگیا تیری پیچہے ۔ ہے قوم
ارے مسخری تیری فا... ہے
سوا انکے ہی اور جا...
کہانے کے لہ امرد کہا ... غلام
تو اپنے مسائل کو دیکہہ ای شقی
بہیمہ صغیرہ سے گر ہو وطے
نہ انزال ہو یا کہ انزال ہو + +
تیری بو حنیفہ کا ہے یہ مقال
بکاری ہوی کہ رہا ہے اہے چ
تو کہوسٹ برا عجب بوم ہے
جو لی ناس پاکا نمین ڈالی تیل
ہوا تینون کا موسے یہ اشتکار

ہوا حکم خلاق ارض و سما
نکل آیا مغرب سی پہر آفتاب
گیا عصہ کو پہر ادا شاہ نے
اوسی طرح خورشید نکلا رہا
نہان تہتہ اغرب مین آفتاب
نماز اسکو کہتے ہین یہ ہین امام
بدوڑے نمازی پہ دری امام
بیان جو کیے ہین فسادات صوم
یہان تو تردد کا ہین لفظ لای
تردد کا ہے لفظ آیا نہین +
کہ روزے مین بالکل وطی ہی حرام
کہ کیا لکہ گئے ہین تیری پیر جے
تو روزہ نہین جاتا ای لعنتے
نہانا نہین واجب ای کینہ جو
وطے دبر ہر طرح ہے حلال
نہ باطل ہو روزہ نہ جاتا ہے حج
فتاوی مین تیری یہ مرقوم ہے
وبا حقنہ جو تہا خلیفہ کا کہیل +
کہ مبطل نہین صوم کے زینہار

کرین تم کو آپسمین ہم یون آ ہے — کہ جیسے ہین بہائی نبی و علی
جو نازل ہو تم مین سے اک پر بلا — اوٹہا ویگا وہ بلا دوسرا
تمہاری اذیت اوسی خوش آئے — اخی کو نہ ہم گ برادر خوش آئے
یہہ کی عرض دونون ای رب پاک — بہت ہی یہہ مشکل بڑی ہی ہم پاک
کیا اپنی قدرت پہ تب حق نے ناز — کہا دیکہو سوتے امام حجاز
اخی پر برادر فدا ہوتا ہی — محمد پہ حیدر فدا ہوتا ہے
بہت سی ملک لیکی جاؤ شتاب — کرو تم نگہبانی بو تراب
تمہاری اعانت کی کیا احتیاج — کہ ہم خود علی کے نگہبان ہین آج
زہی خاطر شاہ عالی نشان — ملایک فی سے ہین نگہبانیان
سحر دم لعینون نے حملہ کیا — درا آئے گئی افسر اشقیا
ابو جہل اور ابن سفیان پلید — لعین ازل خالد ابن ولید
لیے اپنے ہمراہ جم غفیر — گئی وہان جہان تہی جناب امیر
نہ یہہ جرائت سرور ذوالفقار — کہ لی ڈر کے اون سبنے راہ فرار
کہا تمسی کیا کام ای شاہ دین — محمد کے طالب ہے سو وہ نہین
کہان وہ گئے تمکو معلوم ہے — دیا یہہ رہ راست مسدود ہے
کہا ہے جناب امام ہدی — جہان ہونگے وہ ساتہہ ہوگا خدا
غرض اوٹہہ کے وقت سحر مرتضی — سب احکام بہائیکی لائے بجا
بتا مجکو اے سنی اہلسنت بنا — یہہ ہین جانشین یا کہ وہ جانشین
خلافت کا حیدر کے منکر ہے تو — قسم کہا کے کہتا ہون کافر ہے تو

ابوبکر و عمر جانشین رسول — ہوا مینڈکی کو زکام ای جہول
مثل ہی یہہ مشہور آبد خصال — کہ کوا چلا ہنس کی جبکہ چال
تو اپنی بہی بہولا اری بدگمان — یہی ہی مثال ابوبکر یہان
علی شہنشاہ والا کہان — اور الو چرہی مارہ والا کہان
سنی قوت تیری جو گاتا ہے تو — یہہ نقل یہبی بیہودہ اور آتا ہی تو
عجب طرح کا تو ہی ابن الجسم — وہ غزالی تیرا جو ہی ایک امام
جو ہی کیمیائی سعادت کتاب — کہ لکہتا ہی یہہ جو ہمین بار آوے تاب
کہ قرآن مین آیہ جو یہہ آیا ہے — علی کے لئی حق نی بہجوایا ہی
وہ انسان نہین شخص ہو یادگار — کہ نفس اپنا بیچا پئے کردگار
جو فضل خدا کی بحال سقیم — سمجھ کر کہ وہ ہی غفور الرحیم
جو بندہ کہ کرتا ہی میری خوشی — مجہے بہی ہی منظور اوسکی خوشی
فریقین بہی یہہ مضمون جلی — وہ بندہ علی ہے علی ہے علی
بتا تجکو سوگند غفار ہی — خلافت کا کون اب سزاوار ہے
ابوبکر آدم کو ہلایا کرے — خلافت کا پہلو جتایا کرے
مگر اہل حق ہین نہین مانتے — علی کو امام اپنا ہین جانتے
ثلثہ مین ہر ایک بد اصل ہی — علی ہی وصی بلا فصل ہے
جو بہتر ثلاثہ رہا کرتے ہین — ہم اوپر تبرا کیا کرتی ہین
جو کہتا ہی تو ہمارا سمجھا — تمہاری یہی ہی راوی علی لکہا
شری شیخ جی ہین فضیلت بہرے — کہان ہین کدہر ہین بتا مسخرے

یہہ کسنی لکھا ہی کہ ایسا تھا وہ
جنابی ہی تونی جو ای بدگمان
مثالاً کیا ذکر ابن سبا
مگر تیری پیرو سنی غالی تھا وہ
دلی خدا کو ولی رکھتا تھا
تیری طرحسی وہ تو کافر نہ تھا
وہ تھا صاف تو صاحب مکر ہی
یہہ قایل ہین سب سنیان جہان
تیری قول سے یہہ تظلم ہوئی
مثالاً جو تونی ہی مردک لکھا
اری چور او سمین کیا ہی خلاف
غرض یہہ تو تم سب کے عادت ہین ہے
بد ایمان جو وہ دہلوی کور ہے
اوسی نی بنایا ہی تجکو بہی چور
سو اس سے یہہ مطلب حاصل ہوا
کہ شیعیت ای مسخری اور ہی
تجھے دشمنی سے افاقہ نہین
یہہ قرآن دا ورسی ماخوذ ہی
کئی آیہ آئی ہین قرآن مین

یہ ہان یہہ تو ہی ایسا تھا
یہودیت مذہب شیعیان
جو اب اسکا یون پہلی ہی دیکھا
کہلا ہی یہہ سب پر کہ غالی تھا وہ
غلو ہی ولائے علی رکھتا تھا
خلافت کا حیدر کے منکر نہ تھا
غلو ہی ولائے ابو بکر سے ہے
کہ چوتھی خلیفہ تھی وہ بیگمان
نہ اول نہ ثالث نہ چارم ہوئے
سخن فاضل اسفرایادی کا
کیا حفظ کیا خالف صاف صاف
سزا اسکی رکھی قیامت مین ہے
وہ تم سنتیو نہین بڑا چور ہے
تو ہی کور باطن وہ ظاہر تھا کور
پشیمان دل مین تو جاہل ہوا
یہودیت ای مسخری اور ہی
کچھ اس سی اور اوس سے علاقہ نہین
حدیث پیمبر سے ماخوذ ہی
ید اللہ کی شیعون کی شان مین

جو شیعہ

جو شیعہ علی کا ہی وہ ناجی ہی — نہ مانی جو اسکو بڑا پاجی ہی
کتابوں سی تیری ہوا یہہ عیان — معرف نہی انکی رسول زمان
علی اونکی خدمت مین جب آتے تھے — تو محبوب خالق یہہ فرماتے تھے
محب ہی جو تیرا وہ میرا محب — جو میرا محب ہی خدا کا محب
اری سنگدل کیا نہین یہہ خبر — صواعق مین لکھتا ہے ابن حجر
علی سی نبی نے کہا ایک روز — قیامت کا دن ہی بڑا ایک روز
تو راضی ہی اوس روز ہووینگے ساتھ — تیرا آل و فرزند ہوان تیرے ساتھ
تیرے شیعہ اطہر و دین دار — تیری ساتھ ہووین یمین و یسار

تمام شد جلد اول کنتاب

۱

تاریخ تصنیف جناب معلی القاب زرق ورق احسان مان ہم پایہ مرزا و میر نظیری نظیر ظہوری ضمیر جناب مشیر سلمہ القدیر مصنف کتاب کنتا فی ردّ القبقاب

الٹی چلی ہین سنی مردود بندگی سی — یا این تو گوشت کہائین وہ کچا مشیر کا
تائید سی ائمہ کے مفضل آیہ سی — جاری ہی ملک نظم مین سکہ مشیر کا
قبقاب کے جواب سی گو سنگ ہین مگر — کیا منہ کرین جواب ہی بیکا مشیر کا
تاریخ طبع معجمہ مین اسلی کہی — تا مہلو نیہ خوف ہو دونا مشیر کا
سر کو بچائین لاکھہ خوارج مگر سدا — ان سنیونپہ پڑتا ہی جوتا مشیر کا

سنہ ۱۲۸۴ ہجری